Shloh Baba Farid

ارشادات فریدی معروف بہ شلوک فریدی مصنفہ پیر محمد حسین صاحب اور مولفہ منشی جیتی ام صاحب مشتاق فریدکوٹی (انقلاب سٹیم پریس لاہور - ملک چنن الدین لگے زئی - بازار کشمیری - تاجر کتب) میں گرنتھ صاحب میں سے بابا فرید کے شلوک لیکر انکی شرح اردو میں مع آیات قرآن شریف - اردو اشعار وغیرہ کے بحسب الارشاد راجہ صاحب فریدکوٹ کی گئی ہے + یہ کتاب ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ شوال ۱۳۴۵ھ میں چھاپی گئی + اسکے دیباچہ میں لکھا ہے +

جواہر فریدی سے روایت مسطور ہے کہ گورونانک صاحب واسطے ملاقات جناب شاہ شیخ بہرام صاحب قدس سرہ۔ جو اس زمانہ میں سجادہ نشین صاحب جناب بابا صاحب کے تھے - پاک پٹن شریف میں تشریف لے گئے + شہر مذکور کی جنوب کی طرف جنگل میں ایک درویش اسمی جمال الدین سجادہ نشین موصوف کے لنگر کے واسطے لکڑیاں چننے کے لئے گیا ہوا تھا + اتفاقاً ملاقی ہوئے + گورونانک صاحب نے درویشی جامہ پہنے ہوئے دیکھکر دریافت فرمایا کہ آپ کس سلسلہ کے درویش ہیں۔ اس نے عرض کیا کہ میں جناب سجادہ نشین بابا صاحب کے دربار کا غلام ہوں + گورونانک صاحب نے فرمایا کہ تم وہاں جاکر میری طرف سے جناب سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں التماس کرنا کہ دو تین فقیر صورت آپکی ملاقات کے لئے آئے ہیں - اگر ارشاد عالی ہو تو شہر میں حاضر ہوکر نیاز حاصل کریں + ورنہ آنجناب بذات خود جنگل میں ملاقات کے واسطے قدم رنجہ فرماویں - تو عین سعادت ہے تاکہ تنہائی میں ملاقات کی جاوے + خادم مذکور نے جاکر آنجناب کی خدمت میں عرض کیا کہ جنگل میں دو تین فقیر ملاقات کے لئے آئے ہیں - اور امیدوار نیاز کے ہیں + تب آنحضرت گورونانک صاحب کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے - اور ہر دو صاحبان کی اس مکان پر ملاقات ہوئی جسکو اب ہندو لوگ نانک سر اور مسلمان لوگ فتح اللہ نوری شاہ کہتے ہیں اور فیمابین مندرجہ ذیل سوال وجواب ہوئے +

سوال بابا گورونانک صاحب :- پڑھتے پڑھتے دن گئے کسے نہ کہی ہو

جواب شاہ بہرام :- ایکو وقت پریم کا پڑھے سو پنڈت ہو - جیتے تھوڑی دور کیتا سیں دھو

س - صاحب دیاں دو حداں - کسنوں پکڑاں کسنوں چھڈاں (یعنی سنت اور اسنت)

ب - صاحب کی دو حد + سچ نوں پکڑ - کوڑ نوں چھڈ

س - کلمہ کہاں تاں گل پوے بن کلمہ بھی ناں - ہندو کہاں تاں ماریا - مسلماناں بھی ناں

سوال شاہ بہرام - دوہاں تے بالی وارلی - جی پایو بھگوان ایکو برہم پچھان کے دنیا ناسی جان ○

بعد ازیں گورونانک صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے ایک کتاب تعلیم ارشاد توحید ذات پاک ہندی زبان میں طیار کی ہے جس میں اکثر موحدان ہند کے کلام بھی درج کئے ہیں + اسواسطے آپ کی خدمت فیض درجت میں التماس ہے کہ آپ برائے مہربانی جناب بابا صاحب کے ارواح ~~مقدس جناب بابا فرید صاحب سے اجازت لیکر~~ مقدسہ سے اجازت دیں کہ آنجناب کی کلام مبارک بھی اس کتاب میں درج کیجائے + چنانچہ شیخ بہرام صاحب قدس سرہ نے بخشا گورونانک صاحب ارواح مقدس جناب بابا فرید صاحب سے اجازت لیدی + اس واسطے گورونانک صاحب نے تمام شلوک ارشاد کردہ بابا فرید صاحب گرنتھ صاحب میں درج فرمادئے + گورونانک صاحب اور شیخ بہرام صاحب جوکہ فرید ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوچکے ہیں - جناب بابا فرید صاحب اول کی گیارھویں پشت میں لیعدہ ہوئے ہیں + ہر دو صاحب موصوف ہم عصر ہیں - اور جناب بابا فرید صاحب اول ساڑھے تین سو سال ان ہر دو صاحبان سے

○ ਇਹਨਾਂ ਦੀ ਤਰਤੀਬ [illegible] ਠੀਕ ਕਿਤੀ ਹੈ

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

۱۵۵۴ ×
۵۷
۱۴۹۷ A.D
گویا ۱۴۹۷ء میں گورونانک جی
سولہ خانہ چھوڑا - جو بجائے ۵۲ دو سال

گورونانک ۹۴۶ھ میں فوت ہوئے تھے ۶۶۴ سال I
۳۵۰
۱۰۱۴ھ مطابق ۱۶۰۵ء
یعنی ۱۰ ویں سال گرنتھ صاحب بننے کا

وفات فرید ۶۶۴ھ

پیش ہو رہی ہیں - جس طرح سے جناب بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور اولاد مبارک کے دربار پاک پٹن شریف میں
موجودہ برزخ جناب شیخ ابراہیم صاحب گورونانک صاحب کو شلوک فریدی انکے گرنتھ صاحب میں درج کرنے کے بارہ میں
الہام ہؤا تھا + ویسے ہی دربار موصوف سے اسی جگہ موجودہ برزخ (middleman the intermediate link) جناب شاہ و شیخ حضرت
مولانا و مرشدنا پیر محمد حسین صاحب چشتی فریدی بدری صابری و قادری پاک پٹنی شہنشاہ ولایت کے
احقر العباد کمترین گوشہ نشین زاویہ گمنامی شلوک کتاب ہذا کے واسطے بھی گرنتھ صاحب سے شلوک کہانی ہذا
کے انتخاب کرنے اور انکی تشریح مع آیات اور حدیثات مطابق ہر شلوک کے لئے الہام ہؤا + اس واسطے
یہ کتاب ہر خاص و عام کے فیض و ارشادات کے واسطے تیار کرائی ہے - تاکہ صفحہ روزگار پر ہمیشہ کے لئے
ایک یادگار ثبت شدہ قائم رہے +

تواریخ گوروخالصہ حصہ اول

مصنفہ بھائی گیان سنگھ - مطبع گورو گوبند سنگھ - صفحہ ۲۲

میں روایت ہے کہ

سنہ ۱۵۵۴× میں ایک دن گورونانک صاحب بئیں ندی میں اشنان کرنے کے واسطے گئے تھے - وہاں جا کر ندی میں ایسا غوطہ
لگایا - کہ تین دن تک باہر نہ نکلے - دیوان جے رام اور نواب دولتخاں صاحب حاکمان زمان نے ایسی حیرت
ناک خبر کو پا کر ندی مذکور کا تمام پانی چھنوا ڈالا - بلکہ جا بجا فوراً جال ڈلوا دیئے - تاہم انکا کچھ پتا نہ ملا - ادھر
گورونانک صاحب غوطہ مارتے ہی درگاہ عالیہ حضریہ میں جنکو اہل ہنود ورن دیوتا کہتے ہیں - پہنچ گئے - وہاں
انکو ورن دیوتا ملے - جن کی تعریف میں خامہ فرسائی کرنا یا زبان کو دخل دینا وجود انسان سے باہر ہے + وہاں
گورونانک صاحب کو حضور حضریہ سے اس گورومنتر کا اپدیش ہؤا - جو گورونانک صاحب نے گرنتھ صاحب کے شروع
میں ہی درج کیا ہے - اور جس کا اپدیش وہ اپنے سکھوں میں بھی کرتے رہے ہیں - نیز گورونانک صاحب کو
اسوقت وہاں سے یہ بھی حکم صادر ہؤا تھا کہ جو کوئی تمہارا اسیر و مرید ہو کر اس گورمنتر کو پڑھیگا - اسکو میں نجات دونگا
وہ یہ ہے :- ایک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر اکال مورت اجونی - سبھنگ - گور پرساد - جپ
آد سچ - جگاد سچ - ہے بھی سچ - نانک ہوسی بھی سچ + [illegible]
[illegible]

The quotation we have made above from ارشادات فرید adds little to our knowledge. It is all taken from the Sikh books and only recently after the question as to the authorship of the Shlokas had arisen. Mr Mac-Auliffe worked at Faridkot for some time and took great help from the voluminous Commentary on Granth Sahib published by the Faridkot Darbar. How much is taken from ارشاد فرید in the above quotation is not at all clear, as evidently the whole of the extract above

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

is written by the author of [illegible] in his own words. Taking only the fact of Guru Nanak's meeting with Sh. Bahram without any details even تذکرہ فریدی has taken it from Janam-sakhi; تذکرہ فریدی being a later book than Janam Sakhi. ~~a~~ It is not an independent evidence of the event of meeting having taken place. It simply repeats the Sikh tradition. The years given are all wrong, as also the statements which ascribe the compiling of Granth Sahib to Guru Nanak about 1014 Hijri. The details of the Sikh story have been changed slightly so as to show Sh. Bahram in better light & make Guru Nanak a disciple at his feet, in the same spirit in which the Sikhs try to show Guru Nanak the superior of the two.

All we get from ~~J~~ تذکرہ فریدی is that Shah Bahram or Shaikh Bahram (not of the [illegible]) was a descendant of Baba Farid and flourished about the time of G. Nanak; which the author of [illegible] makes more exact was in 11th generation from Baba Farid. Allowing a far higher average life of gaddi-nashin faqirs — say of 20 years — we come to 220 years after Farid's death in 664 Hijri — i.e. about 884 Hijri, which corresponds to 1479 A.D., i.e. when Guru Nanak was only 10 years old. This confirms my assertion that Sh. Bahram was a senior contemporary of Guru Nanak and might have died by 1520 A.D. (i.e. 40 years afterwards) when only Guru Nanak could meet him. So the problem remains where it was, so far as I am concerned, and Guru Nanak might not have met Shah Bahram at all, but some other Sajjada-nashin after him, and the writer of the Janam Sakhi introduced the only name known to him. Janam Sakhis were collected about 1725-1750 A.D., although individual stories had been written earlier. But this story in particular was

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

not known at the time of the compilation of Granth Sahib and for a long time afterwards. The idea that Shah Ibrahim was known as Farid-Sani has been borrowed by the author of ارشادات فریدی from Sikh writers after Mr. Macauliffe. The idea of inspiration of the hymns is also not ~~knew~~ new; it is again an idea borrowed from the Sikhs only put in a different garb ~~to suit~~ which suited the author of ارشادات فریدی. The Sikhs say that when Guru Arjan dictated the Granth Sahib to Bhai Gurdas, the writer, the Souls of all the Saints appeared personally before him & inspired him the hymns of the Saints being thus inspired saying through Guru Arjan. The Granth Sahib ~~bears e~~ contains evidence enough in it to refute this absurd idea and shows that the fifth Guru dictated from written sheets in his hands.

At the end of the book ~~the book~~ ارشادات فریدی is given a brief account of Baba Farid's ancestory etc. I give extracts from it.

حسب و نسب بابا فرید

حضرت عمر خلیفہ دوم سے ملتا ہے - اور خلیفہ عمر ملقب بہ فاروق قریشی خاندان حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں + تحریر ہے کہ حضرت عمر کا نکاح بی بی ام کلثوم بنت جناب فاطمۃ الزہرا سے تھا - اسی واسطے انپر سادات کا لقب عاید ہے + حضرت ابراہیم ادہم جو چند واسطے سے حضرت عمر سے ملتے ہیں - والئ سلطنت ایران و بلخ کے تھے + چند پشت تک سلطنت انکے خاندان میں رہکر شاہ کابلی تک رہی - بعدہ بوقت غدر چنگیز خاں بلا کو حضرت خواجہ محمد شعیب دادا صاحب جناب بابا صاحب وہاں سے چلکر صوبہ پنجاب علاقہ ملتان قصبہ کوٹھیوال میں جسکو اب چاولی مشائخ کہتے ہیں سکونت گزین ہوئے + حضرت جناب بابا صاحب اسی قصبہ میں اسجگہ پیدا ہوئے + ۵۱۵ھ (11 years old) میں جہاد نفسی اور سیاحی کرکے ۵۸۵ھ (81 years old) میں خواجہ معین الدین صاحب کی خدمت پہنچکر خواجہ قطب الدین صاحب سے ۵۸۹ھ (85 years old) میں خلافت حاصل کی + اسوقت خواجہ معین الدین نے ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین تمہارا اور ہمارا آنا اس ملک میں بموجب حکم خدا و رسول اسواسطے تھا کہ اس شخص پر درجہ فردیت قائم ہوگا + چشتی خاندان کا لقب ہے مثل قادریہ سہروردیہ + ذات قریشی سید ہے + پھر جناب بابا صاحب نے ۶۰۰ھ (96 years age) میں پاکپٹن جسکو اسوقت اجودھن کہتے تھے آکر قیام فرمایا - اور ۶۶۴ھ (160 years age) میں رحلت فرمائی + ... والد صاحب کی طرف سے نسبی شجرہ سیدنا عبداللہ صاحب ملک سیدنا عمر الخطاب تک جا پہنچتا ہے +

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

my remarks
on

شلوک تمام تر بطابق گرنتھ صاحب لئے گئے ہیں - مگر بڑا فرق ہے + گرنتھ صاحب میں گنتی ۱۳۰ ہے - اس کتاب میں بڑھا کر ۱۴۷ کر دی ہے + شمار کرتے وقت ہر بیت کو علٰحدہ نمبر دیدیا گیا - جو کہ گرنتھ صاحب میں نہیں کیا + شلوک آگے پیچھے بھی کر دئے ہیں + کئی ایک شلوک بالکل چھوڑ گئے ہیں - کچھ نئے ڈال بھی دئے ہیں - جو نیچے دے جاتے ہیں +
جو شلوک گورو نانک - گورو امرداس اور گورو ارجن دیو کے بیچ بیچ میں ہیں - ان سب کو بابا فرید کے جانگر تشریح کرتے وقت لکھا ہے - بابا صاحب فرماتے ہیں + نانک کا نام جہاں کہیں ان میں آیا ہے اسکو نکالکر اسکی جگہ فرید کا نام ڈالدیا ہے + لفظی ادل بدل بھی کیا ہے + جیسے گستی مانے فیدا کاگوں سنس لہے + مجلہ ۳ - محلہ ۵ وغیرہ الفاظ بہت جگہ نقل تو کر دئے ہیں مگر انکا مطلب مصنف نے نہیں سمجھا - شائد خیال کیا ہے کہ وہ رمز متعلق موسیقی یا بحر کے ہے - جیسا گھر ۳ لکھا ہوتا ہے + ترجمہ و تفسیر کرتے وقت بھی کھینچ تان کی ہے +

نئے شلوک یہہ ہیں

(۸۲) کوک فریدا کوک توں - جیوں راکھا جوار
جب لگ ٹانڈا نہ گرے - تب لگ کوک پکار

(۸۴) فریدا میں نوں مار کے منج کر - نکی کرکے کٹ
بھرے خزانے رب دے - جو بھاوے سو لٹ

(۱۰۵) کاگا نین نکاس دوں اور پی کے دکھلائے
پہلے درس دکھائے کے تو پاچھے لیجے کھائے

ترجمہ - اے کوے میں پیارے کی خاطر ہر دو آنکھیں نکال دونگا - بشرطیکہ پہلے مجھے دیدار کر لینے دو - بعد ازاں کھالینا

(۱۲۴) فریدا گور بن نہ وڈیائیاں دھن جوبن اسگاہ
خالی چلے دنی سیوں ٹبے جیوں مینہاہ (فریدا گر بھ جان ---- ٹبے جیوں مینہاہ نمبر ۱۲۳ میں موجود)

یہہ بھی کچھ نئے معلوم دیتے ہیں - مگر مقابلہ کرکے دیکھنا چاہئے

(۱۰۸) آپ سنوارہیں میں ملاں - میں ملیاں سکھ ہوئے
فریدا جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہوئے

ترجمہ - اے فریدا اگر تو اپنے آپ کو سنوارے تو میں ملوں - اور میرے ملنے سے دائمی سکھ ہوئے
اور اگر تو میرا ہو رہے - تو سب جگ تیرا ہو +

(۱۱۲) فریدا موتے دا بنا ایویں دسے جیوں دریا دی ڈھاہ
اگے دوجک تپیا سنئے ہول پوے کہاہ (ہائے ہائے کی آواز آتی سنائی دیتی ہے)

(۱۱۳) اکناں نوں سبھ سوجھی آئی اک پھرے بے پرواہ
عمل جے کیتے دنی وچہ سے درگاہ اگواہ (گواہ)

Names of Urdu Books, which may be of use in the case.

خلاصتہ العارفین ۴/
اردو ترجمہ کتاب جواہر فریدی ۴/ (اسمیں اولاد کا بھی شجرہ لکھا ہے)
راحت القلوب ۶/ (ملفوظات بابا فرید مصنفہ نظام الدین اولیا)
From Chaman Das - Bookseller
Kashmiri Bazar, Lahore
اردو ترجمہ کتاب مونس الارواح ۴/ (مصنفہ جہاں آرا بیگم) - اسرار الاولیا (ملفوظات بابا فرید مرتبہ بدر الدین) ۸/
فوائد السالکین (قطب الدین بختیار کاکی کی زندگی) ۲/
نیز حسنات العارفین (مصنفہ دارا شکوہ) ۶/

Rs 2/12/6 in all

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

I- ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਸ਼ੇਖ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨਾਲ।

ਬਾਬਾ ਫਰੀਦ ੫ ਮੁਹੱਰਮ ਸਨ ੬੬੪ ਹਿਜਰੀ ਕੂਚ ਕਰ ਗਏ
ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ~~[illegible]~~ ਪਾਕਪਟਨ
ਦੇ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਇਹ ਪੀਰ ਤਰਤੀਬਵਾਰ ਬੈਠੇ
(੧) ਸ਼ੇਖ ਬਦਰ-ਉਦ-ਦੀਨ; (੨) ਅਲਾਉ-ਉਦ-ਦੀਨ (~~[illegible]~~)
ਮੌਜ ਦਰਯਾ; (੩) ਸ਼ੇਖ ਮੁਇਜ਼-ਉਦ-ਦੀਨ;
(੪) ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਜ਼ੀਲ;
(੫) ਸ਼ੇਖ ਮੁਨੱਵਰ;
(੬) ਸ਼ੇਖ ਨੂਰ-ਉਦ-ਦੀਨ;
(੭) ਸ਼ੇਖ ਬਹਾਉ-ਉਦ-ਦੀਨ ਹਾਰੂਨ (ਪੜ੍ਹਿਆ ਕਰ ਸ਼ੇਖ ਸਲੀਮ ਚਿਸ਼ਤੀ ਅਕਬਰ ਦੇ ਵੇਲੇ)
(੮) ਸ਼ੇਖ ਅਹਮਦ;
(੯) ਸ਼ੇਖ ਅਤਾਉੱਲਾ;
(੧੦) ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ;
(੧੧) ਸ਼ੇਖ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ; ~~[illegible]~~
(੧੨) ਸ਼ੇਖ ਤਾਜ-ਉਦ-ਦੀਨ
(੧੩) ਸ਼ੇਖ ਫੈਜ਼ੁੱਲਾ
(੧੪) ਸ਼ੇਖ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ~~[illegible]~~ [illegible]
~~(੧੫) ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ (ਉਰਫ਼ ਮਸਤ ਫ਼ਕੀਰ)~~
(੧੫) ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ

2/ [illegible]

...ਰੀਗਾ ਸਨ ੬੬੪ ਹਿਜਰੀ ਵਿਚ
...ਫ਼ਰੀਦ ਸਾਨੀ
...ਤੋਂ* ਖ੍ਵਾਜਾ ਨਿਜ਼ਾਮ ਉਦ ਦੀਨ

بپیر من بپیر لست ...
...ਕਿਹਾ ਹੈ
قصہ پیران ...

...ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਔਲਾਦ ਵਿਚ
...ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਦੇ ਫ਼ਕੀਰੀ ਨਾਮ ਦੀ
...ਅਕਬਰ ਸਾਨੀ ਅਕਬਰ ਹਿਜਰੀ
...ਸੀ। ਉਹ ਲਿਖਦਾ ਹੈ:—
جب ... ۱۰۶ ...
... حضرت شیخ محمد بن شیخ ابراہیم
کی قدمبوسی حاصل کی اور ...
... تحقیق کرکے قلم میں لایا+ [...]
...ਕਿਤਾਬ ਤੇਸਕਰੀ ਹੈ।
...੧੦੬੩ ਹਿਜਰੀ ਬਰਾਬਰ ਹੈ
...੫੩ ਈਸਵੀ (ਸ਼ਾਹ ਜਹਾਨ ਦਾ

...ਦਰਯਾ, ੩. ਮੁਇਜ਼-ਉਦ-ਦੀਨ;
...-ਦੀਨ; ੭. ਸ਼ੇਖ ਬਹਾਉ-ਉਦ-ਦੀਨ
...੦. ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ;
...ਸ਼ੇਖ ਫੈਜ਼ੁੱਲਾ;

ਹਨ ਅਖ਼ੀਰਲੇ ਵੇਲੇ ਹੋਏ। ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ (ਸਾਨੀ) ਤਾਰੀਖ ੨੦ ਮੁਹੱਰਮ ਸਨ ੧੦੨੪ ਹਿਜਰੀ

---

* ਖ੍ਵਾਜਾ ਨਿਜ਼ਾਮੁੱਦੀਨ ਔਲੀਆ ਦੀ ਜ਼ਬਾਨੀ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਲ ਉਹਦੇ ਸਮੇਂ ਚਾਰ ਹੋਰ ਵਡੇ ਪੀਰ ਹੋਏ ਸਨ। ਇਹਨਾਂ 'ਪੰਜ ਪੀਰਾਂ' ਵਿਚੋਂ ਪਹਿਲੇ ਸ਼ੇਖ ਜਲਾਲ-ਉਦ-ਦੀਨ ਸਮਲਾ ਫੌਤ ਹੋਏ, ਇਨ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਬਹਾਉ-ਦੀਨ ਜ਼ਕਰੀਆ, ਫੇਰ ਤਿਨ ਸਾਲ ਪਿਛੋਂ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ, ਤੇ ਇਹਨਾਂ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਅਬੂਲਗ਼ੈਸ ਯਮਨੀ ਨੇ। ਪੰਜਵੇਂ ਸ਼ੇਖ ਸੈਫ਼ੁਦੀਨ ਸੀ।

بود ... پنج پیر در یک عصر ... بادشاہ دنیا و دین

ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਖ਼ੁਦਾ ਦੇ ੯੯ ਨਾਮ ਸਨ। ਨਾਲ ਦੀ ਇਕ ਹੋਰ ਫ਼ਹਿਰਿਸਤ ਵਲੀਆਂ ਦੇ ੯੯੦ ਨਾਮਾਂ ਦੀ ਦੀ ਦਿਤੀ ਹੈ। ਮਤਲਬ ਕੀ ੨੫੯੬ ਨਾਮ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਮਿਲਦੇ ਹਨ। ਹਿੰਦੂ ਦੇ ਸੰਗਾਰ ਨਾਮ ਸਨ।

مصنف جواہر فریدی سنہ ۱۰۶۳ھ و ۲۴ ماہ رجب المرجب کو
۱۵ سجادہ نشین محمد سے ملا اور حسب و نسب [illegible] و ازدواج
اور اولاد کا حال دریافت کر کے لکھا
از القصہ مولانا مولوی محمد علی اصغر چشتی ج

5th Muharram 664 A.H. =

25th Zil-Hajja 1018 A.H. =

17th Safar 1019 A.H. =

24th Rajab 1063 A.H. = 11th June 1653

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

12 March 1610
76 وفات تاج الدین
A.D. 1534 ½

A.D. 1536 تاج الدین سجادہ نشین ہو ½

16th Jany 1536 اور ابراہیم فوت ہو ½

21st Rajab

Moharram 1st — 943 A.H.

1 — Sep 5 —

3 — Jan 20 — 1536

198

218

214

4th Jany 1537

30	
29	
30	
29	
30	
29	
27	
198	

198
7 | 201
28 — Kh

30
31
31
30
31
30
31
214

1018 A.H.
76
942 A.H.

6 July 1 942
2 1535
198 198
7 | 204 200
291 184

16 Jany 1536

31
31
30
31
30
31
184

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

I- ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਸ਼ੇਖ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨਾਲ।

1050

933

1526

2 Oct

220

222

31-5

270 days

270

278

151

127

122

5 July 1527

365

216

151

31

30

31

30

122

ਜੀਵਾ ਸਨ ੯੬੬ ਹਿਜਰੀ ...

... ਫ਼ਕੀਰ ਆਜਦੀ

... ਤੋਂ* ਖ੍ਵਾਜਾ ਨਿਜ਼ਾਮ ਉਦ ਦੀਨ

ਕਿਤਾਬ ਤੋਂ

... ਫ਼ਕੀਰ ਦੀ ਔਲਾਦ ਵਿਚ

... ਦੇ ਫ਼ਕੀਰੀ ਨਾਮ ਦੀ

... ਆਪਣੀ ਅਖਬਾਰ ਵਿਸਤੀ

... ਸੀ। ਓਹ ਲਿਖਦਾ ਹੈ:—

... ਕਿਤਾਬ ਤੇਸਰੀ ਤੋਂ।

੧੦੬੩ ਹਿਜਰੀ ...

... ਦੀਆਂ (ਸ਼ਾਹ ਜਹਾਨ ਦਾ

... ਦਰਜਾ; ੨. ਮੁਇਜ਼-ਉਦ-ਦੀਨ;

...-ਦੀਨ; ੭. ਸ਼ੇਖ ਕਮਾਲ-ਉਦ-ਦੀਨ

੦. ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ;

ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਤਹ ਉੱਲਾ;

ਰਹਨ ਅਖੀਰ ਕਰੋ ਹੈ। ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ (ਸਾਨੀ) ਤਾਰੀਖ ੨੦ ਮੁਹੱਰਮ ਸਨ ੧੦੨੪ ਹਿਜਰੀ

---

* ਖ੍ਵਾਜਾ ਨਿਜ਼ਾਮੁੱਦੀਨ ਔਲੀਆ ਦੀ ਜ਼ਬਾਨੀ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਲ ਉਸੇ ਸਮੇਂ ਚਾਰ ਹੋਰ ਵੱਡੇ ਪੀਰ ਹੋਏ ਸਨ। ਇਹਨਾਂ 'ਪੰਜ ਪੀਰਾਂ' ਵਿਚੋਂ ਪਹਿਲੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਜਲਾਲ-ਉਦ-ਦੀਨ ਤਬਰੇਜ਼ੀ ਹੋਏ ਹਨ, ਇਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਬਹਾਉ-ਦੀਨ ਜ਼ਕਰੀਆ, ਫੇਰ ਇਨ ਸਭ ਪਿਛੋਂ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ, ਇਹਨਾਂ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਅਬੂਲ ਗ਼ੈਸ ਕਸਮਤੀ ਨੇ। ਪੰਜਵੇਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਸੱਦ-ਉਦ-ਦੀਨ ਸੀ।

بود ہر پنج پیر در یک عصر　　　　ہر یکے بادشاہ دنیا و دیں

ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਖ਼ੁਦਾ ਵਾਂਗ ੯੯ ਨਾਮ ਸਨ। ਨਾਲ ਹੀ ਇਕ ਹੋਰ ਫ਼ੋਹਰਿਸਤ ਓਹਨਾਂ ਦੇ ੧੧੦ ਨਾਮਾਂ ਦੀ ਦਿੱਤੀ ਹੋਈ ਹੈ। ਮਤਲਬ ਕੀ ੨੫੯ ਨਾਮ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਮਿਲਦੇ ਹਨ। ਇਹਨਾਂ ਦੇ ਮਸ਼ਹੂਰ ਨਾਮ ਸਨ,

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

I- ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਸ਼ੇਖ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨਾਲ।

ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਨੇ ੫ ਮੁਹੱਰਮ ਰੋਜ਼ ਜੁਮਾ ਸੰਨ ੬੬੪ ਹਿਜਰੀ ਨੂੰ ਵਫ਼ਾਤ ਪਾਈ। ਸਨ ਹਿਜਰੀ ਅੱਖਰਾਂ ਦੇ ਹਿਸਾਬ ਫ਼ਕੀਰ ਆਜਜ਼ੀ ੧੦ ਔਲੀਆ ਔਲੀਆ ਦੇ ਖ਼ੁਦਾ ਦੇ ਸਫ਼ਨਾਂ ਤੋਂ ਨਿਕਲਦੀ ਹੈ।* ਖ਼੍ਵਾਜਾ ਨਿਜ਼ਾਮ ਉਦ ਦੀਨ ਨੇ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਤਾਅਰੀਫ਼ ਇਉਂ ਕੀਤੀ ਹੈ:—

پیر من پیر لسبت مولانا فرید   مثل او در دہر نہ ملنا فرید

ਅਤੇ ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨੇ ਜੋ ਸ਼ਾਇਰਾਨਾ ਸੀ, ਉਹਦੇ ਫੌਤ ਹੋਣ ਤੇ ਕਿਹਾ ਹੈ

قصہ پیران تا نزول فیض اللہ بنیاست   ذکر مریدان او تنزل اللہ ولیاست

ਇਹਨਾਂ ਤੋਂ ਪਿੱਛੋਂ ਪਾਕਪਟਨ ਦੀ ਗੱਦੀ ਪੀੜ੍ਹੀ ਦਰ ਪੀੜ੍ਹੀ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਔਲਾਦ ਵਿਚ ਚੌਦਾਂ ਪੁਸ਼ਤਾਂ ਤਕ ਰਹੀ ਗਈ, ਜਦ ਕਿ ਸਨ ੧੦੬੩ ਹਿਜਰੀ ਵਿਚ 'ਜਵਾਹਿਰ-ਏ-ਫ਼ਰੀਦੀ' ਨਾਮ ਦੀ ਕਿਤਾਬ ਲਿਖੀ ਗਈ। ਏਸਦਾ ਲਿਖਣਹਾਰਾ ਮੌਲਾਨਾ ਗੌਹਰੀ ਮੁਹੰਮਦ ਅਲੀ ਅਸਗ਼ਰ ਚਿਸ਼ਤੀ ਖ਼ੁਦ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਖ਼ਾਨਦਾਨ ਵਿੱਚੋਂ ਅਤੇ ਇਕ ਨਾਮੀ ਪੀਰ ਦਾ ਪੁੱਤ ਸੀ। ਉਹ ਲਿਖਦਾ ਹੈ:—

جب یہ دن ۵ محرم ۹۹۹، ۵۰۶ رجب المرجب ۱۰۶۳ھ میں قطب العالم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور
سجادہ حضرت شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ادہم بن شیخ فیض اللہ بن شیخ تاج الدین محمود صاحب سجادہ نشین حضرت گنج شکر
کی قدم بوسی حاصل کی اور ان کی ملازمت میں حقیقت حسب النسب اور ازواج اور اولاد تمام قطب العالم کی بابت +
ہذا التحقیق کرکے قلم میں لایا + [فارسی سے اردو ترجمہ] + واللہ اعلم بالصواب +

ਸੋ ਇਹ ਕਿਤਾਬ ਏਤਨੀ ਮੁਅਤਬਿਰ ਹੈ ਜਿਤਨੀ ਕਿ ਕੋਈ ਕਿਤਾਬ ਹੋ ਸਕਦੀ ਹੈ। ਸਨ ੬੬੪ ਹਿਜਰੀ ਬਰਾਬਰ ਹੈ ਸਨ ੧੨੬੬ ਈਸਵੀ ਦੇ ਅਤੇ ੧੦੬੩ ਹਿਜਰੀ ਬਰਾਬਰ ਹੈ ਸਨ ੧੬੫੩ ਈਸਵੀ ਦੇ॥ ਸੋ ਸਨ ੧੨੬੬ ਤੋਂ ਲੈਕੇ ਸਨ ੧੬੫੩ ਈਸਵੀ (ਸ਼ਾਹ ਜਹਾਨ ਦਾ ਅਖ਼ੀਰ ਜ਼ਮਾਨਾ) ਤਕ ਇਹ ਚੌਦਾਂ ਸੱਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਹੋਏ:—

੧. ਬਦਰ-ਉਦ-ਦੀਨ ਸੁਲੇਮਾਨ; ੨. ਅਲਾਉ-ਦੀਨ- ਮੌਜ ਦਰਿਆ; ੩. ਮੁਇਜ਼-ਉਦ-ਦੀਨ; ੪. ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਜ਼ੀਲ; ੫. ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਨੱਵਰ; ੬. ਸ਼ੇਖ਼ ਨੂਰ-ਉਦ-ਦੀਨ; ੭. ਸ਼ੇਖ਼ ਬਹਾਉ-ਉਦ-ਦੀਨ ਹਾਰੂਨ; ੮. ਸ਼ੇਖ਼ ਅਹਮਦ; ੯. ਸ਼ੇਖ਼ ਅਤਾ-ਉੱਲਾ; ੧੦. ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ; ੧੧. ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ; ੧੨. ਸ਼ੇਖ਼ ਤਾਜ-ਉਦ-ਦੀਨ; ੧੩. ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ੈਜ਼ਉੱਲਾ; ੧੪. ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ~~[illegible]~~ ਅਦਹਮ; ੧੫. ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ॥

ਇਨ ਅਖ਼ੀਰਲੇ ਵਕਤ ਹੋਏ। ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ (ਸਾਨੀ) ਤਾਰੀਖ਼ ੨੦ ਮੁਹੱਰਮ ਸਨ ੧੦੨੪ ਹਿਜਰੀ

---

* ਖ਼੍ਵਾਜਾ ਨਿਜ਼ਾਮੁੱਦੀਨ ਔਲੀਆ ਦੀ ਜ਼ਬਾਨੀ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਲ ਉਹਦੇ ਸਮੇਂ ਚਾਰ ਹੋਰ ਵਡੇ ਪੀਰ ਹੋਏ ਸਨ। ਇਹਨਾਂ 'ਪੰਜ ਪੀਰਾਂ' ਵਿਚੋਂ ਪਹਿਲੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਸ਼ਾਅਦ-ਉਦ-ਦੀਨ ਜ਼ਮਾਨਾ ਫੌਤ ਹੋਏ, ਇਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਪਿੱਛੋਂ ਬਹਾਉ-ਦੀਨ ਜ਼ਕਰੀਆ, ਫੇਰ ਤਿਨ ਸਾਲ ਪਿੱਛੋਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ, ਤੇ ਇਹਨਾਂ ਤੋਂ ਪਿੱਛੋਂ ਅਬੂ ਨਸਰ ਬਖ਼ਸ਼ੀ ਨੇ। ਪੰਜਵੇਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਸੈਫ਼-ਉਦ-ਦੀਨ ਸੀ।

بود ہر پنج پیر در یک عصر   ہر یکے بادشاہ دنیا و دین

ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਖ਼ੁਦਾ ਵਾਂਗ ੯੯ ਨਾਮ ਸਨ। ਨਾਮ ਦੀ ਇਕ ਹੋਰ ਫ਼ਹਰਿਸਤ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ੧੬੦ ਨਾਵਾਂ ਦੀ ਦੀ ਹੋਈ ਹੈ। ਮਤਲਬ ਕੀਹ ੨੫੬ ਨਾਮ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਮਿਲਦੇ ਹਨ। ਇਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਮਸ਼ਹੂਰ ਨਾਮ ਸਨ।

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

(ਮੁਤਾਬਕ 10 ਫ਼ਰਵਰੀ ਸਨ ੧੬੯੫ ~~ਈਸਵੀ~~ ਮੁਕਰਰ) ਨੂੰ ਸੱਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਹੋਏ। ਜਵਾਹਰ ਫ਼ਰੀਦੀ ਵਿਚ ਲਿਖਿਆ ਹੈ:—

بتاریخ ۱۰ محرم ۱۱۰۶ھ کو سجادہ نشین ہوئے۔ اور ہمیشہ ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول رہتے تھے + آپکے زمانہ میں
خاندان کے سب کام مشہور ہوئے + ہمت اور شجاعت آپکی لکھنے کی قلم کو مجال نہیں۔ ہوشیار و غیرت آبا و اجداد
کی رکھتے ہیں۔ اور مقبول دلہائے اور سخاوت میں کشادہ پیشانی اور فراخ دست ہیں + اس خاندان کے معتقد
امیدوار ہیں کہ حق سبحانہ ان شیخ زادہ کو سجادہ پر مستقیم رکھے۔ آمین

ਗੁਰੂ ਹਰ ਗੋਬਿੰਦ ਸਾਹਿਬ ਸਨ ੧੬੩੪ ਦੇ ਅਖੀਰ ਕਰਤਾਰਪੁਰ ਦੇ ਕਿਲੇ ਤੋਂ ਛੱਡ ਜਾਣ ਦੇ ਬਾਦ ਮਾਲਵੇ ਦੀ ਸਰਹੱਦ ਵਿਚ ਫ਼ਕੀਰ ਗਏ ਅਤੇ ਸਨ ੧੬੩੫ ਦੇ ਅਖੀਰ ਵਾਪਸ ਪੰਜਾਬ ਆਕੇ ਫ਼ਕੀਰੀ ਅਵਸਥਾ ਵਿਚ ਗੁਰੂ ਰਹੀ ਤੇ ਸੈਂਕੜੇ। ਫੇਰ ਸਨ ੧੬੩੮ ਦੇ ਸ਼ੁਰੂ ਵਿਚ ਜਦ ਸ਼ਾਹਜਹਾਨ ਬਾਦਸ਼ਾਹ ਪਹਿਲੀ ਵਾਰ ਲਾਹੌਰ ਆਇਆ ਸੀ ਤਾਂ ਪੰਜਾਬ ਛਡ ਕੇ ਪਹਾੜੀ ਇਲਾਕੇ ਦੀ ਇਕ ਰਿਆਸਤ ਬਿਲਾਸਪੁਰ ਦੀ ਸਰਹੱਦ ਤੇ ਕੀਰਤਪੁਰ ਜਾ ਬੈਠੇ, ਜਿਥੇ ਸਨ ੧੬੪੪ ਵਿਚ ਸਮਾ ਗਏ। ਮਤਲਬ ਗੁਰੂ ਹਰ ਗੋਬਿੰਦ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਸਾਰਾ ਸਮਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ ਦੇ ਵੇਲੇ ਦੇ ਅੰਦਰ ਬੀਤਿਆ ਹੈ, ਜਿਸ ਤੋਂ ਜਾਣਿਆ ਜਾਂਦਾ ਹੈ ਕਿ ਸੂਰਤ ਤੇ ਸੀਰਤ ਵਿਚ ਵੀ ਮਿਲਕੇ ਸਾਹਮਣੇ ਹੋਏ ਹਨ।

ਹੁਣ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ ਦੇ ਪਿਤਾ, ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਸਾਹਿਬ ਹੁੰਦੇ ਸੀ। ਜਵਾਹਰ-ਫ਼ਰੀਦੀ ਵਿਚ ਲਿਖਿਆ ਹੈ:—

کاتب الحروف نے اپنے پیر دستگیر والد بزرگوار شیخ محمود محمد چشتی سے سنا کہ حضرت شیخ ابراہیم شیخ فیض اللہ
کے بڑے لڑکے تھے + شیخ فیض اللہ جنکو انکے والد شیخ تاج الدین نے بوجہ ضعیف العمری کے اپنی حیات میں ہی سجادہ
نشین کر دیا تھا۔ صرف دو سال سجادہ نشینی کرکے ۲۹ ماہ ذی الحجہ ۱۰۱۸ھ رحمت حق سے ملے۔ انکی عمر اسوقت تیئیس برس
کی تھی + تب شیخ تاج الدین نے خدمت سجادہ کی شیخ ابراہیم پسر شیخ فیض اللہ کو اپنے پیر کے آستانہ سے عنایت فرمائی
شیخ ابراہیم صاحب وجد و سماع تھے اور ہمیشہ حق سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ رہتے تھے۔ بعد چندے اور شیخ تاج الدین محمود
تاریخ ۱۷ ماہ صفر ۱۰۱۹ھ ہجری رحمت حق سے ملے + عمر شریف پچاسی سال کی تھی اور مدت خلافت ۲۷ سال تھی +
شیخ ابراہیم صاحب آخر وقت پہنچا تو خدمت سجادہ کی اپنے حیات میں اپنے لڑکے شیخ محمد کو عنایت فرمائی اور بتاریخ
۱۸ ماہ محرم ۱۱۰۶ھ اس عالم سے انتقال فرمایا۔ عمر آپکی ۹۲ سال تھی اور ۸۵ سال سجادہ نشینی کی +

ਹੁਣ ੨੯ ਜ਼ੀਅਲਹਿੱਜਾ ੧੦੧੮ ਬਰਾਬਰ ਹੈ:— ਸੋਮਵਾਰ ੧੨ ਮਾਰਚ ਸਨ ੧੬੧੦ ਈਸਵੀ
੧੭ ਮਾਹ ਸਫ਼ਰ ੧੦੧੯ ਬਰਾਬਰ ਹੈ:— ਬੁਧਵਾਰ ੮ ਮਈ ਸਨ ੧੬੧੦ ਈਸਵੀ
ਅਤੇ ੧੭ ਮਾਹ ਮੁਹੱਰਮ ੧੧੦੬ ਬਰਾਬਰ ਹੈ:— ਐਤਵਾਰ ੭ ਫ਼ਰਵਰੀ ਸਨ ੧੬੯੫ ਈਸਵੀ।

ਸੋ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਮਾਰਚ ੧੬੧੦ ਤੋਂ ਫ਼ਰਵਰੀ ੧੬੯੫ ਤਕ ਸੱਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਰਹੇ ਯਾਨੀ ਪੰਜ ਘੱਟ ਅਤੇ ਪੂਰੇ* ਸੱਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨੀ ਦੇ ਨੱਬੇ ਸਾਲ ਕੀਤੀ। ਸੋ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਦੇ ਵੇਲੇ ਗੁਰੂ ਹਰ ਗੋਬਿੰਦ ਸਾਹਿਬ ਕਰਤਾਰਪੁਰ ਵਿਚ ਰਹੇ ਸਨ।

ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ੈਜ਼ੁੱਲਾ ਦਾ ਜ਼ਿਕਰ ਆ ਗਿਆ ਹੈ। ਹੁਣ ਅਸੀਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਤਾਜ-ਉਦ-ਦੀਨ ਨੂੰ ਲੈਂਦੇ ਹਾਂ। ਇਨ੍ਹਾਂ ਨੇ ਸਨ ੧੦੧੯ ਦੇ ਅਖੀਰ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ੈਜ਼ੁੱਲਾ ਨੇ ਗੱਦੀ ਤੇ ਬਹਾਲ ਕੀਤਾ ਸੀ ਤੇ ਜੋ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਮੁੱਦਤ ਸੱਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨੀ ੨੬ ਸਨ ੧੦੧੯ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਦੱਸ ਦਿੱਤੀ ਹੋਈ ਹੈ, ਸਨ ੯੯੦ ਹਿਜਰੀ ਦੇ ਅਖੀਰ ਪਰ ਤਾਜੁਦੀਨ ਗੱਦੀ ਪਰ ਬੈਠੇ, ਅਤੇ ਜੋ ੨੬ ਵਰ੍ਹੇ ੧੦੨੪ ਤੋਂ ਵਧੀਕ, ਤਕ ੯੩੪ ਸਨ ਦੇ ਸ਼ੁਰੂ ਵਿਚ ਆਪ ਗੱਦੀ ਤੇ ਬੈਠੇ।

* ਇਹ ਮੁੱਦਤਾਂ ਵਖਤੀਆਂ ਸਿਲਸਿਲਿਆਂ ਵਿਚ ਦਿੱਤੀਆਂ ਗਈਆਂ ਤੇ ਗਿਣਤੀ ਕਰ ਕੇ। ਜਿਵੇਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਪਿੱਛੋਂ ਫ਼ੈਜ਼ੁੱਲਾ ਦੀ ਮੁੱਦਤ ਗੱਦੀ ਮੁਤਾਬਕ ਵਿਚ ਪੰਜ ਵਰ੍ਹੇ ਤੋਂ ਵੀ ਘੱਟ ਹੈ, ਪਰ ... ਵਗੈਰਾ, ਜੋ ਕਿ ਪਹਿਲੇ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਦੀਆਂ ਰਿਆਸਤਾਂ ਦੇ ਵੇਲੇ ਸਨ, ਅਤੇ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ

ਉਲਟ ਸਫ਼ਾ ਵੇਖੋ

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

2 M Mar 27 — (A.H. 1018) (A.D. 1609) ਪ ...
325 325
25 25
7 | 352 377
365 365
50-2 12

6 F Mar 16 — 1610 1019
47 47
7 | 53 63
7-4
ਬੁਧ 2nd May 1610

7 Sat Jay 21 1024
17 17
7 | 24 38
3-3 31
7 Feb

27 21
7 | 27 20
3-6 41
31
10

...ਦਿਤਾ ਪਰ ਤਾਰੀਖ ੨੧
...੦ ਦਾ ਸੀ ਜਾਂ ਸਨ ੯੨੮
...ਵਿਚ ਹੋਈਆਂ ਹਨ:—

...ਦੀ ਦੁਪਹਿਰ ਨੂੰ, ਤਾਰੀਖ ੧੫੩੨
...ਈ ਦਾ। ਜੇ ਅਸੀਂ ਸ਼ੇਖ
...ਰਿਆ। ਹੁਣ ਦੇਖਣਾ ਹੈ

...ਦਿਤੀ, ਅਤੇ ਨਾ ਦੇਸਦੇ
...ਬਾਬਰ ਦੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਦਾ ਸਨ
...ਵਿਚ ਦਰਜ ਫ਼ਰਿਸ਼ਤਾ ਹਨ,
...ਦੇ ਫ਼ਰਜ਼ੰਦ ਫ਼ਾਰਿਗ ਮੁਹੰਮਦ ਦੇ
...ਵਿਚ ਦਰਜ ਹੈ ਕਿ ਇਉਂ ਲਿਖਿਆ ਹੈ:—

...میں سے ایسے پیر دستگیر والد بزرگوار شیخ
...مشائخ کبار سے تھے اور صاحب کشف
...سہروردی اور تاریخ ۵ جمادی الآخر
...سلطان الاولیا برہان الطریقت
...رات دن حق سے مشغول رہتے - چنانچہ سنا
...گئے ہیں کہ بابر بادشاہ ملاقات کی ملتفت
مصافحہ بندگی حضرت شیخ محمد سے کیا + حضرت شیخ نے نور باطن سے دریافت کیا اور کھانا طلب کیا اور بابر بادشاہ کے آگے رکھا + اور بابر بادشاہ
تناول فرماتے تھے + اسوقت شیخ محمد نے فرمایا کہ سبحان الله مشہور ہے کہ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند و ده فقیر در یک گلیم بخسپند + اور
اب ہم دو بادشاہ ہم طبق ہیں - آخر بادشاہ شیخ کے پاؤں پر گرا - اور عرض کی کہ سوائے حضرت کے یہ راز دوسرا نجانے + فرمایا خیر بادشاہی
تجھکو اور تیرے فرزندوں کو مبارک ہو +
جب حضرت شیخ کا وقت پہنچا - حضرت مقام کی اپنے لڑکے شیخ ابراہیم کو سپرد کی اور ۱۴ شوال کو وفات پائی - ۲۲ سال سجادہ
نشین رہا +

ਜੇ ਬਾਬਰ ਬਾਦਸ਼ਾਹ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ ਨੂੰ ਮਿਲਿਆ, ਅਤੇ ਉਸਨੇ ਬਾਦਸ਼ਾਹੀ ਦੀ ਮੁਬਾਰਕਬਾਦ ਦਿੱਤੀ ਤਾਂ ਇਹ ਗਲ ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਦਾ ਹੈ ਅਤੇ ਮੁਹੰਮਦ ਗੌਸ ... ਦੀ ਉਤੇ ਸੀ। ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਦੇ ਬਹੁਤ ਪਿਛੋਂ ਦਾ ਵੀ ਨਹੀਂ ਹੋ ਸਕਦਾ ਕਿਉਂਕਿ ਪਿਛੋਂ ਬਾਬਰ ਅਕਬਰ ... ਨਾਲ ਬੀਮਾਰ ਅਤੇ ਰਾਣਾ ਸਾਂਗਾ ਦੀਆਂ ਨਾਲ ਲੜਾਈਆਂ ਵਿਚ ਰੁਝਾ ਰਿਹਾ ਅਤੇ ਆਗਰੇ ਤੋਂ ਪੰਜਾਬ ਆਇਆ ਨਹੀਂ ਦਿਸਦਾ। ਜੇ ਅਸਾਂ ਦੇਖਣਾ ਹੈ ਕਿ ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਜੋ ਅਪ੍ਰੈਲ-ਮਈ ੧੫੨੬ ਵਿਚ ਹੋਈ, ਪਹਿਲੀ ਰ ਜਮਾਦ ਵਰ ਸੀ। ਜਮਾਦ ਮੁਸਲਮਾਨੀ ਸਾਲ ਦਾ ਦਸਵਾਂ ਮਹੀਨਾ ਹੈ। ਪਹਿਲੀ ਮੁਹੱਰਮ ਸਨ ੯੩੨ ਹਿਜਰੀ ਦੀ ੧੯ ਅਕਤੂਬਰ ਬੁਧਵਾਰ ਨੂੰ ਸੀ, ਏਸ ਹਿਸਾਬ ਰ ਜਮਾਦ, ਜੁਲਾਈ ੧੫, ਸਨ ੧੫੨੬ ਨੂੰ

Original with; Anup Singh, Noida
Digitized by; Panjab Digital Library

(ਅਕਤੂਬਰ ੧੦ ਫ਼ਰਵਰੀ ਸਨ ੧੬
میں مشغول رہتے تھے + آپ کے زمانہ میں
...میں ... آبا اور ...
...ست میں + اس خاندان کے معتقد

ਗੁਰੂ ਹਰਿ ਗੋਬਿੰਦ ਸਾਹਿਬ ਸ
ਦੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਵਿਚ ਫ਼ਕੀਰ ਗਏ
ਅਰਜ਼ਾਂ ਵਿਚ ਗੁਰੂ ਘਰ ਤੇ ਮੈਂ
ਪਹਿਲੀ ਵਾਰ ਲਾਹੌਰ ਆਇ
ਜ਼ਿਆਰਤ ਮਿਹਰਬਾਨ ਦੀ ਸ
ਮਤਲਬ ਗੁਰੂ ਹਰਿ ਗੋਬਿੰਦ ਸ
ਚੱਕਾ ਹੈ, ਜਿਸ ਤਰਾਂ ਕਿ ਸੂਰਤ ਤੇ
ਹੁਣ ਸ਼ੇਖ਼ ਸੁਜਾਨ ਦੇ ਪਿਤਾ
کہ حضرت شیخ ابراہیم شیخ فضل اللہ
... العربی کے اپنی حیات میں ہی سجادہ
... حق سے ملے - آپ کی عمر اس وقت تخمیناً
... پیر ان کے آستانہ سے عنایت فرمائی
... بعدہ اوزنا شیخ تاج الدین محمود
... مدت خلافت ۴۷ سال تھی +
شیخ محمد کو خرقۂ خلافت عطا فرمائی اور بتاریخ
۱۸ ربیع الاول ۱۰۵۵ ... سال کی عمر میں انتقال ... سال سجادہ نشینی +

ਹੁਣ ੨੫ ਜ਼ੀਅਲਹਜਾ ੧੦੨੪ ਬਰਾਬਰ ਹੈ:— ਸੋਮਵਾਰ ੧੨ ਮਾਰਚ ਸਨ ੧੬੧੦ ਈਸਵੀ
੧੭ ਅਤੇ ਸਫ਼ਰ ੧੦੨੬ ਬਰਾਬਰ ਹੈ:— ਬੁਧਵਾਰ ੨ ਮਈ ਸਨ ੧੬੧੦ ਈਸਵੀ
ਅਤੇ ੧੭ ਅਤੇ ਮੁਹੱਰਮ ੧੦੨੮ ਬਰਾਬਰ ਹੈ:— ਐਤਵਾਰ ੭ ਫਰਵਰੀ ਸਨ ੧੬੧੫ ਈਸਵੀ।
ਜੋ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਮਾਰਚ ੧੬੧੦ ਤੋਂ ਫਰਵਰੀ ੧੬੧੫ ਤਕ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਰਹੇ ਜਾਪਦੇ
ਪਏ ਹੋਣ ਅਤੇ ਮੁਹੱਰਤ* ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨੀ ਦੇ ਹਨੀ ੫ ਸਾਲ ਦੀ ਜੀ। ਜੋ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ
ਦੇ ਵੇਲੇ ਗੁਰੂ ਹਰਿ ਗੋਬਿੰਦ ਸਾਹਿਬ ਲਹੌਰੀਆਂ ਵਿਚ ਬੈਠ ਸਨ।
ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦਾਂ ਦਾ ਜ਼ਿਕਰ ਆਈ ਰਹਿਆ ਹੈ। ਹੁਣ ਅਸੀਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਤਾਜ ਉਦ-ਦੀਨ ਨੂੰ
ਲੈਂਦੇ ਹਾਂ। ਇਹਨਾਂ ਨੇ ਸਨ ੧੦੨੬ ਦੇ ਅਖੀਰ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦਾਂ ਨੇ ਗੱਦੀ ਤੇ ਬਹਾਲਿਆ ਸੀ
ਜੋ ਕੇ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਮੁੱਦਤ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨੀ ੪੬ ਸਨ ੧੦੨੬ ਤੋਂ ਪਿਛੇ ਵੱਲ ਗਿਣੀਏ ਤਾਂ
ਸਨ ੬੪੦ ਹਿਜਰੀ ਦੇ ਅਖੀਰ ਪਰ ਤਾਜੁਦੀਨ ਗੱਦੀ ਪਰ ਬੈਠੇ, ਅਤੇ ਜੋ ੪੬ ਵਰ੍ਹੇ ੧੦੨੪
ਤੋਂ ਘਟੀਏ, ਤਾਂ ੬੭੪ ਸਨ ਦੇ ਵਿਚ ਆਪ ਗੱਦੀ ਤੇ ਬੈਠੇ।

---

* ਇਹ ਮੁਦਤਾਂ ਬਣਤੀਆਂ ਤਿੰਨਿਆਂ ਵਿਚ ਦਿਤੀਆਂ ਹਨ ਤੇ ਗਲਤ ਹਨ। ਜਿਵੇਂ ਸ਼ੇਖ਼
ਇਬਰਾਹੀਮ ਪਿਤਾ ਫ਼ਰੀਦਾਂ ਦੀ ਮੁੱਦਤ ਗੱਦੀ ਨਸ਼ੀਨ ਵਿਚ ਪੰਜ ਵਰ੍ਹੇ ਤੋਂ ਵੀ ਘਟ ਹੈ, ਪਰ
[illegible] ਲਿਖਦਾ ਹੈ, ਜੋ ਕਿ ਪਹਿਲੇ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੀਆਂ ਹਾਲਾਂ ਦੇ ਵੇਲੇ ਹੋਏ, ਅਤੇ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ

.۹۴۰ - ربیع ...
4 July 23 — 1533
177 177
21 21
7 | 202 221
28-6 245
6 Feb 1534
۹۴۱ - ۱۷ رجب
31 31 30 31 30 31 | 184 31 | 215

2 Aug 14 — 1531
177 177
21 21
7 | 200 | 212
28-4
Feb 28 1532
31 30 31 30 31 31 29 | 213

۹۳۲ شوال
31 31 28 31 30 31 30 | 273
4 [illegible] 18 — 1525
266 266
4 4
7 | 274 288
39-1 273
15 July
1526
۹۳۳ شوال
2 Oct 8 — 1526
266 266
4 4
7 | 272 278
38-6 273
5 Jan 1527

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ (ਸਾਨੀ) ਦੀ ਵਫ਼ਾਤ ਦਾ ਸੰਨ ਨਹੀਂ ਦਿਤਾ ਪਰ ਤਾਰੀਖ ੨੭ ਅਤੇ ਰਜਬ ਦਿਤੀ ਹੈ। ਜੇ ਇਹ ੨੭ ਅਤੇ ਰਜਬ ਜਾਂ ਸਨ ੯੪੦ ਦਾ ਸੀ ਜਾਂ ਸਨ ੯੩੮ ਦਾ। ਏਹਨਾਂ ਦੇ ਮੁਕਾਬਲ ਦੀਆਂ ਤਾਰੀਖਾਂ ਦਫਤਰੇ ਜਾਂ ਤਾਂ ਇਹ ਹੋਈਆਂ ਸਨ:

ਸ਼ੁਕਰਵਾਰ, ੬ ਫਰਵਰੀ ਸਨ ੧੫੩੪

ਅਤੇ ਬੁਧਵਾਰ, ੨੮ ਫਰਵਰੀ ਸਨ ੧੫੩੨

ਪਹਿਲੀ ਤਾਰੀਖ ਸਨ ੧੫੩੪ ਫਰਵਰੀ ਸਾਡੇ ਮਤਲਬ ਦੀ ਵਧੀਕ ਹੈ, ਤਾਂ ਦੋਂ ੧੫੩੨ ਫਰਵਰੀ ~~ਦੀ~~ ਨਾਲ ਦੀ ਕਹਾਣੀ ਜੋੜਦਾ ਹੈ, ਪਰ ਸਨ ਤੋਂ ਮੇਲ ਦਾ। ਜੇ ਅਸੀਂ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ (ਪਹਿਲੇ) ਫਰਵਰੀ ਸਨ ੧੫੩੪ ਵਿਚ ਗੁਜ਼ਰ ਗਿਆ। ਹੁਣ ਦੇਖਣਾ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ (ਪਹਿਲੇ) ਗੱਦੀ ਤੇ ਕੱਦ ਬੈਠਾ ਸੀ।

ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੀ ਮੁਕੰਮਲ ਸਜਾਦਾਨਸ਼ੀਨੀ ਨਹੀਂ ਦਿਤੀ, ਅਤੇ ਨਾ ਏਸਦੇ ਪਹਿਲੇ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੇ ਪਿਤਾ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ ਦੀ ਵਫ਼ਾਤ ਦਾ ਸਨ ਦਿਤਾ ਹੈ ਜਾਂ ਤਾਰੀਖ ਦਿਤੀ। ਪਰ ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ ਦੇ ਹਾਲਾਤ ਵਿਚ ਕੁਛ ਵਾਕਿਆਤ ਹਨ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਤੋਂ ਅਸੀਂ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਵਫ਼ਾਤ ਦਾ ਸਨ ਕਢ ਸਕਦੇ ਹਾਂ। ਜੋ ਕੁਛ ਪਹਿਲੇ ਜ਼ਰੂਰੀ ਹੈ ਜਾਂ, ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ ਦੇ ਪਿਤਾ ਸ਼ੇਖ ਅਤਾ-ਉੱਲਾ ਦੇ ਹਾਲਾਤ ਵਿਚ ਹੇਠ ਲਿਖਿਆ ਹੈ:

میں نے اپنے پیر دستگیر والد بزرگوار شیخ محمود محمد چشتی بھنڈالوی کی زبان سے سنا ہے کہ شیخ عطاء اللہ پیر اور خلیفہ شیخ احمد کے تھے اور مشائخ کبار سے تھے اور صاحب کشف و کرامت تھے ۔۔۔۔ جب دم آخریں پہنچا حضرت روضہ مطہرہ کی اپنے لڑکے شیخ محمد کے سپرد کی اور تاریخ ۵ ے جمادی الآخر انتقال فرمایا + ۱۷ سال خلافت کی +

سلطان الاولیا برہان الطریقت شیخ محمد صاحب پیر اور خلیفہ شیخ عطاء اللہ کے ہیں + بڑے صاحب عظمت و کرامت تھے ۔ رات دن حق سے مشغول رہتے ۔ چنانچہ سنا گیا ہے شیخ ابراہیم بن شیخ محمد سے کہ ایک روز حضرت شیخ مذکور روضہ منورہ میں گنجشکر قدس سرہ کے بیٹھے تھے کہ بابر بادشاہ بلباس قلندرانہ ولایت سے آیا ۔ اور دو آدمی اور اسی لباس میں ہمراہ تھے ۔ جب زیارت سے فارغ ہوئے مصافحہ بہ حضرت شیخ محمد سے کیا + حضرت شیخ نے نور باطن سے دریافت کیا اور کھانا طلب کیا اور بابر بادشاہ کے آگے رکھا + اور بابر نے تناول فرماتے تھے + اسوقت شیخ محمد نے فرمایا کہ سبحان اللہ مشہور ہے کہ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند و دہ فقیر در یک گلیم بخسپند + اور اب ہم دو بادشاہ ہم طبق ہیں ۔ آخر بادشاہ شیخ کے پاؤں پڑا ۔ اور عرض کی کہ سوائے حضرت کے یہ راز دوسرا نہ جانے + فرمایا خبر بادشاہی تجھکو اور تیرے فرزندوں کو مبارک ہو +

جب حضرت شیخ کا وقت پہنچا ۔ حضرت مقام کی اپنے لڑکے شیخ ابراہیم کے سپرد کی اور ۱۲ شوال کو وفات پائی ۔ ۲۲ سال سجادہ نشینی کی +

ਜੇ ਬਾਬਰ ਬਾਦਸ਼ਾਹ ਸ਼ੇਖ ਮੁਹੰਮਦ ਨੂੰ ਮਿਲਿਆ, ਅਤੇ ਉਸਨੇ ਬਾਦਸ਼ਾਹੀ ਦੀ ਮੁਬਾਰਕਬਾਦ ਦਿਤੀ ਤਾਂ ਇਹ ਗਲ ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਦੀ ਹੈ ਅਤੇ ਮੁਲਾਕਾਤ ਸੋਹਣਾ ਦੀ ਹੋਈ ਸੀ। ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਦੇ ਬਹੁਤ ਪਿਛੋਂ ਦਾ ਵੀ ਨਹੀਂ ਹੋ ਸਕਦਾ ਕਿਉਂਕਿ ਪਿਛੋਂ ਬਾਬਰ ਆਖ਼ਰ ਅਖੀਰੀਆ ਨਾਲ ਬੀਮਾਰ ਅਤੇ ਰਾਣਾ ਸਾਂਗਾ ਵਰਗਿਆਂ ਨਾਲ ਲੜਾਈਆਂ ਵਿਚ ਜੁੱਟਾ ਰਿਹਾ ਅਤੇ ਆਗਰੇ ਤੋਂ ਪੰਜਾਬ ਆਇਆ ਨਹੀਂ ਦਿਸਦਾ। ਜੇ ਅਸਾਂ ਦੇਖਣਾ ਹੈ ਕਿ ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਜੋ ਅਪ੍ਰੈਲ-ਮਈ ੧੫੨੬ ਵਿਚ ਹੋਈ, ਪਹਿਲੀ ਰ ਰਜਬ ਵਚ ਸੀ। ਰਜਬ ਮੁਸਲਮਾਨੀ ਸਾਲ ਦਾ ਦਸਵਾਂ ਮਹੀਨਾ ਹੈ। ਪਹਿਲੀ ਮੁਹੱਰਮ ਸਨ ੯੩੨ ਹਿਜਰੀ ਦੀ ੧੮ ਅਕਤੂਬਰ ਬੁਧਵਾਰ ਨੂੰ ਸੀ, ਏਸ ਹਿਸਾਬ ੮ ਰਜਬ, ਜੁਲਾਈ ੧੫, ਸਨ ੧੫੨੬ ਨੂੰ

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਜੋ ਬਹੁਤ ਢੁਕਵੀਂ ਸੁੱਝਦੀ ਹੈ। ਜੇ ਦੂਜੀ ੪ ਮੁਹੱਰਮ ਲਈਏ ਤਾਂ ਇਹ ੫ ਜਨਵਰੀ ਸਨ ੧੫੨੭ ਸ਼ੁਕਰ ਵਾਰ ਨੂੰ ਸੀ। ਏਸ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਜਾਣ ਹੋਰ ਗਲ ਠੀਕ ਨਹੀਂ। ਜੇ ਅਸੀਂ ਮੰਨ ਲਈਏ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਜ਼ੱਫ਼ਰ ਜਨਵਰੀ ੧੫੨੬ ਦੇ ਜਾਂ ਜਨਵਰੀ ੧੫੨੭ ਨੂੰ ਗੱਦੀ ਆਪਣੇ ਪੁਤ੍ਰ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੇ ਹਵਾਲੇ ਕਰ ਛੱਡ ਗਏ। ਉਤੇ ਅਸੀਂ ਸਾਬਤ ਕਰ ਆਏ ਹਾਂ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਬਹੁਤ ਕਰਕੇ ਫ਼ਰਵਰੀ ਸਨ ੧੫੩੪ ਵਿਚ ਮੋਏ, ਤਾਂ ਤੇ ਇਹ ਜਨਵਰੀ ੧੫੨੬ ਤੋਂ ਫ਼ਰਵਰੀ ੧੫੩੪ ਤਕ ਗੱਦੀ ਤੇ ਸਨ ਅਤੇ ਏਹਨਾਂ ਅਠਾਂ ਸਾਲਾਂ ਵਿਚ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਕਦੇ ਵੀ ਮਿਲ ਸਕਦੇ ਸਨ ਸਿਵਾਏ ਉਸਦੇ ਕਿ ਜਦ ਆਪ ਪੰਜਾਬੋਂ ਬਾਹਰ ਗਏ ਹੋਏ ਸਨ।

ਅਸੀਂ ਹੋਰਥੇ ਸਿੱਧ ਕੀਤਾ ਹੈ ਕਿ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਸਨ ੧੫੨੬ ਵਿਚ ਪਾਨੀਪਤ ਦੀ ਲੜਾਈ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਬਗ਼ਦਾਦ ਵਲ ਕੇ ਜਾਣ ਨੂੰ ਨਿਕਲੇ ਸਨ ਅਤੇ ਤਿੰਨ ਚਾਰ ਵਰ੍ਹੇ ਉਧਰ ਹੀ ਲਗਾ ਕੇ ਮੁੜੇ ਸਨ। ਜਿਸਤੇ ਇਹ ੧੫੩੦ ਦੇ ਸ਼ੁਰੂ ਵਿਚ ਕਿਤੇ ਪੰਜਾਬ ਆਏ, ਉਸ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਇਹ ਉੱਤ੍ਰ-ਪੱਛਮ ਵਿਚ ਫਿਰਦੇ ਰਹੇ, ਜਦ ਆਕੇ ਕਰਤਾਰਪੁਰ ਟਿਕੇ ਸਨ ੧੫੩੩ ਵਿਚ ਉਹਨਾਂ ਦਾ ਮਿਲਨਾ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਨਾਲ ਠੀਕ ਸੁੱਝਦਾ ਹੈ।

ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਜ਼ੱਫ਼ਰ ਬਾਈ ਸਾਲ ਗੱਦੀ ਤੇ ਰਹੇ ਸਨ ਜੋ ੧੫੦੫ ਵਿਚ ਗੱਦੀ ਤੇ ਬੈਠੇ। ਉਸ ਤੋਂ ਪਹਿਲੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਅਤਾਉੱਲਾ ੧੧ ਸਾਲ ਗੱਦੀ ਪਰ ਰਹੇ ੧੪੯੪ ਵਿਚ ਗੱਦੀ ਪਰ ਬੈਠੇ ਜਦ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਪਚੀਆਂ ਵਰ੍ਹੇ ਦੀ ਉਮਰ ਦੇ ਸਨ; ਉਸ ਤੋਂ ਵੀ ਪਹਿਲੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਅਹਮਦ, ਪਿਤਾ ਸ਼ੇਖ਼ ਅਤਾ ਉੱਲਾ ਦਾ ੨੨ ਸਾਲ ਗੱਦੀ ਪਰ ਰਿਹਾ, ਜੋ ਸਮਾਂ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਦੇ ਜਨਮ ਤੋਂ ਤਿੰਨ ਵਰ੍ਹੇ ਪਹਿਲੇ ਸੁੱਝਦਾ ਹੈ।

ਹੁਣ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦਾ ਹਾਲ ਜਵਾਹਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ ਵਿਚੋਂ:-

میں نے اپنے والد بزرگوار سے سنا کہ شیخ ابراہیم پسر اور خلیفہ شیخ محمد کے ہیں۔ بڑے نامدار اور مشائخ کبار اور صاحب اعتبار تھے اور ریاضت و مشقت میں مصروف تھے۔ .... اور آپ کے مرید صاحب ولایت اور کرامات تھے۔ آنحضرت کے حالات بہت مشہور رکھتے ہیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ حضرت ضیاء الطریقت قطب العالم شیخ محمد* بن شیخ ابراہیم چشتی صاحب سجادہ حضرت گنج شکر کے ایک رات ایک چور گھر میں شیخ ابراہیم بن شیخ محمد کے آیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نابینا ہو گیا۔ اور کوئی چیز گھر سے باہر نہ جا سکتا تھا۔ جب شیخ نماز تہجد کو اٹھے۔ خادمہ سے فرمایا کہ پانی وضو کی خاطر لاؤ۔ خادمہ حسب الحکم گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ چور اندھا ہوا کھڑا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر روشنی آنکھوں کی پاؤں پھر چوری نہ کروں گا۔ اور دستگیر ہوں گا۔ یہ خبر شیخ کے کانوں میں پہنچی۔ فی الحال وضو کیا۔ اور دوگانہ ادا کیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر درگاہ عزوجل میں دعا کی۔ کہ الٰہی یا دستگیر یہ چور بینا ہو جائے۔ خدا کے حکم سے چور بینا ہو گیا۔ اور مسلمان ہوا اور بہت مدت خدمت میں رہا۔ اور ایک صاحب حال سے ہوا†۔

اور نیز فرمایا کہ ایک سوداگر آیا۔ اور ایک گھوڑا اپنا نذر گذرانا۔ بعد مدت کے سوال کیا کہ وہ گھوڑا مجھ کو بخشیے۔ یا اپنی کرامت دکھلائیے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ ہم کچھ کرامت نہیں جانتے۔ کیا کہتا ہے بہتر ہے کہ اس بات سے واپس آ۔ ہرچند شیخ نے منع کیا۔ وہ اپنے کہنے سے باز نہ آیا۔ آخر الامر حضرت شیخ نے ہاتھ پکڑا۔ اور جماعت خانہ میں لے گئے۔ اور فرمایا آؤ اپنی کرامت تجھ کو دکھلا دوں۔ ہنوز یہ بات شیخ کی زبان سے پوری نہ ہونے پائی تھی۔ کہ سوداگر کے تمام بدن میں آگ لگ گئی۔ ہرچند خوشامد کی کچھ نہ ہوا اور مر گیا۔

اگر کبھی امساک باراں ہوتا حضرت شیخ کلاہ کو سر سے اتارتے اور ہاتھ میں پکڑ لیتے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اطراف و جوانب

---

* ਮਤਨ ਵਿਚ ਮੁਜ਼ੱਫ਼ਰ ਭੁੱਲ ਜਾਪਦੀ ਹੈ। ਏਹ ਕਿਤਾਬ ਦਾ ਲਿਖਣਾ ਸ਼ਾਹਜਹਾਨ ਦੇ ਵੇਲੇ ਮਿਲਦਾ ਹੈ।

† ਰਾਹ = ਰਹਜ਼ਨੀ, ਚੋਰੀ

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

جن میں لکھا ہے جب وقت شیخ کا آ گیا - جانشینی سجادہ کی بیٹے ... شیخ ابراہیم ...
... اور شیخ ... کا ... +

ਏਸ ਲਿਖਾਰਨ ਵਿਚ ਜਾਂ ਕਿਤੇ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਮਿਲਨ ਦਾ ਜ਼ਿਕਰ ਆਉਂਦਾ ਹੈ, ਤਾਂ ਉਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਜਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਸਾਨੀ ਲਿਖਿਆ ਹੈ। ਜੋ ਉਪਮਾ ਕੀਤੀ ਹੈ, ਉਹ ਲਿਖੀ ਜੀ ਸੋਹਣੀ ਉਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਹੋਰ ਸਾਰੇ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨਾਂ ਦੀ ਕੀਤੀ ਹੈ। ਅਸਲ ਵਿਚ ਇਨ੍ਹਾਂ ਪੀਰਾਂ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨਾਂ ਵਿਚ ਵਡੇ ਔਰ ਪਕੇ ਸਿਖ, ਇਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਸ਼ੇਖ਼ ਅਲਾਉ-ਦੀਨ ਜਾਂ ਅਲਾਉ-ਹੱਕ ਮੌਜ ਦਰਿਆ ਸੀ, ਜਿਸਦੀ ਸੁਲਤਾਨ ਮੁਹੰਮਦ ਤੁਗ਼ਲਕ ਬੜੀ ਇੱਜ਼ਤ ਕਰਦਾ ਸੀ। ਏਸਦੇ ਤੋਰ ਪੀਰ ਸ਼ੇਖ਼ ਰੁਕਨ-ਉਦ-ਦੀਨ ਪੁਤ੍ਰ ਸ਼ੇਖ਼ ਬਹਾਉ-ਦੀਨ ਜ਼ਕਰੀਆ ਮੁਲਤਾਨ ਦੀ ਬੜੀ ਸਤਕਾਰ ਸਨ ਕਰਦੇ ਸਨ। ਕਈ ਕਰਾਮਾਤਾਂ ਭੀ ਏਨ੍ਹਾਂ ਦੀਆਂ ਲਿਖੀਆਂ ਹਨ।

ਸ਼ੇਖ਼ ~~...~~ ਅਤਾ-ਉੱਲਾ ਤੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ (ਪਹਿਲਾ) ਭੀ ਵਡੇ ਪੀਰਾਂ ਵਿਚੋਂ ਗਿਣੇ ਜਾਂਦੇ ਹਨ, ਪਰ ਸ਼ੇਖ਼ ਤਾਜ-ਉਦ-ਦੀਨ ਏਨ੍ਹਾਂ ਸਭ ਨਾਲੋਂ ਵਧਕੇ। ਇਹ ਅਕਬਰ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਦੇ ਸਮਿਆਂ ਵਿਚ ਹੋਏ ਹਨ ਅਤੇ ਅਕਬਰ ਨੇ ਇਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਜ਼ਿਆਰਤ ਨੂੰ ਭੀ ਆਇਆ। ~~ਇਹ ਸਿੱਧੇ ...~~ ~~ਸੋਕ~~ ਲਿਖਤਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਬਹੁਤ ਸਾਰੇ ਨਾਮ ਸਨ, ਏਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਤਾਜ-ਦੀਨ ਦੇ ਭੀ ਇਕੀਸ ਨਾਮ ਗਿਣੇ ਹਨ, ਜੋ ਹੋਰ ਕਿਸੇ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਬਾਬਤ ਨਹੀਂ ਕੀਤਾ।

[F.N. ~~ਸ਼ੇਖ਼~~ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਇਕ ਪੋਤੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਮੁਹੰਮਦ ਉਰਫ਼ ਮਲਨ ਸ਼ਹੀਦ ਦੀ ਔਲਾਦ ਦਾ ਜ਼ਿਕਰ ਕਰਦਿਆਂ, ਇਕ ਸ਼ੇਖ਼ ਬਹਾਦਤ ਦਾ ਭੀ ਨਾਮ ਲਿਆ ਹੈ, ਜਿਸ ਨਾਲ ਸਜਾਦਾ ਫ਼ਕੀਰੀ ਦੇ ਕਰਕੇ ਭੀ ਇਕ ਵਡੀ ਦਿਲਾਸੀ ਹੋਈ ਸੀ। ਲੋੜੀਆ ਇਹ ਗਲ ਜਹਾਂਗੀਰ ਦੇ ਸਮੇਂ ਦੇ ਕੋਲਦੀ ਦੀ ਹੈ।]

ਦੀਵਾਨ ਪਹਿਲੇ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨੂੰ ਦੂਜੇ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨਾਲ, ਜੋ ਜਹਾਂਗੀਰ ਦੇ ਵੇਲੇ ਹੋਏ ਮਿਲਾ ਦੇਂਦੇ ਹਨ। ਇਹ ਸਨ ੧੦੧੮ ਹਿਜਰੀ ਮਹੀਨਾ ਜ਼ਿਲਹੱਜ (ਮਾਰਚ ੧੬੧੦) ਤੋਂ ਮੁਹੱਰਮ ੧੦੨੪ ਹਿ: (ਫ਼ਰਵਰੀ ੧੬੧੫) ਤਕ ਸੱਤ ਪੰਜ ਸਾਲ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਰਹੇ ਜਿਸਤਕਾਂ ਕਿ ਉਪਰ ਦਸ ਆਏ ਹਾਂ। ਇਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਹਾਲ ਦੀ ਕੋਈ ਖ਼ਾਸ ਗਲ ਦੱਸਣ ਵਾਲੀ ਨਹੀਂ।

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

II– ਗੋਸ਼ਟ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨਾਲ॥

ਉਪਰ ਅਸੀ ਦਸ ਚੁਕੇ ਹਾਂ ਕਿ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਪਾਕਪਟਨ ਨੂੰ ਸਨ ੧੫੩੧ ਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਮਿਲ ਤਾਂ ਸਕਦੇ ਸੀ ਅਤੇ (ਸ਼ੇਖ਼ ਦੇ ਗੱਦੀ ਤੇ ਬੈਠਣ ਪਿਛੋਂ) ਜੇ ਮਿਲੇ ਹਨ ਤਾਂ ਸਨ ੧੫੩੨ ਜਾਂ ੧੫੩੩ ਵਿਚ ਮਿਲੇ ਹੋਣਗੇ। 'ਜਵਾਹਿਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ' ਵਿਚ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਮਿਲਨ ਦਾ ਕੋਈ ਜ਼ਿਕਰ ਨਹੀਂ, ਅਤੇ ਨਾ ਅਸੀ ਉਮੀਦ ਰਖ ਸਕਦੇ ਹਾਂ, ਇਕ ਫ਼ਕੀਰ ਦਾ ਆਕੇ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਨੂੰ ਮਿਲਨਾ ਕੋਈ ਅਜਿਹਾ ਵਡਾ ਵਾਕਿਆ ਨਹੀਂ ਸੀ ਜੋ ਉਸ ਕਿਤਾਬ ਦਾ ਕਰਤਾ ਲਿਖਣਾ ਜ਼ਰੂਰੀ ਸਮਝਦਾ, ਅਤੇ ਹਾਲਾਂ ਭੀ ਉਸ ਹਾਲਤ ਵਿਚ ਜਦ ਕਿ ਪਾਕਪਟਨ ਦੇ ਫ਼ਕੀਰਾਂ ਵਿਚ ਇਸ ਗਲ ਬਾਬਤ ਕੋਈ ਰਵਾਇਤ ਰਹੀ ਆਈ ਹੁੰਦੀ ਅਤੇ ਓਹ ਰਵਾਇਤ 'ਜਵਾਹਿਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ' ਦੇ ਕਰਤਾ ਨੂੰ ਦਸੀ ਜਾਂਦੀ। ਇਹ ਗਲ ਹੋਈ ਨਹੀਂ, ਨਾ ਪਾਕਪਟਨ ਵਾਸੀਆਂ ਵਿਚ ਕੋਈ ਏਸ ਤਰਾਂ ਦੀ ਰਵਾਇਤ ਸੀ, ਓਹਨਾਂ ਲਈ ਬਾਬਾ ਨਾਨਕ ਦਾ ਓਥੇ ਜਾਕੇ ਮਿਲਨਾ ਇਕ ਮਾਮੂਲੀ ਗਲ ਸੀ। ਪਰ ਸਿਖਾਂ ਅੰਦਰ ਰਵਾਇਤ ਹੈ, ਜਿਸ ਨੂੰ ਬੇ ਬੁਨਿਆਦ ਮੰਨਣ ਦੀ ਸਾਡੇ ਪਾਸ ਕੋਈ ਵਜਾ ਨਹੀਂ। ਜੇਕਰ ਤਾਂ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਦਾ ਨਾਮ ਗਲਤ ਹੁੰਦਾ, ਤਾਂ ਸ਼ੱਕ ਕਰਨ ਦੀ ਵਜਾ ਹੁੰਦੀ; ਪਰ ਉਸਦੇ ਉਲਟ ਠੀਕ ਨਾਮ ਦਾ ਹੋਣਾ, (ਅਤੇ ਏਸ ਮੌਕੇ ਦਾ ਹੋਰ ਸਜਾਦਾ ਨੂੰ ਫ਼ਰਕ ਪੈਂਦਾ) ਇਸ ਗਲ ਦਾ ਸਬੂਤ ਹੈ ਕਿ ਇਹ ਗਲ ਤਾਰੀਖ਼ੀ ਹੈ, ਅਤੇ ਇਹ ਕਿਸੇ ਸਿਖ ਦੇ ਮਨ ਦਾ ਘੜਤ ਰੂਪ ਨਹੀਂ। ਤਾਂਤੇ ਅਸੀ ਮੰਨਦੇ ਹਾਂ ਕੇ ਕਿ ~~[illegible]~~ ਗੁਰੂ ਬਾਬਾ ਪਟਨ ਗਏ ਅਤੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਨੂੰ ਮਿਲੇ॥

ਬਾਕੀ ਰਹੀ ਇਹ ਗਲ ਕਿ ਏਸ ਮੁਲਾਕਾਤ ਦੇ ਮੌਕੇ ਕਿਆ ਕੁਝ ਹੋਇਆ ਕੀਤਾ? ਗੁਰੂ ਬਾਬਾ ਏਹਨਾਂ ਥਾਵਾਂ ਤੇ ਕੇਵਲ ਧਰਮ ਪ੍ਰਚਾਰ ਵਾਸਤੇ ਹੀ ਜਾਂਦੇ ਸਨ। ਸਾਡੀਆਂ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਵਿਚ ਭੀ ਖ਼ਾਲੀ 'ਗੋਸ਼ਟ' ਹੋਈ ਦਸੀ ਹੈ; ਹੋਰ ਕੋਈ ਕਰਾਮਾਤ ਵਾਲੀ ਗਲ ਹੋਈ ਨਹੀਂ ਦਸੀ। ਤਾਂਤੇ ਸਾਡਾ ਮਜ਼ਮੂਨ ਹੋਰ ਭੀ ਸੌਖਾ ਬਣ ਗਿਆ। ਹੁਣ ਇਹ 'ਗੋਸ਼ਟ' ਤਿੰਨਾਂ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਵਿਚ ਤਿੰਨ ਅਡੋ ਅਡ ਵਰਨਨ ਕੀਤੇ ਹਨ। 'ਪੁਰਾਤਨ' ਅਤੇ 'ਬਾਲੇ ਵਾਲੀ' ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਵਿਚ ਤਾਂ ਕੋਈ ਪੰਜ ਜਾਂ ਛੇ ਸਫ਼ੇ ਹੀ ਲਏ ਹਨ, ਪਰ 'ਮਨੀ ਸਿੰਘ' ਵਾਲੀ ਵਿਚ ਏਸੇ ਨੂੰ ਖਿਚ ਖਿਚਾਕੇ ਤ੍ਰੀਹ ਸਫ਼ੇ ਭਰ ਦਿਤੇ ਹਨ, ਜਿਸ ਵਿਚ ਕਿਤੇ ਪੁਰਾਣਾਂ ਦੇ ਕਿਸੇ, ਕਿਤੇ ਆਸਾ ਦੀ ਵਾਰ ਦਾ ਪ੍ਰਮਾਣ ਤੇ ਦਲੀਲਾਂ ਦੀ ਭਰਤੀ ਭਰੀ ਹੈ, ਅਤੇ ਇਹ ਭੀ ਦਸਿਆ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬੇ ਦੀ ਉਮਰ ਓਸ ਵੇਲੇ ਅਠਾਂ ਵਰਿਆਂ ਦੀ ਸੀ, ਜਦੋਂ ਪਟਨ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਜ਼ਿਆਰਤ ਨੂੰ ਜਾਂਦੇ ਸਨ, ਮਰਦਾਨੇ* ਨੇ ਵੀ ਜਾਣ ਦੀ ਚਾਹ ਦਸੀ, ਪੇ ਬਾਬੇ ਕਿਹਾ ਮੀਟ ਅਖੀਂ, ਜਦ ਅਖਾਂ ਖੋਲੀਆਂ ਤਾਂ ਪਟਨ ਬੈਠੇ ਸਨ। ਜਦੀ ਕੀਤੀ ਗੋਸ਼ਟ ਹੋਕੇ ਬਾਬੇ ਕਿਹਾ ਮਰਦਾਨੇ ਨੂੰ ਮੀਟ ਅਖੀਂ, ਜਾਂ ਅਖਾਂ ਖੋਲੀਆਂ ਤਾਂ ਫੇਰ ਤਲਵੰਡੀ ਬੈਠੇ ਸਨ, ਜਿਥੋਂ ਪਟਨ ਗਏ ਸਨ। ਸੋ ਅਜਿਹੇ ਫ਼ਜ਼ੂਲ ਲੇਖ ਨੂੰ ਅਸੀ ਵਿਚਾਰ ਵਿਚੋਂ ਛਡ ਦੇਂਦੇ ਹਾਂ।

~~[illegible]~~ 'ਪੁਰਾਤਨ' ਅਤੇ 'ਬਾਲੇ ਵਾਲੀ' ਇਹਨਾਂ ਦੋਹਾਂ ਦੇ ਵਰਨਨ ਆਪੋ ਵਿਚ ਬਹੁਤ ਕੁਝ ਮਿਲਦੇ ਹਨ ਅਤੇ ਕ੍ਰੀਬ ਕ੍ਰੀਬ ਇਕੋ ਜਿਹੇ ਹੋਏ ਹਨ। 'ਬਾਲੇ ਵਾਲੀ' ਵਿਚ ਤਿੰਨ ਸਲੋਕ ਜਾਂ ਪਦੇ 'ਪੁਰਾਤਨ' ਨਾਲੋਂ ਵਧੀਕ ਦਿਤੇ ਹਨ, ਅਤੇ ਕੋਈ ਤਰਤੀਬ ਦਾ ਫ਼ਰਕ

* ਮਰਦਾਨਾ ਬਾਬੇ ਨਾਲੋਂ ਕਈ ਵਰ੍ਹੇ ਵਡਾ ਸੀ।

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

ਹੈ। ਏਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ 'ਪ੍ਰਾਤਨ' ਵਿਚ ਕਈ ਸ਼ਲੋਕ ਤੇ ~~ਅ~~ ਇਕ ਪਉੜੀ ਆਸਾ ਦੀ ਵਾਰ ਵਿਚੋਂ 'ਮਾਜੇਵਾਲੀ' ਨਾਲੋਂ ਵਧੀਕ ਦਿਤੀ ਹੈ। ਸੋ ਪ੍ਰਤੱਖ ਹੈ ਕਿ ਭਾਵੇਂ ਇਹਨਾਂ ਦੋਹਾਂ ਨੇ ਆਪਣਾ ਮਜ਼ਮੂਨ ਕਿਸੇ ਸਾਂਝੇ ਘਾਟੋਂ ਹੈ, ਪਰ ਉਸ ਵਿਚ ਥੋੜੇ ਬਹੁਤ ਫੇਰ ਬਦਲ ਕਰ ਲਏ ਗਏ ਹਨ। 'ਪ੍ਰਾਤਨ' ਤਾਂ ਸਾਫ਼ ਵਿਖਾ ਰਿਹਾ ਹੈ, ਕਿ ਇਸਦਾ ਵਰਣਨ ਸ਼ੇਖ ਸਾਹਿਬ ਨਾਲੋਂ ਪਿਛੇਰਾ ਹੈ ਕਿਉਂਕਿ ਰਾਗ, ਮਹਲਾ, ਅਤੇ ਸ਼ਲੋਕਾਂ ਸ਼ਬਦਾਂ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਸ਼ੇਖ ਸਾਹਿਬ ਵਾਲੇ ਅੰਕ ਦਿਤੇ ਹਨ। ਦੋ ਤੀਸਰੇ ਗੁਰੂ ਦੇ ਸ਼ਲੋਕ ਪਹਿਲੇ ਗੁਰੂ ਦੇ ਨਾਮ ਪੁਰ ਦਿਤੇ ਹਨ ਅਤੇ ਏਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਇਕ ਸ਼ਲੋਕ ਦੂਜੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ਦਾ ~~[illegible]~~ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਦਾ ਕਰਕੇ ਦਿੱਤਾ ਹੈ, ਅਤੇ ਇਹ ਸ਼ਲੋਕ ਗੋਸ਼ਟ ਦੇਣੇ ਮੰਜ਼ੂਰ ਨਹੀਂ ਹੋ ਸਕਦੇ।

'ਮਾਜੇਵਾਲੀ' ਵਿਚ ਦਿਤੇ ਵਰਣਨ ਅੰਦਰ ਲਫ਼ਜ਼ 'ਮਹਲਾ' ਨਹੀਂ ਆਇਆ। ਤੀਜੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ਦੇ ਦੋ ਸ਼ਲੋਕ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਦੇ ਕਰਕੇ ਦਿਤੇ ਹਨ, ਜਿਵੇਂ 'ਪ੍ਰਾਤਨ' ਵਿਚ। ਪਰ ਇਸ ਵਿਚ ਕੋਈ ਸਬੂਤ ~~ਇਸ~~ ਇਹ ਗੱਲ (ਨਿਸਚੇ) ਸਿਧ ਕਰਨ ਵਾਲਾ ਨਹੀਂ ਕਿ ਇਹ ਵਰਣਨ ਸ਼ੇਖ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਪਿਛੋਂ ਦਾ ਹੈ। ਅੰਤ ਅਸੀਂ ਇਹ ਸਿੱਟਾ ਕੱਢ ਸਕਦੇ ਹਾਂ ਕਿ ਇਹ ~~ਵੇਰ~~ ਵਰਣਨ ਤੀਸਰੇ ਗੁਰੂ ਦੇ ਵੇਲੇ ਜਾਂ ਉਸਤੋਂ ਪਿਛੋਂ ਪਰ ਸ਼ੇਖ ਸਾਹਿਬ ਤੋਂ ਪਹਿਲੇ ਲਿਖਿਆ ਗਿਆ। ਸ਼ਲੋਕਾਂ ਤੇ ਬਾਣੀਆਂ ਦੇ ਪਿਛੇ ਜੋ ਅੰਕ ਦਿਤੇ ਹਨ, ਉਹ ਸ਼ੇਖ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਨਹੀਂ, (ਪ੍ਰਾਤਨ ਵਾਲੇ) ਅਵੇਸਲੀ ~~[illegible]~~ ਨਕਲ ਦੀ ~~[illegible]~~ ਵਧੀਕ ਪ੍ਰਗਟੀ ਹੈ। ਸੋ ਸਿਧ ਹੋਇਆ ਕਿ 'ਮਾਜੇਵਾਲੀ' ਵਿਚ ਜਿਹੜਾ ਰੂਪ ਇਹ ਗੋਸ਼ਟ ਦਿਤੀ ਗਈ ਹੈ, ਉਹ ਅਸਲ ਮੁਢਲੀ ਗੋਸ਼ਟ ਦੀ (ਪੁਰਾਣੀ ਦਾ ਰੂਪ ਦੇ) ~~ਪੋਥੀ ਦੀ [illegible] ਨਹੀਂ ਤਾਂ [illegible]~~ ਬਹੁਤ ਨੇੜੇ ਹੈ, ਅਤੇ ਏਸ ਦੀ ਰਾਹੀਂ ਅਸੀਂ ਅਸਲ 'ਪੁਰਾਣੀ' ਨੂੰ ਨਵੇਂ ਸਿਰੇ ਜਿਉਂਦਾ ਕਰ ਸਕਦੇ ਹਾਂ (resuscitate). ਉਹ 'ਪੁਰਾਣੀ' ਇਉਂ ਸੀ:—

ਸਾਖੀ ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ ਨਾਲ ਹੋਈ।

[ਜਾਂ ਕਿਤਨੇਕ ਦਿਨ ਗੁਰੂ ਜੀ ਪੰਜਾਬ ਪ੍ਰਦੇਸ ਵਿਚ ਰਹੇ*, ਤਾਂ ਇਕ ਦਿਨ ਕਹਿਣ ਲਗੇ, ਮਰਦਾਨਾ! ਪਟਣ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ ਵਾਲੇ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਜਗਾ ਉਪਰ ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ ਹੈ ਸੋ ਖੁਦਾਇ ਦਾ ਪਿਆਰਾ ਹੈ ਅਤੇ ਸਾਨੂੰ ਬਹੁਤ ਯਾਦ ਕਰਦਾ ਹੈ, ਅਤੇ ਜੇ ਚਲੀਏ ਤਾਂ ਉਸਦਾ ਦੀਦਾਰ ਕਰ ਆਈਏ ਅਤੇ ਉਸਦੀ ਉਮਰ* ਭੀ ਬਹੁਤ ਹੈ। ਤਾਂ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਜੀ ਪਟਣ ਕੀ ਧਰਤੀ ਗਏ॥]

ਸ੍ਰੀ ਬਾਬਾ ਜੀ ਨਗਰ ਦੇ ਬਾਹਰ ਪਟਣ ਦੇ ਬਾਹਰ ਕੋਹਾਂ ਤਿਹੁੰ ਉਪਰ (ਪਟਣ ਤੇ ਕੋਹ ਤ੍ਰਿਹੁ ਉਪਰਿ ਸੀ) ਜਾਇ ਬੈਠੇ। ਜਦੋਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਦੇ ਵੇਲੇ ਧੀਰਜ ਮਰਦ ਖਾਨੇ ਦੀਆਂ ਲਕੜੀਆਂ (ਲੈਣਿਆ ਗਏ) ਕਮਾਲ ~~[illegible]~~ ਗਿਆ, ਜਾਂ ਦੇਖੇ ਤਾਂ (ਅੱਗੇ ਕੀਰਤਨ ਬਾਬਾ ਅਤੇ ਮਰਦਾਨਾ ਕਰਦੇ ਹੈਨ) ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਜੀ ਬੈਠੇ ਹਨ। ਤਾਂ ਮਰਦਾਨੇ ਰਬਾਬ ਵਜਾਇਆ, (ਸਬਦੁ ਗਾਵਿਹ ਨਾਨਕ। ਸਲੋਕ ਦਿਤਾ ਸੁ) ~~ਅਤੇ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਜੀ ਸ਼ਬਦ ਉਚਾਰਿਆ ਰਾਗੁ ਆਸਾ ਵਿਚ:—~~

---

* ਸਿਖ ਤਵਾਰੀਖ ਤੋਂ ਆਏ ਦੇਸਾਂਤਰਾਂ ਤਲਵੰਡੀ ਪਰਤਣ ਸਮੇਤ।
* ਇਹ ਠੀਕ ਹੈ, ਸਨ ੧੫੩੪ ਦੇ ਕਰੀਬ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬ੍ਰਾਹੀਮ ਸਜਾਦਾ ਨਸ਼ੀਨ ਬਣੇ ਅਤੇ ਪਹਿਲੇ ਜੀਉਂਦੇ ਰਹੀ ਉਮਰ ਵਿਚ ਗਏ ਸੀ

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

"ਆਪੇ ਪਟੀ ਕਲਮ, ਆਪ ਉਪਰਿ ਲੇਖ ਭੀ ਤੂੰ।
ਇਕੋ ਕਹੀਐ ਨਾਨਕਾ ਦੂਜਾ ਕਾਹੇ ਕੂੰ॥"

ਅਰਜ਼ ਕੀਤੀਆਸੁ

ਜਬ ਇਹ ਸ਼ਲੋਕ ਕਲਾਲ ਨੇ ਸੁਣਿਆ, ਤਾਂ ਫਕੀਰਾਂ ਨੂੰ ਛੋੜ, ਆਇ ਕਰ ~~ਕਹਿਆ~~,
'ਜੀਓ ~~ਤੇ ਸੰਤ ਜੀ~~! ਇਸ ਰਬਾਬੀ ਕਉ ਹੁਕਮੁ ਕੀਜੈ ਜੀ ਕਿ ਇਹ ਬੈਤੁ ਤੂੰ ਫਿਰਿ ਆਖੇ।'
ਤਾਂ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਜੀ ਮਰਦਾਨੇ ਨੂੰ ਹੁਕਮੁ ਕੀਤਾ, ਭਾਈ ਇਹ ਸ਼ਲੋਕ ਤੂੰ ਫਿਰਿ ਦੇਹ।
ਤਾਂ ਮਰਦਾਨੇ ਫਿਰਿ ਸ਼ਲੋਕ ਦਿਤਾ। ਕਲਾਲ ਨੇ ਸਿਖ
ਲਇਆ। ਜੋ ਕਛ ਫਕੀਰਾਂ ਕਹੀਆਂ ਸੀਆਂ ਸੋਇ ਲਿਖਿ ਕਰਿ ਸਲਾਮੁ ਕੀਤੋਸੁ।
ਪੜ੍ਹਿ ਆਇਆ, ਫਕੀਰਾਂ ਸਣੇ ਕਰਿ ਜਾਇ ਆਪਣੇ ਪੀਰ ਕਉ ਸਲਾਮੁ
ਕੀਤੀਆਸੁ ਤਾਂ ਆਖਿਆਸੁ 'ਪੀਰ ਸਲਾਮਤਿ! ਮੈਨੂੰ ਏਕੁ ਖੁਦਾਇ ਦਾ ਪਿਆਰਾ
ਮਿਲਿਆ ਹੈ'। ਤਾਂ ਪੀਰ ਕਹਿਆ 'ਕਲਾਲ! ਕਿਥੋਂ ਮਿਲਿਓ?' ਤਾਂ ਕਲਾਲਿ ਕਹਿਆ
'ਪੀਰ ਸਲਾਮਤਿ! ਮੈਂ ਫਕੀਰਾਂ ਕੂਜਹਿ ਗਇਆ ਥਾ, ਉਸਦੇ ਨਾਲਿ ਇਕ
ਰਬਾਬੀ ਹੈ, ਅਤੇ ਨਾਉ ਨਾਨਕ ਹੈਸੁ ਆਪਣੇ ਸ਼ਲੋਕ ਆਖਦਾ ਹੈ। ਤਬ ਪੀਰ
ਆਖਿਆ 'ਭਲਾ! ਕੋਈ ਤੂੰ ਭੀ ਬੈਤ ਸਿਖਿਆ?' ਤਬ ਕਲਾਲਿ ਆਖਿਆ,
'ਜੀਉ ਪੀਰ ਸਲਾਮਤਿ! ਇਕੁ ਬੈਤ ਮੈਨੂੰ ਭੀ ਯਾਦ ਥੀਆ ਹੈ'। ਪੀਰ ਆਖਿਆ
'ਆਖਿ ਡੇਖਾਂ ਕਿਵੇਹਾ ਹੈ'। ਤਾਂ ਕਲਾਲ ਆਖਿਆ 'ਜੀ! ਓਹ ਆਖਦਾ ਹੈ ਜੋ,

ਆਪੇ ਪਟੀ ਕਲਮ ਆਪਿ ਉਪਰ ਲੇਖ ਭੀ ਤੂੰ।
ਏਕੋ ਕਹੀਐ ਨਾਨਕਾ ਦੂਜਾ ਕਾਹੇ ਕੂੰ॥

ਤਾਂ ਪੀਰ ਆਖਿਆ 'ਭਲਾ! ਕਿਛੁ ਸਮਝਿਓ ਕਿ ਨਾ, ਇਸ ਬੈਤ ਦਾ ਬਿਆਨੁ?'
ਤਾਂ ਕਲਾਲ ਆਖਿਆ, 'ਜੀ! ਮੈਨੂੰ ਸਮਝ ਕਛ ਨ ਹੈ'। ਤਾਂ ਪੀਰ ਆਖਿਆ, 'ਭਲਾ!
ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਆਖਿਆ ਹੋਇਆ ਇਹੁ ਬੈਤ ਹੈ ਤਿਸਦਾ ਦੀਦਾਰ ਦੇਖਾਂ ਜਾ, ਓਹ
ਖੁਦਾਇ ਦਾ ਫਕੀਰ ਹੈ। ਮੈਨੂੰ ਭੀ ਲੈ ਚਲੁ, ਉਸ ਥੀ ਖੁਦਾਇ ਦੀਆਂ ਗਲਾਂ ਪੁਛਾਂ
ਜਾਂ।' ਤਬ ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ ਸਪਦਾਸਹਿ ਹੋਇ ਚਲਿਆ, ਕਲਾਲੁ ਨਾਲਿ ਲੀਤਾ।
ਆਂਵਦਾ ਆਂਵਦਾ ਕੋਲ ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਉਪਰਿ ਆਇਆ। ਜਾਂ ਦੇਖੈ ਤਾਂ ਬਾਬਾ ਬੈਠਾ ਆਹਾ।
ਤਬ ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ ਜਾਇ ਖੜਾ ਹੋਆ, ਆਖਿਓਸੁ, 'ਨਾਨਕ! ਸਲਾਮਾ ਲੇਕਮ'।
ਤਬ ਗੁਰੂ ਬਾਬੈ ਨਾਨਕ ਕਹਿਆ, 'ਅਲੇਖਮ ਸਲਾਮ, ਪੀਰ ਜੀ ਸਲਾਮਤਿ!
ਆਈਐ, ਖੁਦਾਇ ਆਪਣਾ ਮਿਹਰਵਾਨੁ ਹੋਆ, ਤੁਸਾਡਾ ਦੀਦਾਰੁ ਪਾਇਆ। ਤਬ
ਇਹੇ ਓਹੇ ਦਸਤਗੀਰੀ ਕਰਿ ਬਹਿ ਗਏ। ਤਬ ਪੀਰ ਪੁਛਣਾ ਕੀਤੀ, 'ਹੇ ਨਾਨਕ!
ਤੇਰਾ ਇਕੁ ਬੈਤੁ ਸੁਣਿ ਕਰਿ ਹੈਰਾਨੁ ਹੋਆ ਹਾਂ, ਅਸਾਂ ਆਖਿਆਂ, ਜਿਸੁ ਇਹੁ
ਬੈਤ ਆਖਿਆ ਹੈ ਤਿਸਦਾ ਦੀਦਾਰ ਦੇਖਾਂ ਜਾਂ' ਤਾਂ ਬਾਬੇ ਆਖਿਆ, 'ਜੀਓ! ਸਾਨੂੰ
ਨਿਹਾਲੁ ਹੋਈ ਹੈ, ਜੋ ਤੁਸਾਡਾ ਦੀਦਾਰੁ ਪਾਇਆ'। ਤਬ ਪੀਰ ਕਹਿਆ, 'ਨਾਨਕ!
ਇਸ ਬੈਤੁ ਦਾ ਬਿਆਨੁ ਦੇਹਿ, ਤੂੰ ਜੋ ਆਖਦਾ ਹੈਂ, 'ਇਕ ਹੈ ਨਾਨਕਾ ਦੂਜਾ ਕਾਹੇ ਕੂੰ?'
ਪਰ ਏਕੁ ਸਾਹਿਬੁ ਹੈ ਦੂਇ ਹਰਿ ਦਰੀਂ। ਦੋਜਕੁ ਪੇਈ ਤੇ ਬਿਹਸ਼ਤੁ ਵਲੀ?'
ਤੂੰ ਆਖਦਾ ਹੈਂ ਇਕੋ ਹੈ ਇਕੋ ਇਕੁ ਹੈ, ਪਰ ਹਿੰਦੂ ਆਖਦੇ ਹਨਿ, ਜੋ ਅਸਾਂ
ਇਹੁ ਸੁਣੀ ਹੈ, ਅਤੇ ਮੁਸਲਮਾਨ ਆਖਦੇ ਹਨਿ ਜੋ ਅਸਾਂ ਭੀ ਇਹੁ ਸੁਣੀ ਹੈ।

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਆਖ ਦੇਖਾਂ ਕਿਸੁ ਬਿਧਿ ਸਤੀ ਰਹੇ ਨਾਰਿ ਅਰੁ ਕਿਸੁ ਬਿਧਿ ਅਨੁਮਤੀ ਰਹੇ ਨਾਰਿ?
ਤਬ ਬਾਬੇ ਨਾਨਕ ਕਹਿਆ, ~~'ਜੀ! ਇਕੋ ਸਾਹਿਬ ਇਕੋ ਸੇਜ। ਇਕੋ ਸੇਜ ਤੇ ਦੂਜਾ ਕਉਣ~~
ਜੀ! 'ਇਕੋ ਸਾਹਿਬ ਤੇ ਇਕੋ ਨਾਰਿ। ਇਕੋ ਸੇਵਾ, ਦੂਜੇ ਰੱਦ॥

*ਦੂਜਾ ਕਾਹੇ ਸਿਮਰੀਐ ਜੰਮੇ ਤੇ ਮਰ ਜਾਇ।
ਏਕੋ ਸਿਮਰੀਐ ਨਾਨਕਾ ਜਲ ਥਲ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ॥'

ਜਬ ਇਹ ਸਲੋਕੁ ਬਾਬੇ ਦਿਤਾ, ਤਬ ਪੀਰ ਪੁਛਣਾ ਕੀਤੀ:—

×ਪਾੜਿ ਪਟੋਲਾ ਧਜ ਕਰੀ ਕੰਬਲੜੀ ਪਹਿਰੇਉ।
ਜਿਨੀ ਵੇਸੀ ਸਹੁ ਪਾਈਐ ਸੋਈ ਵੇਸ ਕਰੇਉ॥ ੨॥

ਤਬ ਫਿਰ ਗੁਰੂ ਬਾਬੇ ਜਵਾਬੁ ਦਿੱਤਾ।

†ਕਾਇ ਪਟੋਲਾ ਪਾੜਤੀ ਕੰਬਲੜੀ ਪਹਿਰੇਉ।
ਘਰ ਹੀ ਬੈਠਿਆਂ ਸਹੁ ਪਾਈਐ ਜੇ ਨੀਅਤ ਰਾਸ ਕਰੇਉ॥ ੩॥

○ਘਰ ਹੀ ਮੁੰਧ, ਵਿਦੇਸ ਪਿਰ ਨਾ ਝੂਰੇ ਸੰਮਾਲੇ।
ਮਿਲਦਿਆਂ ਢਿਲ ਨ ਲਗਈ, ਜੇ ਨੀਅਤ ਰਾਸ ਕਰੇਉ॥ ੪॥

ਜਾਂ ਇਹ ਜਵਾਬੁ ਬਾਬੇ ਦਿੱਤਾ ਤਾਂ ਪੀਰ ਪੁਛਣਾ ਕੀਤਾ:—

‡ਤਨ੍ਹੀ ਕੰਤ ਨ ਮਾਣਿਆ ਵੱਡੀ ਥੀ ਮੁਈ ਆਸ।
ਧਨ ਕੂਕੇਂਦੀ ਗੋਰ ਮੇਂ ਤੈਂ ਸਹੁ ਨਾ ਮਿਲਿਆਸੁ॥ ੫॥

ਤਬ ਬਾਬੇ ਜਵਾਬੁ ਦਿਤਾ:—

ਸਾਜਨ ਕਰਣੀ ਸੋਹਣੀ ਕਾਮਣਿ ਸਲੋਨੀ ਰੂਪ।
ਜੇ ਸਹੁ ਤੇ ਦਰਸਿ ਪਿਰ ਸੰਗੁ ਨਾਨਕ ਅਤਗੁਹ ਸੁਹਾਗ ਹੈ॥ [with slight changes in ਗੁਰੂ ਦਾ ਸਲੋਕ ਮ: ੧]

---

‡ ਇਹ ਫ਼ਰੀਦ ਦਾ ਸਲੋਕ ਹੈ:—

ਫ਼ਰੀਦਾ! ਤਨ੍ਹੀ ਕੰਤ ਨ ਮਾਣਿਓ, ਵੱਡੀ ਥੀ ਮੁਈਆਸੁ।
ਧਨ ਕੂਕੇਂਦੀ ਗੋਰ ਮੇਂ ਤੈਂ ਸਹ ਨਾ ਮਿਲਿਆਸੁ॥ ੫੪॥

○ ਇਹ ਸਲੋਕ ਮਹਲਾ ੧ ਦਾ ਹੈ, ਜੋ ਭੋਗਵਾਨੇ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਸਲੋਕਾਂ ਨਾਲ ਨਹੀਂ ਸਲੋਂ — — — ?

ਘਰ ਹੀ ਮੁੰਧਿ ਵਿਦੇਸਿ ਪਿਰੁ ਨਿਤ ਝੂਰੇ ਸੰਮਾਲੇ।
ਮਿਲਦਿਆਂ ਢਿਲ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਨੀਅਤਿ ਰਾਸਿ ਕਰੇ॥ ੧॥

† ਇਹ ਤੀਸਰੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ਦਾ ਸਲੋਕ ਹੈ:—

ਕਾਇ ਪਟੋਲਾ ਪਾੜਤੀ ਕੰਬਲੜੀ ਪਹਿਰੇਇ।
ਨਾਨਕ ਘਰ ਹੀ ਬੈਠਿਆ ਸਹੁ ਮਿਲੈ ਜੇ ਨੀਅਤਿ ਰਾਸਿ ਕਰੇਇ॥ ੧੦੪॥

× ਫ਼ਰੀਦ ਦਾ ਸਲੋਕ ਹੈ:—

ਫ਼ਰੀਦਾ ਪਾੜਿ ਪਟੋਲਾ ਧਜ ਕਰੀ ਕੰਬਲੜੀ ਪਹਿਰੇਉ।
ਜਿਨੀ ਵੇਸੀ ਸਹੁ ਮਿਲੈ ਸੇਈ ਵੇਸ ਕਰੇਉ॥ ੧੦੩॥

* ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਰਾਗ ਗੂਜਰੀ ਵਿਚ ਤੀਜੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ਦਾ ਇਹ ਸਲੋਕ ਹੈ:—

ਸਦਾ ਸਦਾ ਸੋ ਸੇਵੀਐ ਜੋ ਸਭ ਮਹਿ ਰਹੈ ਸਮਾਇ।
ਅਵਰੁ ਦੂਜਾ ਕਿਉ ਸੇਵੀਐ ਜੰਮੈ ਤੈ ਮਰਿ ਜਾਇ॥

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਤਾਂ ਫਿਰਿ ਪੀਰ ਪੁਛਿਆ ਕੀਤਾ:—

*ਕਵਣੁ ਸੁ ਅਖਰੁ, ਕਵਣੁ ਗੁਣੁ, ਕਵਣੁ ਸੁ ਮਣੀਆ ਮੰਤੁ।
ਕਵਣੁ ਸੁ ਵੇਸੋ ਹਉ ਕਰੀ ਜਿਤੁ ਵਸਿ ਆਵੈ ਕੰਤੁ॥੧॥

ਤਾਂ ਫਿਰਿ ਬਾਬੈ ਜਬਾਬੁ ਦਿਤਾ:—

*ਨਿਵਣੁ ਸੁ ਅਖਰੁ, ਖਿਵਣੁ ਗੁਣੁ, ਜਿਹਬਾ ਮਣੀਆਂ ਮੰਤੁ।
ਏ ਤ੍ਰੈ ਭੈਣੇ ਵੇਸ ਕਰ ਤਾਂ ਵਸਿ ਆਵੀ ਕੰਤੁ॥

† ਸੇਵਾ ਕਰਤੈ ਕੰਤ ਕੀ ਕੰਤ ਤਿਸੀ ਕਾ ਹੋਇ।
ਸਭੇ ਸਹੀਆਂ ਛਡਕੇ ਕੰਤ ਤਿਸੀ ਪਹਿ ਹੋਇ॥੧॥

ਜਾਂ ਬਾਬੇ ਇਹ ਜਬਾਬੁ ਦਿਤਾ, ਤਾਂ ਫਿਰਿ ਪੀਰ ਆਖਿਆ 'ਨਾਨਕ! ਮੈਨੂ ਇਕ ਕਾਤੀ ਲੋੜੀਦੀ ਹੈ, ਓਹੁ ਕਾਤੀ ਮੈਨੂ ਦੇਹਿ, ਜਿਸਦਾ ਕੁਠਾ ਆਦਮੀ ਹਲਾਲੁ ਹੋਵੈ। ਇਹ ਜੋ ਕਾਤੀ ਹੈ, ਤਿਸਦੇ ਨਾਲਿ ਜਾਨਵਰੁ ਕੁਹੀਦੇ ਹੈ, ਅਤੇ ਆਦਮੀ ਦੇ ਗਲਿ ਵਗੈ ਤਾਂ ਮੁਰਦਾਰੁ ਹੋਵੈ, ਮੈਨੂੰ ਓਹ ਕਾਤੀ ਦੇਹਿ ਜਿਸਦਾ ਕੁਠਾ ਮਾਸੁ ਹਲਾਲੁ ਹੋਵੈ।' ਤਬ ਬਾਬੇ ਜਬਾਬੁ ਦਿਤਾ, 'ਪੀਰ ਜੀ ਸੁਣੀਐ:—

ੴ ਸਲੋਕ। ਸਚ ਕੀ ਕਾਤੀ ਸਚੁ ਸਭੁ ਸਾਰੁ।
ਘਾੜਤਿ ਤਿਸਕੀ ਅਪਰ ਅਪਾਰ।
ਸਬਦ ਕੀ ਸਾਣ ਲਈ ਟਿਕਾਇ।
ਗੁਣ ਕੀ ਥੇਕੈ ਵਿਚ ਸਮਾਇ।
ਤਿਸਕਾ ਕੁਠਾ ਹੋਵੈ ਸੇਖ।
ਲੋਹੂ ਲਬੁ ਨਿਕਥਾ ਵੇਖ।
ਹੋਇ ਹਲਾਲ ਲਗੈ ਹਕਿ ਜਾਇ।
ਨਾਨਕ ਦਰ ਦੀਦਾਰ ਸਮਾਇ॥੧॥

ਜਾਂ ਇਹ ਕਾਤੀ ਬਾਬੈ ਦਿਤੀ, ਤਾਂ ਪੀਰ ਫਿਰ ਪੁਛਿਆ, ਆਖਿਓਸੁ 'ਦਾਨਾ, ਦਾਨਾ ਖੁਦਾਇ ਸਭੀ ਕਰਦੈ ਜਾਣਦਾ ਹੈ, ਖੁਦਾਇ ਦਾ ਪਿਆਰਾ ਹੈ। ਖੁਦਾਇ ਵਡੀ ਮਿਹਰ ਕੀਤੀ ਹੈ, ਨਾਨਕ ਖੁਦਾਇ ਦੇ ਪਿਆਰਿਆਂ ਕਉ ਪੁਛਣਾ ਜੇ ਗੁਸਤਾਖੀ ਹੈ'। ਤਬ ਬਾਬੇ ਸਲੋਕ* ਦਿਤਾ:—

ਰਖੈ ਕਾਸੈ ਰੋਸਤੀ, ਭੁਖੈ ਸਾਦੈ ਗੰਢ।
ਜਬੇ ਸਾਂਈ ਪਾਸ ਜਿਨੀ ਸਿਦਕ ਉਪਾਏ ਸਉਣ ਪਲੰਘ।
ਭੁਖੇ ਹੋਇ ਖੁਆਰ ਹੋਇ ਢਡ ਪਿਟਣ ਪੀਪ।

---

* ਇਹ ਸਲੋਕ 'ਸਾਖੀ ਵਾਲੀ' ਵਿਚ ਕਬੀ ਤੋਂ ਪਹਿਲੇ ਆਇਆ ਹੈ ਅਤੇ ਏਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਬਿਨਾਂ ਕਿਸੇ ਪਰਵਾਨ ਕੀਤੇ ਗਏ ਦੇ ਜੋ ਆਂਦਾ ਹੈ। ਸਲੋਕ ਸਾਖੀ ਵਾਲੀ ਵਿਚ ਏਥੇ ਸਾਰਾਂ ਨਕਲ ਕੀਤਾ ਹੈ।

ੴ ਰਾਮਕਲੀ ਦੀ ਵਾਰ ਮਹਲਾ ੧—ਸਲੋਕ ੨॥ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਸਾਮੂਲੀ ਫ਼ਰਕ ਹੈ।

† ਇਹ ਦੋ ਤੁਕਾਂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਨਹੀਂ ਹਨ। ਦੂਜੀ ਤੁਕ ਦਾ ਪਾਠ ਏਸ ਤੁਕ ਦੀ ਵਾਲੇ ਵਾਲੀ ਨਾਲ

* ਏਸੇ ਸਲੋਕ ੧੨੮ ਅਤੇ ੧੨੭। ਕੁਝ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਫ਼ਰਕ ਹੈ, ਜਿਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਖਿਵਣੁ ਦੀ ਥਾਂ ਖਿਵਣੁ; ਅਤੇ ਫੇਰ ਦੂਜੇ ਅੰਦਰ ਤੇ ਜਿਨਾਂ ਨੂੰ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਨਹੀਂ, ਨਕਲ ਸਾਖੀ ਵਿਚ ਨਹੀਂ ਹਨ, ਕਿਉਂਕਿ ਇਹ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਤੋਂ ਨਕਲ ਨਹੀਂ ਕੀਤੇ ਗਏ।

ਸਾਖੀ ਵਿਚ ਦਰਸਾਏ ਜਾਂਦੇ ਹੋਰ ਸਲੋਕ ਤੋਰ ਦਿਤਾ ਹੈ:— ਗਰਬੀ ਕੰਤ ਨ ਪਾਈਐ ਕੂੜੇ ਸਭੀ ਸਿਆਣ ਲਿਖ ਹੋਇ॥੨॥

ਤਪੈ ਲੇਸੀ ਨਾਨਕਾ ਵਿਹੁ ਨਾਹੀਂ ਸੁਖ ਸੋਧ। *

ਸ਼ੇਖ ਕਿਹਾ ਨਾਨਕ ਜੀ! ਇਹ ਸਾਹਿਬ ਤਾਂ ਫਲਦਾ ਅਤੇ ਜੀਵ ਲੋਭੀ ਹੈ, ਸਾਹਿਬ ਕਿਉਂਕਰ ਫਲੀਏ। ਤਾਂ ਸ੍ਰੀ ਬਾਬੇ ਜੀ ਸ੍ਰੀ ਰਾਗ ਵਿਚ ਸਬਦ ਉਚਾਰਿਆ:—

ਅਫਲ ਫਲਾਈ ਨਾ ਫਲੈ ਨਹੀਂ ਪਾਉ ਕਦਾਗ ਰਸਾਵੈ।
ਜਿਉਂ ਸਾਹਿਬ ਰਾਖੈ ਤਿਉ ਰਹੈ ਇਸ ਲੋਭੀ ਕਾ ਜੀਉ ਟਲ ਪਲੈ।
ਬਿਨ ਤੇਲ ਦੀਵਾ ਕਿਉਂ ਜਲੈ।
ਕਰ ਚਾਨਣ ਸਾਹਿਬ ਤਉ ਮਿਲੈ।

ਤਾਂ ਸੇਖ ਕਿਹਾ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਬਿਨਾ ਤੇਲ ਦੀਵਾ ਕੈਸੇ ਜਲੇ ਔਰ ਬਿਨ ਦੀਵੇ ਚਾਨਣ ਕੈਸੇ ਹੋਵੇ, ਤਾਂ ਸ੍ਰੀ ਬਾਬੇ ਕਿਹਾ:—

ਕੁਰਾਨ ਕਤੇਬ ਕਮਾਈਐ। ਭਉ ਵਟੀ ਇਤ ਤਨ ਪਾਈਐ।
ਸਚ ਬੂਝਣ ਆਣ ਜਲਾਈਐ। ਬਿਨ ਤੇਲ ਦੀਵਾ ਇਉ ਜਲੈ।
ਕਰ ਚਾਨਣ ਸਾਹਿਬ ਇਉਂ ਮਿਲੈ।

ਤਾਂ ਫਿਰ ਪੀਰ ਕਹਿਆ, 'ਨਾਨਕ! ਇਕ ਖੁਦਾਇ ਦੀ ਵਾਰ ਸੁਣਾਇ, ਅਸਾਨੂੰ ਇਕ ਸਬਬ ਹੈ; ਜੋ ਵਾਰ ਦੂਹ ਬਾਝੂ ਹੋਂਦੀ ਨਾਹੀਂ, ਅਤੇ ਤੂੰ ਇਕੋ ਇਕ ਆਖਦਾ ਹੈਂ, ਏਥਾਂ ਖੁਦਾਇ ਦਾ ਸ਼ਰੀਕ ਤੂੰ ਕਿਹੜਾ ਰਖੀਂਦਾ।' ਤਬ ਬਾਬੇ ਆਖਿਆ, 'ਮਰਦਾਨਿਆ! ਰਬਾਬ ਵਜਾਇ।' ਤਾਂ ਮਰਦਾਨੇ ਰਬਾਬੁ ਵਜਾਇਆ, ~~ਰਾਗੁ ਆਸਾ ਕੀਤਾ, ਬਾਬੇ ਅਨੇਕ ਇਕ, ਅਨੇਕ, ਪਰਿਸਾਰੁ ਪ੍ਰਸਾਦਿ।~~

ਤਾਂ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਜੀ ਪਉੜੀ ਆਖੀ:—

ਆਪੀਨੈ ਆਪ ਸਾਜਿਓ ਆਪੀਨੈ ਰਚਿਓ ਨਾਉ।
ਦੁਜੀ ਕੁਦਰਤ ਸਾਜੀਐ ਕਰਿ ਆਸਣ ਡਿਠੋ ਚਾਉ।
ਦਾਤਾ ਕਰਤਾ ਆਪ ਤੂੰ ਤੁਸਿ ਦੇਵਹਿ ਕਰਹਿ ਪਸਾਉ।
ਤੂ ਜਾਣੋਈ ਸਭਸੈ ਦੇ ਲੈਸਹਿ ਜਿੰਦ ਕਵਾਉ।
ਕਰਿ ਆਸਣ ਡਿਠੋ ਚਾਉ॥੧॥

ਜਾਂ ਬਾਬੇ ਜੀ ਪਉੜੀ ਆਖੀ ਤੇ ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ ਉਠ ਖੜਾ ਹੋਇਆ, ਆਇ ਤਸਲੀਮ ਕੀਤੀਆਸੁ, ਆਖਿਓਸੁ, 'ਨਾਨਕ! ਤੁਧ ਖੁਦਾਇ ਪਾਇਆ ਹੈ, ਤੁਧ ਅਤੇ ਖੁਦਾਇ ਵਿਚ ਫੇਰ ਨਾਹੀ, ਪਰ ਤੂੰ ਮਿਹਰਵਾਨ ਹੋਹੁ, ਜੋ ਅਸਾਡੀ ਭੀ ਖੁਦਾਇ ਨਾਲ ਬਣ ਆਵੇ।' ਤਬ ਬਾਬੇ ਆਖਿਆ, 'ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ! ਤੇਰੀ ਭੀ ਖੁਦਾਇ ਨਿਬਾਹੈ।' ਤਬ ਪੀਰ ਨੇ ~~ਫਿਰ~~ ਆਖਿਆ, 'ਜੀ! ਬਰਤਨ ਦੇਹਿ।' ਤਬ ਬਾਬੇ ਕਹਿਆ, 'ਨਾਮ ਬਰਤਨੁ ਹੈ।' ਤਬ ਸ਼ੇਖ ਉਠਿ ਖੜਾ ਹੋਆ। ਬਾਬੇ ਸ਼ੇਖ ਵਿਦਾ ਕੀਤਾ, ਬਾਬਾ ਭੀ ਉਠਿ ਗਇਆ।

---

* ਆਸਾ ਕੀ ਵਾਰ ਮਹਲਾ ੧ → ਸ਼ਲੋਕ ---?

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

1942
1534 AD
408
50
358 written 300 or 350 years after event

ਜਿਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਦਾ 'ਅਸਰ' ਉਪਰ ਦਿੱਤੀ ਹੈ, ਓਹ ਸਮਾਜ ਦੇ ਏਤਨੀ ਨੇੜੇ ਹੈ ਜਿਤਨੀ ਕੁ ਕਿਤਾਬੀ ਅਸਰ ਤਿਨ ਸੌ ਵਰ੍ਹੇ ਪਿਛੋਂ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਦੀ ਮਦਦ ਨਾਲ ਏਸ ਨੂੰ ਬਣਾ ਸਕਦੇ ਹਾਂ। ਪਰ ਕੀ ਸਭ ਇਹ ਮੁਆਤਬਿਰ ਹੋ ਸਕਦੀ? ਗੁਰੂ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਤਾਂ ਇਹ ਸਭ ਲਿਖੇ ਨਹੀਂ, ਆਖਿਰ ਮਰਦਾਨੇ ਨੇ ਹੀ ਸਭ ਆਕੇ ਕਿਸੇ ਸਿੱਖਾਂ ਨਾਲ ਬਿਆਨ ਕੀਤੇ ਹੋਣੇ ਹਨ, ਤੇ ਜ਼ਬਾਨੀ ਜ਼ਬਾਨੀ ਚੱਲਦਾ ਸੱਠ ਵਰ੍ਹੇ ਬਾਅਦ ਲਿਖਣ ਵਾਲੇ ਨੇ ਆਪਣੇ ਪਿਤਾ ਪਿਤਾਮਾ ਤੋਂ ਜਾਂ ਹੋਰਨਾਂ ਤੋਂ ਸੁਣਕੇ ਆਪਣੇ ਤਰੀਕਿਆਂ ਤੋਂ ਦੋ ~~ਪੀੜ੍ਹੀਆਂ~~ ਜਾਂ ਤਿੰਨ ਪੀੜ੍ਹੀਆਂ ਪਿਛੋਂ ਲਿਖੇ। ਲਿਖਣ ਵਾਲੇ ਦੀ ਵਿਦਵਤਾ ਅਤੇ ਆਮ ਵਾਕਫ਼ੀਅਤ ਜਿਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਕਿ ਲਿਖਤ ਤੋਂ ਦਿਸ ਰਿਹਾ ਹੈ ਸਾਨੂੰ ਅਜਕਲ ਦੇ 'ਕ੍ਰਾਈਆਂ'(?) ਜਾਂ 'ਇਤਿਹਾਸਕੀਆਂ' ਤੋਂ ਵਧ ਨਹੀਂ ਹੋ ਸਕਦੀ, ਕੁਝ ਘੱਟ ਹੀ ਹੋਵੇਗੀ। ਸੋ ਇਹਨਾਂ ਹਾਲਾਤ ਵਿਚ ਕਿੰਨੀ ਕੁ ਮੁਆਤਬਿਰ ਇਹ ਅਸਰ ਹੋ ਸਕਦੀ ਹੈ, ਉਸਦਾ ਅੰਦਾਜ਼ਾ ਤੁਸੀਂ ਆਪ ਹੀ ਲਗਾ ਲੋ। ਸਾਡੇ ਏਸ ਕਥਨ ਦੀ ਪੁਸ਼ਟੀ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਆਪ ਕਰਦੀਆਂ ਹਨ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਨੇ ਅਸਰ ਨੂੰ ਜ਼ੋਰ ਦੇਕੇ ਜਿਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਵਧਾਇਆ ਹੈ ਤੇ ਨਵੇਂ ਮੋੜ ਦਿੱਤਾ ਹੈ, ਅਤੇ ਵਿਆਖਿਆ ਕਰ ਦਿੱਤੇ, ਖਾਸ ਕਰਕੇ 'ਮਨੀ ਸਿੰਘ ਵਾਲੀ' ਜਨਮਸਾਖੀ ਦੇ ਲਿਖਣ ਵਾਲੇ ਨੇ।

ਇਕ ਹੋਰ ਪਾਸਿਓਂ ਵੀ ਸਾਡੀ ਪੁਸ਼ਟੀ ਹੁੰਦੀ ਹੈ। ਜਿਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ 'ਅਸਰ' ਦੇ ਲਿਖਣ ਵਿਚ ਇਹ ~~[illegible]~~ ਚਾਹ ਸੀ ਕਿ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਨੂੰ ਪੀਰਾਂ ਤੋਂ ਵੱਡਾ ਸਿੱਧ ਕੀਤਾ ਜਾਵੇ, ਓਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਦੀ ਖ਼ਾਹਸ਼ ਹੋਣੀ ਸੀ ਕਿ ਪੀਰ ਸਾਹਿਬ ਨੂੰ ਬਾਬਾ ਨਾਨਕ ਨਾਲੋਂ ਬਜ਼ੁਰਗਤਰ ਬਣਾਇਆ ਜਾਏ। ਚੁਨਾਂਚਿ ਫ਼ਕੀਰਾਂ ਦੇ ਸਾਨੇਕਾਂ(?) ਤੇ ਹੋਰ ~~[illegible]~~ ਸੰਬਰਾਂ(?) ਨੂੰ ਸ਼ੇਖ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚੋਂ ਹੀ ਜੋੜਕੇ ਅਤੇ ਹੋਰ ਕਿਤਨੇ ਹੀ ਨਵੇਂ ਸ਼ਨੇਕ(?) ਵਧਾਕੇ ਕਿਸੇ ਸੂਫ਼ੀ ਨੇ ਇਕ ਕਿਤਾਬ* ਉਰਦੂ ਵਿਚ ਲਿਖੀ ਹੈ, ਬੜੇ ਠੀਕ ਇਸ਼ਨੀ(?) ਸਮੇਤ। ਸ਼ੁਰੂ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਨਾਲ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਦੇਵ ਦੇ ਮਿਲਨ ਅਤੇ ਚਰਚਾ ਕਰਨ ਦਾ ਹਾਲ ~~ਜਨਮਸਾਖੀ~~ ਭਾਈ ਮਨੀ ਸਿੰਘ ਵਾਲੀ ਜਨਮਸਾਖੀ(?) ਵਿਚੋਂ ਲੈਕੇ ਦਿੱਤਾ ਹੈ, ਅਤੇ ਏਸ ਬਿਆਨ ਨੂੰ ਇਉਂ ਬਦਲ ਦਿੱਤਾ ਹੈ, ਜਿਸ ਤੇ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੀ ਵਡਿਆਈ ਤੇ ਇਸਲਾਮ ਦੀ ਫ਼ਜ਼ੀਲਤ ਜ਼ਾਹਿਰ ਹੋਵੇ, ਅਤੇ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਪੀਰ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਇਕ ਭਗਤ(?) ਦੇ ਮੁਆਤਕਿਦ ਨਜ਼ਰ ਆਉਣ। ਚੁਨਾਂਚਿ ਲਿਖਿਆ ਹੈ:—

جواہر فریدی سے روایت ہے کہ گورو نانک صاحب واسطے ملاقات جناب شاہ شیخ براہم
قدس سرہ جو اس زمانہ میں سجادہ نشین صاحب جناب بابا صاحب (فرزند بابا فرید) کے تھے ۔ پاک پٹن شریف
میں تشریف لائے + شہر کے جنوب کی طرف جنگل میں ایک درویش کامل الدین سجادہ نشین
موصوف کے لنگر کے واسطے لکڑیاں چننے کے لئے گیا ہوا تھا ۔ اتفاقاً ملاقی ہوئے + گورو نانک صاحب نے
درویش کو جامہ پہنے ہوئے دیکھ کر دریافت فرمایا کہ آپ کس سلسلہ کے درویش ہیں + اس نے عرض کیا کہ میں جناب سجادہ
نشین بابا صاحب کے دربار کا غلام ہوں + گورو نانک صاحب نے فرمایا کہ تم وہاں جاکر میری طرف سے جناب سجادہ نشین صاحب

---

* ਇਹ ਕਿਤਾਬ ارشادات فریدی (ਇਸ਼ਾਰਾਤ ਫ਼ਰੀਦੀ) ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਵਲੀ(?) 'ਪੰਜਾਬੀ ਆਨਰਜ਼' ਦੇ ਇਮਤਿਹਾਨ ਲਈ ਇਕ ਕੋਰਸ ਹੈ। ਇਹ ਕਿਤਾਬ ਪੀਰ ਮੁਹੰਮਦ ਹੁਸੈਨ ਦੀ ਲਿਖੀ ਹੈ ਅਤੇ ਸਨ ੧੯੨੭ ਵਿਚ ਲਾਹੌਰ ਵਿਚ ਛਾਪੀ ਗਈ ਸੀ। ਅਤੇ ਏਸ ਕਿਤਾਬ ਨੂੰ ਹਸਬ-ਉਲ-ਅਹਕਾਮ(?) ਸ਼ਾਹ ਸਾਹਿਬ ਫ਼ਕੀਰ ਹੋਰਾਂ ਲਿਖੀ ਗਈ ਦੱਸਿਆ ਹੈ।

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

کی خدمت میں التماس کرنا کہ دو تین فقیر صورت آپکی ملاقات کے لئے آئے ہیں + اگر ارشاد عالی ہو - تو شہر میں حاضر ہو کر نیاز حاصل کریں - ورنہ آنجناب بذات خود جنگل میں ملاقات کے واسطے قدم رنجہ فرماویں - تو عین سعادت ہے - تاکہ تنہائی میں ملاقات کیجاوے + خادم مذکور نے جاکر آنجناب کی خدمت میں عرض کیا کہ جنگل میں دو تین فقیر ملاقات کے لئے آئے ہیں - اور امیدوار نیاز کے ہیں + تب آنحضرت گورو نانک صاحب کے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے - اور ہر دو صاحبان کی اس مکان پر ملاقات ہوئی جسکو اب ہندو لوگ نانک سر اور مسلمان لوگ فتح اللہ نوری شاہ کہتے ہیں - اور خیما بین ہندرجہ ذیل سوال و جواب ہوئے +

* سوال بابا گورو نانک صاحب :- پڑھتے پڑھتے دند گھسے کیے نہ گیتی ہود

*جواب شاہ براہم :- اکو حرف پریم کا پڑھے سو پنڈت ہو + متھے تیوڑی دور کر - پتا سٹیں دھو +

سوال ن - صاحب دیاں دو حداں کسنوں پکڑاں کسنوں چھڈاں (یعنی ست اور اسست)

ج - صاحب کی دو حد + سچ نوں پکڑ - کوڑ نوں چھڈ +

ن - کلمہ کہاں تاں گل پوے بن کلمہ بھی ناں - ہندو کہاں تاں ماریا - مسلمان بھی ناں

ج - دو ملاں دے پانی وار پی - جی پا یو ھگواں - اکو برہم پچھاں کے دنیا ناسی جان

بعد ازیں گورو نانک صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے ایک کتاب تعلیم ارشاد توحید ذات پاک ہندی زبان میں طیار کی ہے + جسمیں اکثر موحدان ہند کے کلام بھی درج کئے ہیں + اسواسطے آپکی خدمت فیضدرجت میں التماس ہے کہ آپ براہ مہربانی جناب بابا صاحب کے اروح مقدسہ سے اجازت لیدیں کہ آنجناب کی کلام مبارک بھی اس کتاب میں درج کیجاوے + چنانچہ شیخ براہم صاحب قدس سرہ نے جبتنا گورو نانک صاحب اروح مقدس جناب بابا فرید صاحب سے اجازت لیدی + اسواسطے گورو نانک صاحب نے تمام شلوک ارشاد کردہ بابا فرید صاحب گرنتھ صاحب میں درج فرمادئے + گورو نانک صاحب اور شیخ براہم صاحب جو کہ فرید ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہو چکے ہیں جناب بابا صاحب اول کی گیارھویں پشت میں لبدہ ہوئے ہیں +

ہر دو صاحبان موصوف ہم عصر ہیں - اور جناب بابا فرید صاحب اول ساڑھے تین سو سال ان ہر دو صاحبان سے پیشتر ہوئے ہیں + جسطرح سے جناب بابا فرید صاحب رحمت اللہ علیہ کے اروح مبارک کے دربار پاک پٹن شریف میں معرفت برزخ جناب شیخ براہم صاحب گورو نانک صاحب کو شلوک فریدی کے گرنتھ صاحب میں درج کرنے کے بارہ میں الہام ہوا تھا + ویسے ہی دربار موصوف سے اسی جگہ معرفت برزخ (Middleman or the Intermediate Link)

جناب شاہ و شیخ حضرت مولانا و مرشدنا پیر محمد حسین صاحب چشتی فریدی بدری صابری و قادری پاک پٹنی شہنشاہ ولایت چشتیہ کے احقر العباد لمترین گوشہ نشین زاویہ گمنامی شارح کتاب ہذا کے واسطے گرنتھ صاحب کے شلوک ہائے ہذا کے انتخاب کرنے اور انکی تشریح مع آیات اور حدیثات مطابق ہر شلوک کے لئے الہام ہوا + اسواسطے یہہ کتاب ہر خاص و عام کے فیض و ارشادات کے واسطے تیار کروادی - تاکہ صفحہ روزگار پر ہمیشہ کے لئے ایک یادگار ثبت شدہ قائم رہے + (یعنی شرح وغیرہ تو پیر محمد حسین کی تصنیف ہے اور تمہید و بیان ملاقات والا حصہ ارشاد فریدی کا لکھنے والا منشی جیشی رام مشتاق فرید کوٹی ہے جو کہ مولف کتاب ہذا ہے +)

ਨੋਟ ਉਪਰ ਦਿੱਤਾ ਲੇਖ, ~~ਲੋ~~ ਇਕ ਸਿਰੇ ਤੋਂ ਦੂਜੇ ਤਕ ਗਲਤੀਆਂ ਨਾਲ ਭਰਿਆ ਹੋਇਆ ਹੈ। ਪਰ ਪਾਠਕ ਵੇਖ ਸੱਕਨ ਕਿ ਅਨੁਵਾਦ ਲੇਖਕਾਂ ਦੇ ਹਥ ਵਿਚ, ਇਕ ਇਤਿਹਾਸ ਕਿਸ ਤਰਾਂ ਵਸਤੂ ਦਾ ਰੂਪ ਬਦਲ ਜਾਂਦਾ ਹੈ। ਅਤੇ ਦੋਹਾਂ ਨਿਖਨਵਾਲਾ ਕੀ ਸੁਣੀਆਂ ਦਾ ਇਕ ਇਹ ਅੰਸ਼ ਦਿਲੋਂ ਸੁਗੀਰ ਹੈ।

---

* ਇਹਨਾਂ ਪ੍ਰਸ਼ਨਾਂ ਜਵਾਬਾਂ ਦੀ ਬੜੀ ਸੋਹਣੀ ਤਸਵੀਰ, ਕਰਮ ਦੇ ਵਾਰ ਨਾਲ ਦੇਕੇ ਕੀਤੀ ਹੈ।

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

।੬ ਜੂਨ ੧੯੨੮

[illegible]

ਜਿਓਂ ਜਿਓਂ ਮੈਂ ਇਹ ਪੜ੍ਹਿਆ 'ਜਵਾਹਰੇ-ਫ਼ਰੀਦੀ' ਮੇਰਾ ਵਾਕਫ਼ ਸਮਝਦਾ ਹਾਂ', ਤਾਂ ਮੈਂ ਖ਼ੁਸ਼ ਹੋਇਆ, ਅਤੇ ਇਹ ਉਮੀਦ ਬੱਝਦੀ ਗਈ ਕਿ ਪਾਣ ਤੋਂ ਪਾਰ ਹੁਣ ਮੈਨੂੰ ਇਕ ਹੋਰ ~~[illegible]~~ ਮੁਸਤਨਦ ਜ਼ਰੀਆ ਜਿਹੜਾ ਤੋਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ ਨਾਲ ਮੇਲਾਪ ਦਾ ਖ਼ਿਆਲ ਮਿਲ ਜਾਏਗਾ। ਮੈ ਢੂੰਡ ਢੂੰਡ 'ਜਵਾਹਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ' ਪੜ੍ਹੀ ਗਈ ਅਤੇ ਉਸ ਨੂੰ ਇਕ ਸਿਰੇ ਤੋਂ ਦੂਜੇ ਤਕ ਪੜ੍ਹਕੇ ਇਹ ਦੇਖਕੇ ਹੈਰਾਨ* ਹੋਇਆ ਕਿ ਉਸ ਵਿਚ ਨਾ ਕਿਤੇ ਨਾਨਕ ਤੇ ਨਾ ਬ੍ਰਹਮ ਦੇ ਨਾਮ ਹੀ ਆਏ ਹਨ, ਨਾ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਮਿਲਣ ਦਾ ਕੋਈ ਇਸ਼ਾਰਾ ਹੀ, ਕੀਤਾ ਗਿਆ ਹੈ; ਅਤੇ ਏਥੋਂ ਤਕ ਕਿ ਇਸ ਤਰਾਂ ਪਤਾ ਵੀ ਨਹੀਂ ਕਿ 'ਜਵਾਹਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ' ਲਿਖੀ ਹੀ ਜਹਾਂਗੀਰ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਦੇ ਸਮੇਂ ਵਿਚ ਗਈ ਸੀ। ਕੋਈ ਪਤਾ ਨਾ ਨਵੀਨ ਸ਼ੇਖ਼ ~~[illegible]~~ ਬ੍ਰਹਮ ਜਾਂ ਸ਼ਾਹ ਬ੍ਰਹਮ (ਜਿਸ ਨੂੰ ਇਬਰਾਹੀਮ ਆਮ ਮਸ਼ਹੂਰ ਕੀਤਾ ਹੈ) ਨਾਮ ਦਾ ਪਾਠ ਪੜ੍ਹਨ ਦੀ ਗਈ ਪਰ ਨਹੀਂ ਹੋਇਆ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ~~[illegible]~~ ਔਲਾਦ ਦੇ ਦੋਸਤੇ ਨਾਲ ਨ ਕਦੀ ਨਾਮੇ ਉਥੇ ਤਕ ਦੇ ਦਿੱਤੇ ਹਨ, ਉਹਨਾਂ ਵਿਚ ਵੀ ਕੋਈ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦਾ ਜ਼ਿਕਰ ਨਹੀਂ ਸੀ। ਅੰਤ ਪਤਾ ਲਗਾ ਕਿ 'ਜਵਾਹਰੇ-ਫ਼ਰੀਦੀ' ਦੇ ਮੁਅੱਲਿਫ਼ ਨੇ 'ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ' ਦਾ ਹੀ 'ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ' ਬਣਾ ਲਿਆ ਹੈ, ਅਤੇ ਏਥੋਂ ਤਕ 'ਕਮਾਲ' ਜਾਂ 'ਜਮਾਲ' ਦਾ 'ਜਮਾਲੁੱਦੀਨ' ਬਣਾ ਲਿਆ ਹੈ। ਬਾਕੀ 'ਤਵਾਰੀਖ਼ ਖ਼ਾਲਸਾ' ਗਿਆਨੀ ਗਿਆਨ ਸਿੰਘ ਨੂੰ ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਨੇ ਆਪਣੇ ਮਤਲਬ ਲਈ ਵਰਤ ਕੇ ਵਡ ਵਡੇ ਟੱਪੇ 'ਸ਼ੇਅਰ' ਵਿਚ ਪਾ ਦਿੱਤੇ ਹਨ। ਸ਼ੇਖ਼ ਸਾਹਿਬ ਨੂੰ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਇਕੱਠਾ ਕੀਤਾ ਸਮਝਿਆ ਹੈ, ਅਤੇ ਏਥੇ ਤੋਂ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਤੋਂ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਦੋਨੋਂ ਤਕ ਜੋ ੩੫੦ ਵਰ੍ਹੇ ਬੀਤੇ ਹਨ ਉਹ ਨਤੀਜਾ ਕੱਢਿਆ ਹੈ। ਸ਼ੇਖ਼ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਜਨਮ ਦਾ ਸਾਲ ਪ੍ਰਸਿੱਧ ਸੰਮਤ ੧੬੬੧ ਹੈ ਕੇ ਉਸਦੇ ਮੁਕਾਬਲੇ ਸਨ ਹਿਜਰੀ ੧੦੨੪ ਕੱਢਿਆ ਹੈ, ਜਿਸ ਸਨ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਸਾਹਿਬ ਬਣਿਆ ਕਿਹਾ ਹੈ। ਜੋ ਸਨ ੧੦੨੪ ਹਿਜਰੀ ਵਿਚੋਂ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਦੇਹਾਂਤ ਦਾ ਮਸ਼ਹੂਰ ਸਨ ੬੬੪ ਕੱਢ ਕੇ ਬਾਕੀ ੩੬੦ ਵਰ੍ਹੇ ਬਚਦੇ ਹਨ; ਹਾਲਾਂਕਿ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਸ਼ੇਖ਼ ਸਾਹਿਬ ਬਣਨ ਤੋਂ ਕੋਈ ੬੬ ਵਰ੍ਹੇ ਪਹਿਲੇ ਸਮਾਪਤ ਹੋਏ ਸਨ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਰੂਹ ਨੇ ਪੰਜਾਬ ਦਾ ਨਵੀਨ ਦੀ ਲਾਹੀਂ ਆਪਣੀ ਬਾਣੀ ਲਿਖਣੀ ਇਹ ਖ਼ਿਆਲ ਕੀ ਸਿੱਖਾਂ ਤੋਂ ਹੀ ਲਿਆ ਹੈ। ਸਿੱਖ ਕਿਹਾ ਕਰਦੇ ਹਨ ਕਿ ਜਦ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਦੇਵ ਨੇ ~~[illegible]~~ ਬਾਣੀ ਗ੍ਰੰਥ ਦੇ ਰਾਹੋਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਸਾਹਿਬ ਲਿਖਵਾਇਆ ਤਦ ਭਗਤਾਂ ਕਈ ਭਗਤਾਂ ਦੀਆਂ ਰੂਹਾਂ ਨੇ ਹਾਜ਼ਰ ਹੋਕੇ ਆਪੋ ਆਪਣੀ ਬਾਣੀ ਲਿਖਵਾਈ। ਸਿੱਖਾਂ ਨੇ ਇਹ

[illegible]

---

* ਪੰਜਾਬ ਵਿਚ ਤੋਂ ਮੈਂ ਪਸ਼ੀ ਲੋਕਾਂ ਦੀਆਂ ਲਿਖੀਆਂ ਕਿਤਾਬਾਂ ਤੇ ਮਜ਼ਮੂਨਾਤੀ ਕਹਿੰਦਾ ਹਾਂ। ਇਕ ਵਾਰ ਇਹ ਹੋਇਆ ਹੈ ਕਿ ਮੈਨੂੰ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਸਚਾਈ ਤੋਂ ਵਿਸ਼ਵਾਸ ਉਠ ਗਿਆ ਹੈ ਅਤੇ ਇਹ ਮੇਰਾ ਮੁਕਾ ਬਣ ਗਿਆ ਹੈ ਕਿ ਇਹੋ ਜਿਹੀਆਂ ਕਿਤਾਬਾਂ ਨੂੰ ਸਦਾ ਸ਼ੱਕ ਦੀ ਨਿਗਾਹ ਨਾਲ ਦੇਖਦਾ ਹਾਂ। 'ਜਵਾਹਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ' ਦੇ ਮੁਤਾਲੇ ਵਿਚ ਆਪਣੇ ਸ਼ੁਬਹੇ ਦੇ ਇਜ਼ਹਾਰ ਕੀਤਾ ਅਤੇ ਪੱਕਾ ਖ਼ਿਆਲ ਪਰ ਇਕ ਗਵਾਹ ਹੋਇਆ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੇ ਸਬੰਧੀ ਗੱਲ ਮੈਨੂੰ 'ਜਵਾਹਰੇ-ਫ਼ਰੀਦੀ' ਵਿਚ ਮਿਲ ਗਈ, ਜਿਸ ਤਰਾਂ ਕਿ ਏਸ ਲੇਖ ਦੇ ਸ਼ੁਰੂ ਵਿਚ ਮੈਂ ਦੱਸ ਆਇਆ ਹਾਂ।

ਪੰਜ ~~[illegible]~~ ਪਸ਼ੀਆਂ ਦਾ ਲੇਖ ਇਹ ਹੈ ਕਿ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਦਲੀਲ ਸਕਤੀ ਨੂੰ ਇਕ ਖਈ

[illegible]

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

ਇਹ ਤੁੱਕ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਨੂੰ ਨਾ ਸਿਰਫ ਉਸਦੀ ਸਿਖਿਆ ਵਲੋਂ ਹੀ, ਸਗੋਂ ਆਪਣੇ ਆਕਾਰ ਤੇ
ਲਗਾਂ ਮਾਤ੍ਰਾਂ ਤਕ ਈਸ਼ਵਰੀ ਜਾਂ ਇਲਹਾਮੀ ਸਿਧ ਕਰਨ ਲਈ ਘੜੀ ਸੀ, ਕਿਉਂਕਿ ਜੇਕਰ
ਗੁਰੂ ਸਾਹਿਬਾਨ ਦੀ ਬਾਣੀ ਇਲਹਾਮੀ ਸੀ, ਤਾਂ ਭਗਤ ਬਾਣੀ ਜਿਹੜੀ ਪ੍ਰਤਖ ਵਿਚ
ਮੂੰਹ ਜਬਾਨੀ ਦਰ ਜਬਾਨੀ ਅਪੜੇ ਜਾਂ ਕਿਤੇ ਕਿਤੇ ਲਿਖਤ ਮਨਤ ਲਿਖੇ ਗੀਤ ਭਜਨ ਕਿਉਂ ਹੋਣ।
ਭਾਵੇਂ ਏਸ ਬਾਣੀ ਦੇ ਅੰਦਰ ਹੀ ਸਿਆਣੇ ਆਦਮੀ ਲਈ ਕਾਫ਼ੀ ਗਵਾਹੀ ਮੌਜੂਦ ਹੈ ਜਿਸ ਤੋਂ
ਸਿਧ ਹੁੰਦਾ ਹੈ ਕਿ ਜਿਸ ਵੇਲੇ ਗੁਰੂ ਸਾਹਿਬ ਇਹ ਬਾਣੀ ਲਿਖਦੇ ਰਹੇ ਸਨ, ਤਾਂ ਖੁਲੇ ਪਤੇ
ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਉਤੇ ਇਹ ਬਾਣੀ ਲਿਖੀ ਹੋਈ ਸੀ, ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਹਥ ਵਿਚ ਸਨ।

ਸੋ ਸਾਰੇ ਅੱਡ ਅੱਡ ਬਿਆਨ ਪੜ੍ਹਕੇ ਪਕੀ ਗੱਲ ਜੋ ਨਿਸਚੇ ਹੁੰਦੀ ਹੈ, ਬਸ ਏਹਨੀ
ਹੀ ਹੈ ਕਿ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਮਰਦਾਨੇ ਨੂੰ ਨਾਲ ਲੈਕੇ ਕਰਤਾਰਪੁਰ ਤੋਂ ਪਾਕਪਟਨ ਗਏ,
ਜਿਸ ਤੋਂ ਫ਼ਕੀਰ ਇਜ਼ੱਤ ਜੋਗ ਖਾਨ ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਲਈ ਪੰਜਾਬ ਵਿਚ ਹੋਰ ਕੋਈ ਨਹੀਂ ਸੀ ਅਤੇ
ਗੁਰੂ ਸਾਹਿਬ ਓਥੇ ਜਾਣ ਦੀ ਖਿਚ ਵਾਜਬੀ ਸੀ। ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਜੋ ਉਸ ਵੇਲੇ ਗਦੀ ਪੁਰ
ਸਨ ਬਹੁਤ ਬ੍ਰਿਧ ਸਨ, ਭਾਵੇਂ ਗਦੀ ਪੁਰ ਬੈਠਿਆਂ ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਕੁਛ ਸੱਤ ਵਰ੍ਹੇ ਹੀ ਹੋਏ ਸਨ।
ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੀ ਉਹਨਾਂ ਨਾਲ ਮੁਲਾਕਾਤ, ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਮੌਤ ਤੋਂ ਬਹੁਤ ਥੋੜਾ ਚਿਰ ਹੀ
ਪਹਿਲੋਂ ਹੋਈ। ਏਸ ਮੁਲਾਕਾਤ ਦੇ ਮੌਕਿਆ ਪੁਰ ਦਰਵੇਸ਼ੀਅਤ, ਸੂਫ਼ ਮਸਲਿਆਂ ਅਤੇ
ਧਾਰਮਕ ਕਮਾਈ ਦੇ ਵਿਸ਼ਿਆਂ ਪਰ ਵਾਰਤਾਲਾਪ ਹੋਈ। ਕੀਹ ਸਲੋਕ ਤੇ ਕੀਹ ਸ਼ਬਦ
ਦੋਹਾਂ ਵਲੋਂ ਵਰਤੇ ਬੋਲੇ ਗਏ, ਏਸ ਵੇਰਵੇ ਦਾ ਕੋਈ ਪਤਾ ਥੋਹ ਨਹੀਂ। ਸਾਖੀਆਂ ਵਗੈਰਾ
ਵਿਚ ਜੋ ਸਲੋਕ ਉਸ ਵੇਲੇ ਕਹੇ ਗਏ ਦਸੇ ਹਨ, ਉਹ ਲਿਖਣਵਾਲਿਆਂ ਦੇ ਆਪਣੇ ਮਨੋ
ਘੜੇ ਹੋਏ ਹਨ, ਅਜਿਹੇ ਸਲੋਕ ਭੀ ਵੇਲੇ ਗਏ ਵਿਚਲੇ ਜੋ ਪਰਖ ਰਹੇ ਹਨ, ਜੋ ਉਸ ਵੇਲੇ
ਮੌਜੂਦ ਹੀ ਨਹੀਂ ਸਨ।

ਗੋਸ਼ਟ ਜਾਂ ਮੁਕਾਲਮਾ ਜੋ ਸ਼ੁਰੂ ਤਾਂ ਕੀਤੀ ਹੋਈ ਸੀ, ਕਲੀ ਤੇ ਪਰਗਟ ਹੋਈ ਅਜਿਹੀ
ਬਣੀ ਤਕਾਂ ਹੈ ਕਿ ਦੋਹਾਂ ਸਿਰਾਂ ਬਾਬਾ ਨਾਨਕ ਅਤੇ ਪੀਰ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੀ ਇਜ਼ੱਤ ਸਾਡੇ
ਦਿਲਾਂ ਵਿਚ ਨਹੀਂ ਵਧਾਂਦੀ, ਦੋਹਾਂ ਦੀ ਸ਼ਾਨ ਤੋਂ ਉਹ ਬਹੁਤ ਨੀਵੀਂ ਹੈ, ਅਤੇ
ਲੇਖਕ ਦੇ ਦਰਜੇ ਅਤੇ ਕਿਸ ਅਗਿਆਨਤਾ ਦੀ ਸੂਚਕ ਹੈ। ਸ਼ੁਰੂ ਵਿਚ ਦੂਜੇ ਵਿਚੋਂ ਨਹੀਂ
ਨਿਕਲਦੇ, ਅੰਦਰ ਅਣਢੁਕਵਾਂਪਣ ਲਿਖ ਗਏ ਹਨ, ਜਵਾਬ ਦੀ ਉਹ ਜਿਹੇ ਹੀ ਹਨ। ਪੀਰ ਸਾਹਿਬ
ਅਚਨਚੇਤ ਇਕ ਛੁਰੀ ਮੰਗਦੇ ਹਨ ਜਿਵੇਂ ਕਿਸੇ ਨੂੰ ਜ਼ਬਾਹ ਕਰਨਾ ਹੁੰਦਾ ਹੈ। ਭਾਵੇਂ ਛੁਰੀ

ਹੋਰ ਕਰਾ ਹੁੰਦਾ ਹੈ ਅਤੇ ਪਖਪਾਤ ਦਾ ਭੂਤ ਸਿਰ ਚੜ੍ਹਿਆ ਹੋਇਆ ਹੈ ਜੋ ਲਿਖਣ ਵਿਚ ਨਹੀਂ
ਆਉਂਦਾ। ਪੈਰੋਕਾਰ ਧਰਮੀ ਨੇ ਆਪਣੇ ਪਰਮੇਸ਼ਰ, ਸਰ ਪੀਰ ਨੂੰ ਅਭੁੱਲ ਅਤੇ ਸਰਾਪਣੀ ਧਰਮ
ਪੁਸਤਕ ਨੂੰ ਰੱਬ ਦੇਣ ਅਤੇ ਗ਼ਲਤੀ ਤੋਂ ਸੁਥਰਾ ਮੰਨ ਵਿਖਾਇਆ ਹੁੰਦਾ ਹੈ, ਅਤੇ ਇਹਨਾਂ ਨੂੰ
ਦੂਜੇ ਮਜ਼ਹਬ ਵਾਲਿਆਂ ਦੇ ਪੀਰ ਪੈਗੰਬਰ ਅਤੇ ਕਿਤਾਬੋਂ ਪਾਕ ਤੋਂ ਵਧੀਆ ਅਤੇ ਉਚੇ ਸਾਬਤ
ਕਰਨ ਦੀ ਮਜਬੂਰੀ ਹੁੰਦੀ ਹੈ, ਜਿਸ ਕਰਕੇ ਜੀਤੇ ਬਗਾਨੇ ਛੁਰੇਨ ਵਿਚ ਸਾ ਸੁਕਾ ਗ਼ਲਤ-
ਬਿਆਨੀਆਂ ਹੋਜਾਂਦੀਆਂ ਹਨ ਅਤੇ ਦਦੀ ਦਾਦੀ ਜਾਣਬੁਝਕੇ ਝੂਠ ਬੋਲਣੇ ਪੈਂਦੇ ਹਨ ਅਤੇ ਢੰਗ
ਢੰਗ ਪੜੋ, ਜਿਥੇ ਇਹੋ ਕੁਝ ਕਰਦੇ ਹਨ। ਅਭੁੱਲ ਗੁਰੂ ਪੀਰਾਂ ਅਤੇ ਇਲਹਾਮੀ ਕਿਤਾਬਾਂ ਵਿਚ ਵਿਸ਼ਵਾਸ
ਨਾ ਸਿਰਫ ਵਿਦਵਾਨੀ ਨੂੰ ਰੁਕਾਵਟ ਜਾਂ ਵਿਰੋਧਾਵਾਦੀ, ਝੂਠਾ, ਮਿਥਿਆਕਾਰ ਭੇਖੀ ਬਣਾਂਦਾ ਹੈ, ਸਗੋਂ ਸਾਰੇ
ਫ਼ਿਰਕਿਆਂ, ਧਰਮਰੂਪਾਂ, ਅਤੇ ਜਗਤ ਵਿਚ ਬਹੁਤ ਸਾਰੀ ਦੁਬਿਧਾ ਦਾ ਮੂਲ ਕਾਰਣ ਵੀ ਇਹੋ ਵਿਸ਼ਵਾਸ ਹੈ।

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਰੂਪਕ ਅਲੰਕਾਰ ਦੋਨੋਂ ਹੀ ਵਰਤਿਆ ਹੈ, ਪਰ ਇਹ ਕ੍ਰਿਆ ਤੋਂ ਕੀ ਉਪਮਾ ਹੈ ਜੋ ਸਮਾਨ ਕਰਮਣਾਂ ਦੇ ਦੋ ਮਨ ਦੀ ਇੱਛਾ ਨੂੰ ਪ੍ਰਗਟ ਕਰਦੀ ਹੈ। ਇਹ ਆਖਿਆ ਗਿਆ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੁਭ ਕਰਮਾਂ ਨੂੰ ਬਸ ਕਰਨਾ ਖ਼ੂਬ, ਸਾਰ ਪਾਣੀ ਹੀ ਜ਼ਰੂਰੀ ਹੈ, ਅਰਥੀ ਵਿਆਕਰਨ ਦੀ ਸਿੱਖਿਆ ਦੇਣ ਲਈ ਤਦ ਕ੍ਰਿਆ ਪਦ ਦੀ ਵਰਤੋਂ ਕਰਨ ਲਈ ਜ਼ਰੂਰ ਉਨਾਂ ਨੂੰ ਫੜਨਾ ਪਊ ਹੀ ਸਕੇਗਾ, ਅਤੇ ਜੋ ਪਦਜੋੜ ਦੀ ਉਦਾਹਰਨ ਦੇਣੀ ਹੈ ਤਦ ਇਹ ਸਿਆਣਾ ਸਾਰ ਆਵੇਗੀ 'ਜੋੜ ਨੇ ਉਸ ਨੂੰ ਸਮਿਆਂ' ... । ਜੋ ~~ਲਿਖਤੀ~~ ਲੇਖਕ ਨੇ ਇਹਨਾਂ ਦਾ ਇਹ ਖਿਆਲ ਲਿਖ ਕਰ ਦਿਖਾਈ।

ਪੰਜ ਸ਼ਲੋਕ ਅਜਿਹੇ ਦਿੱਤੇ ਹਨ ਜੋ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਮ ਤੇ ਨਾਂ ਦਿੱਤੇ, 130 ਸ਼ਲੋਕਾਂ ਵਿਚੋਂ ਹਨ; ਇਹਨਾਂ ਵਿਚੋਂ ਖਾਲੀ ਇਕ ਹੀ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਦੇਵ ਦਾ ਹੈ, ਇਕ ਤੀਸਰੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ਦਾ ਅਤੇ ਤਿੰਨ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਜੋ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਨੇ ਫੁਆਹ ਦੋਨੋਂ ਆਪਣੇ ਬਜ਼ੁਰਗ ਦੇ ਪੇਸ਼ ਕੀਤੇ ਲਿਖੇ ਹਨ, ਜੈਦੇ ਕਿ ਨਾ ਤੋਏ, ਏਸਦਾ ਕੋਈ ਪਤਾ ਨਹੀਂ॥ ਬਸ ਏਤਨੀ ਕਮਜ਼ੋਰ ਬੁਨਿਆਦ ਤੇ ਇਹ ਅਨੁਮਾਨ ਖੜਾ ਕਰਦੇ ਹਨ, ਕਿ ਸਾਰੇ ਸ਼ਲੋਕ ਅਤੇ ਹੋਰ ਜੋ ਬਾਣੀ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਮ ਤੇ ਹੈ, ਉਹ ਸਭ ਦੀ ਸਭ ਅਸਲ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੀ ਹੈ ਜਿਸਨੇ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਮ ਪਰ ਇਹ ਰਚੀ, ਇਹ ਇਕ ਅਣੋਖੀ ਦਲੀਲ ਹੈ ਅਤੇ ਏਸਦੇ ਲਿਖਣ ਵਾਲੇ ਕੌਣ ਹਨ ਮਿਸਟਰ ਮੈਕਾਲਿਫ਼, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਨੇ ਮਾਲੂਮ ਹੁੰਦਾ ਹੈ ਰਤਾ ~~ਭੀ~~ ਭਰ ਦੀ ਏਸ ਮੁਆਮਲੇ ਵਿਚ ਆਪਣੀ ਵਿਚਾਰ ਤੋਂ ਕੰਮ ਨਹੀਂ ਲਿਆ, ਜੋ ਕੁਝ ਮਿਸਟਰ ਗਾਰ ਸਿੱਖਾਂ ਵਿਚੋਂ ਕਿਸੇ ਨੇ ਦਸਿਆ, ਉਹ ਅਲੋਕਾਰ ਲਿਖ ਦਿਤਾ। ~~...~~ ਅਪ੍ਰੈਲ ਸਨ 1925 ਦੇ 'ਦੀ ਸਿਖ ਰੀਵੀਊ' ਵਿਚ ਅਸਾਂ ਇਕ ਤਕਰੀਰੀ ਲੇਖ ਇਸ ਗਲ ਦਾ ਛਾਪਿਆ ਸੀ, ਅਤੇ ਇਹ ਸਿੱਧ ਕੀਤਾ ਸੀ ਕਿ ਸ਼ਲੋਕ ਅਤੇ ਹੋਰ ਬਾਣੀ ਖ਼ੁਦ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਦੀ ਆਪਣੀ ਹੀ ਹੈ, ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਕਿਸੇ ਗਦੀਦਾਰ ਦੀ ਨਹੀਂ। ਉਸ ਲੇਖ ਦੇ ... ਦੀ ਨਕਲ ... ਕਰਕੇ ... ਛੁਟਕਾਰਾ ਆਖੀ ਅਗੇ ਦੇਂਦੇ ਹਾਂ।

III- ਕੀ 'ਬਾਣੀ' ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਹੈ ਜਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦੀ।

ਜੋ ਸ਼ਲੋਕ ਅਤੇ ਸ਼ਬਦ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਮ ਹੇਠਾਂ ਦਿੱਤੇ ਗਏ ਹਨ, ਕੀ ਉਹਨਾਂ ਦਾ ਕਰਤਾ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਸਨ ਜਾਂ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ, ਜਿਸਦਾ ਦੂਸਰਾ ਨਾਮ, ~~[illegible]~~ ਮੈਕਾਲਿਫ਼ ਸਾਹਿਬ ਆਖਦੇ ਹਨ, 'ਫ਼ਰੀਦ ਸਾਨੀ' (ਅਰਥਾਤ ਦੂਜਾ ਫ਼ਰੀਦ) ਸੀ? ਇਹ ਸਵਾਲ ਕੁਝ ਚਿਰ ਦਾ ਸਿੱਖਾਂ ਵਿਚ ਖੜਾ ਹੋਇਆ ਹੈ। ਜੇਕਰ ਵਿਸ਼ੇ ਦੇ ਮੋਤੀ ਸੱਚੇ ਤੇ ਚੰਗੀ ਆਬ ਦੇ ਹੋਣ, ਤਦ ਇਹ ਜਾਨਣ ਦੀ ਕੋਈ ਭਾਰੀ ਲੋੜ ਨਹੀਂ ਜੋ ਉਹ ਕਿਹੜੇ ਸਮੁੰਦਰ ਤੋਂ ਨਿਕਲੇ ਸਨ, ਲੰਕਾ ਟਾਪੂ ਦੇ ਨੇੜਿਓਂ ਜਾਂ ਖਲੀਜ ਫ਼ਾਰਸ ਵਿਚੋਂ। ਪਰ ਇਹ ਨਵਾਂ ਖ਼ਿਆਲ ਕੁਝ ਅਜਿਹੀ ਪੱਕੀ ਗੱਲ ਦਸਕੇ ਲਿਖਿਆ ਹੈ, ਅਤੇ ਕਈ ਸਿੱਖ ਲੇਖਕ ਭੀ ਬਿਨਾ ਸੋਚੇ ਸਮਝੇ ਇਸ ਗੱਲ ਨੂੰ ਦੁਹਰਾਉਂਦੇ ਹਨ ਕਿ ਏਸ ਸਵਾਲ ਪੁਰ ਵਿਚਾਰ ਜ਼ਰੂਰੀ ਹੋ ਗਿਆ। ਨਾਲੇ ਪੰਜਾਬੀ ਬੋਲੀ ਦੀ ਤਾਰੀਖ਼ ਵਾਸਤੇ ਇਸ ਸਵਾਲ ਦਾ ਠੀਕ ਠੀਕ ਉੱਤਰ ਬੜੀ ਅਹਮੀਅਤ ਰਖਦਾ ਹੈ।

ਮੈਕਾਲਿਫ਼ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਭਾਵੇਂ ਏਸਨੂੰ ਯਕੀਨੀ ਗੱਲ ਕਿਹਾ ਹੈ, ਪਰ ਪ੍ਰਗਟ ਆਪ ਲਿਖਦੇ ਹੋਏ ਸਾਬਤ ਸਾਬਿਤ ਕਰਨ ਲਈ ਕੋਈ ਦਲੀਲ ਜਾਂ ਵਜਹ ਨਹੀਂ ਦਿੱਤੀ, ਨਾ ਦਿੱਤੇ ਆਪਣੀ ਕਿਤਾਬ The Sikh Religion ਵਿਚ ਤੇ ਜਾਂ ਕਦੇ ਅਗੇ ਪਿਛੇ ਹੀ ਕਿਸੇ ਲੇਖ ਵਿਚ ਇਸ ਸਵਾਲ ਪਰ ਬਹਸ ਕੀਤੀ ਹੈ। ਆਪਣੀ ਕਿਤਾਬ ਵਿਚ ~~[illegible]~~ ਇਹ ਜ਼ਰੂਰ ਲਿਖ ਦਿਤਾ ਹੈ ਕਿ:—

It is certain that it was Sh. Brahm who composed the shlokas and hymns bearing the name of Farid in the Granth Sahib, though he used the name of the founder of his spiritual line, as his <u>nom</u>-<u>de</u>-<u>plume</u>.

ਕਿਤਾਬ ਦੇ ਲਿਖਣ ਵਿਚ ਕਈ ਸਿੱਖ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਮਦਦਗਾਰ ਸਨ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਵਿਚੋਂ ਕਿਸੇ ਦੇ ਕਹੇ ਪਰ ਮੈਕਾਲਿਫ਼ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਇਹ ਲਿਖ ਤੇ ਦਿਤਾ, ਪਰ ਏਸ ਪਰ ਬਹਸ ਕਰਨੀ ਜਾਂ ਕੋਈ ਦਲੀਲ ਇਹ ਰਾਏ ਪ੍ਰਗਟ ਕਰਨ ਦੀ ਵਜਹ ਦਸਣ ਦੀ ਖੇਚਲ ਨਹੀਂ ਕੀਤੀ। ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਕਿਤਾਬ ਵਿਚ ਹੋਰ ਥਾਂ ਇਹ ਲਿਖਿਆ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਮਸ਼ਹੂਰ ਫ਼ਾਰਸੀ ਵਿਚ ਹੀ ਗਲਬਾਤ ਕਰਦੇ ਸਨ, ਅਤੇ ਅਗੇ ਏਸੇ ਗੱਲ ਦੀ ਪੁਸ਼ਟਤਾ ਕਰਨ ਲਈ ਐਥੇ ਇਹ ਲਿਖਿਆ ਹੈ ਕਿ ਜਿਸ ਵੇਲੇ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਜੰਮੇ ਸਨ, ਤਦ ਇਹ ਅਰਬੀ ਦੇ ਲਫ਼ਜ਼ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਜ਼ਬਾਨੋ ਨਿਕਲੇ: 'ਯਾ ਹੈਯੁ! ਯਾ ਕੱਯੂਮ!' ਅਗੇ ਜਿਸਦਾ ਮੈਕਾਲਿਫ਼ ਯਕੀਨ ਕਰਦੇ ਸਨ ਕਿ ਦਸ ਨਿਕਲਣ ਵੇਲੇ ਉਹਨਾ ਸਮਸਮ ਜਾਂ ਨੇ ਕੁਰਬਾਨ! ਕਹਨਾ ਸੀ।

ਪਰ ਜੋ ਕੁਝ ਵੀ ਹੋਵੇ, ਉਪਰਲਾ ਦਾਅਵਾ ਬੋਲੀ ਦੇ ਸਬੰਧ ਦੀ ਕੀਤਾ ਗਿਆ ਜਾਪਦਾ ਹੈ। ਏਸ ਵਿਚ ਤਾਂ ਕੋਈ ਸ਼ੱਕ ਨਹੀਂ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਚੰਗੇ ਫ਼ਾਰਸੀ ਅਰਬੀ ਪੜ੍ਹੇ ਹੋਏ ਸਨ, ਅਤੇ ਹਜ਼ਾਰਾਂ ਸ਼ਿਅਰ ਤੇ ਹੋਰ ਫ਼ਾਰਸੀ ਦੀ ਆਮ ਜਾਰੀ ਸ਼ਾਇਰੀ ਦੇ ਥੋੜ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਨੋਕ ਜ਼ਬਾਨ ਸਨ, ਅਤੇ ਹਰ ਮੌਕਿਆ ਤੇ ਢੁਕਵੇਂ ਹੋਣਾਂ ਪਰ ਆਉਂਦੇ ਸਨ। ਇਹ ਭੀ ਠੀਕ ਹੈ ਜੋ ਜਦ ਫ਼ਾਰਸੀ-ਬੋਲਣ ਵਾਲੇ ਦਰਬਾਰਿਤੀ ਮੁਸਲਮਾਨ

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਜਾਂ ਤਾਂ ਆਪਣਿਆਂ ਨਾਲ ਗਲਬਾਤ ਕਰਨੀ ਪੈਂਦੀ ਸੀ ਜਾਂ ਅਜਿਹੇ ਲੋਕਾਂ ਨੂੰ ਜਦ ਕਦੇ
ਦਾਅਵਤ ਕਰਨਾ ਹੁੰਦਾ ਸੀ (ਮੁਲਾਕਾਤ) ਤਦ ਫ਼ਾਰਸੀ ਹੀ ਬੋਲਦੇ ਸਨ। ਪਰ ਇਸ ਗਲ
ਦਾ ਕੋਈ ਸਬੂਤ ਨਹੀਂ ਕਿ ਉਹ ਸਾਰੀ ਜੀਵਨ ਵਿਚ ਮੁਤਬਾਦਲ ਹੀ ਫ਼ਾਰਸੀ ਬੋਲਿਆ
ਕਰਦੇ ਸਨ, ਅਤੇ ਇਸ ਬਾਤ ਦਾ ਸਬੂਤ ਤਾਂ ਉੱਕਾ ਹੀ ਨਹੀਂ ਕਿ ਉਹ ਆਪਣੇ ਦੇਸ ਦੀ
ਬੋਲੀ, ਜਿਥੇ ਜੰਮੇ ਪਲੇ ਸਨ, ਜਾਣਦੇ ਹੀ ਨਹੀਂ ਸਨ, ਜਾਂ ਪੰਜਾਬੀ ਦੇ ~~ਜੱਟਾਂ ਦੀ ਬੋਲੀ~~
ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਵਿਚ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਸਾਰੀ ਉਮਰ ਲੰਘੀ ਸੀ ਦੇ
ਕਿਸਾਨਾਂ ਦੀ ਬੋਲੀ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਪਰ ਉਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਸਾਰਾ ਗੁਜ਼ਾਰਾ ਆਸਰਾ ਸੀ, ਲਿਖ ਜਾਂ ਬੋਲ ਨਹੀਂ
ਸਕਦੇ ਸਨ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਜੀਵਨ ਪਰ ਬਹੁਤ ਕਿਤਾਬਾਂ ਉਰਦੂ ਫ਼ਾਰਸੀ ਵਿਚ ਲਿਖੀਆਂ
ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਦੀਆਂ ਮੈਂ ਦੇਖੀਆਂ ਹਨ, ਕਿਤੇ ਇਸ ਕਿਸਮ ਦਾ ਕੋਈ ਦਾਅਵਾ ਨਹੀਂ ਕੀਤਾ
ਗਿਆ ਮੈਂ ਨਹੀਂ ਪੜ੍ਹਿਆ। ਸਗੋਂ ਇਸਦੇ ਉਲਟ ਕਈ ਕਹਾਣੀਆਂ ਉਨ੍ਹਾਂ ਕਿਤਾਬਾਂ ਵਿਚ
ਲਿਖੀਆਂ ਮਿਲਦੀਆਂ ਹਨ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਤੋਂ ਸਾਬਤ ਹੁੰਦਾ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਮੁਤਬਾਦਲ
ਦੇਸੀ ਬੋਲੀ ਹੀ ਬੋਲਦੇ ਸੀ।

ਲਿਖਿਆ ਹੈ ਕਿ ਜਦ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਜੀ ਖ਼੍ਵਾਜਾ ਕੁਤਬ-ਉਦ-ਦੀਨ ਆਪਣੇ ਪੀਰ
ਦੀ ਖ਼ਿਦਮਤ ਵਿਚ ਹੀ ਸਨ, ਤਦ ਪੀਰ ਦੀ ਜਿਮੇ ਲਗੀ ਉਨ੍ਹਾਂ ਨੇ (ਪੀਣ ਲਈ) ਪਾਣੀ ਗਰਮ ਕਰਨਾ ਸੀ। ਉਹ
ਰਾਤ ਸੀਤ ਰੁੱਤ ਬਹੁਤ ਸੀ, ਅਤੇ ਘਰ ਦੀ ਅੱਗ ਬੁਝ ਗਈ ਸੀ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਸਦੇ ਬਾਹਰ
ਅਤੇ ਅੱਗੇ ਲਈ ਹਨੇਰੀ ਰਾਤ ਵਿਚ ਬਹੁਤ ਦੂਰ ਦੂਰ ਤਕ ਫਿਰ ਗਿਰੇ, ਪਰ ਕਿਤੇ ਨਾ ਚਾਨਣ
ਤੇ ਨਾ ਅੱਗ ਹੀ ਲੱਭੇ। ਫੇਰ ਕਦ ਵਿਚ ਬੁਢੀ ਔਰਤ ਦੇ ਘਰ ਪਰ ਪਹੁੰਚੇ, ਜਿਸਨੇ ਇਹ
ਸ਼ਰਤਾਂ ਇਸ ਪ੍ਰਕਾਰ ਉਤੇ ਦੇਣੀਆਂ ਮਨਜ਼ੂਰ ਕੀਤੀਆਂ, ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਆਪਣੀ ਸੱਜੀ
ਅੱਖ ਦਾ ਦੇਣਾ ਕਰ ਦੇਵੇ। ਬਾਬਾ ਫ਼ੌਰ ਝੱਟ ਆਪਣਾ ਦੇਣਾ ਕਬੂਲਿਆ ਅਤੇ ਅੱਖ ਨੂੰ
ਪੂਰਾ ਪਾੜ ਕੇ ਦੇ ਦਿੱਤਾ ਲਿਆ ਅਤੇ ਉਪਰ ਪਗੜੀ ਦਾ ਲੜ ਲਪੇਟ ਲਿਆ। ਜਦ ਖ਼੍ਵਾਜਾ
ਸਾਹਿਬ ਨੂੰ ਵੁਜ਼ੂ ਕਰਾ ਰਹੇ ਸਨ, ਤਦ ਖ਼੍ਵਾਜਾ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਅੱਖ ਬਧੀ ਦੇਖਕੇ ਪੁਛਿਆ
"ਕਿ ਅੱਖ ਨੂੰ ਕੀ ਹੋਇਆ ਹੈ"। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਨੇ ਜਵਾਬ ਦਿੱਤਾ "ਅੱਖ ਆ ਗਈ ਹੈ"।
ਤਿਸਪਰ ਖ਼੍ਵਾਜਾ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਫ਼ਰਮਾਇਆ "ਆ ਗਈ ਹੈ ਤਾਂ ਪੱਟੀ ~~[illegible]~~ ਖੋਲ੍ਹ ਦੇਵੋ"। ਜਦ
ਪੱਟੀ ਖੋਲੀ ਤਾਂ ਅੱਖ ਠੀਕ ਹੋਈ ਸੀ।

ਇਸ ਕਹਾਣੀ ਦਾ ਸਾਰਾ ਦਾਰਮਦਾਰ ਇਸ ਪੰਜਾਬੀ ਮੁਹਾਵਰੇ ਉਤੇ ਹੈ ਜੋ
'ਅੱਖ ਆ ਗਈ ਹੈ'। ਇਸਤੋਂ ਇਹ ਸਿਧ ਹੈ ਕਿ ਪੀਰ ਤੇ ਮੁਰੀਦ ਆਪੋ ਵਿਚ
ਮਾਮੂਲੀ ਗਲਾਂ ਕਰਦੇ ਮੁਤਬਾਦਲ ਦੇਸੀ ਬੋਲੀ ਹੀ ਵਰਤਦੇ ਸਨ।

ਇਕ ਹੋਰ ਕਹਾਣੀ ਇਸ ਤਰਾਂ ਪਰ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ, ਸ਼ੇਖ਼ ਬਹਾ-ਉਲ-ਹੱਕ
ਅਤੇ ਕੁਝ ਹੋਰ ਦੋਸਤ ਮਿਲਕੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਸੁਫ਼ ਦੀ ਮੁਲਾਕਾਤ ਨੂੰ ਗਏ। ਜਦ ਅੰਦਰ
ਦਰਗਾਹ ਤੇ ਅਪੜੇ, ਪਰ ਬੈਠਣ ਲਈ ਕੋਈ ਲਾਇਕ ਤਖਤਾ ਨਹੀਂ ਸੀ। ਫ਼ਰੀਦ ਨੇ
ਆਪਣੀ ਕੰਬਲੀ ਧਰਤੀ ਉਤੇ ਵਿਛਾ ਦਿਤੀ ਅਤੇ ਉਸਪਰ ਇਹ ਸਾਰੇ ਬੈਠਕੇ ਗਿਆਨ
ਧਰੇ। ਸ਼ੇਖ਼ ਸੁਫ਼ ਨੇ ਆਪਣੇ ਘਰ ਦੀ ਖਿੜਕੀ ਵਿਚੋਂ ਜਦ ਇਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਇਸ ਤਰਾਂ
ਦਰਗਾਹ ਵਿਚ ਆਏ ਦੇਖਿਆ, ਤਦ ਸਭਾ ਕਰਨ ਲਈ ਕੰਬਲ ਨੂੰ ਤਰਨੇ ਹਟਾ
ਦਿਤਾ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਨੇ ਬਦ-ਦੁਆ ਦਿਤੀ ਕਿ ਜਿਸਨੇ ਸਾਡਾ ਕੰਬਲ
ਤਰੋਂ ਹਟਾਇਆ ਹੈ, 'ਉਸਦੇ ਸਿਰ ਸਿੰਗ'। ਇਹ ਲਫ਼ਜ਼ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਮੂੰਹੋਂ

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

ਇਹ ਲਫ਼ਜ਼ ਨਿਕਲਨ ਦੀ ਦੇਰ ਸੀ, ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਸੂਫ਼ ਦੇ ਸਿਰ ਤੇ ਸਿੰਗ ਉਗ ਆਏ ਅਤੇ ਉਸਦਾ ਸਿਰ ਧਰਤੀ ਵਿਚ ਧਸ ਗਿਆ।

ਦੋਹਾਂ ਤੋਂ ਹੀ ਸਿੱਧ ਹੈ ਕਿ ਜਿਹੜੇ ਦੋਵੇਂ ਹੀ ਲਫ਼ਜ਼ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਮੂੰਹੋਂ ਨਿਕਲੇ, ਉਹ ਦੇਸੀ ਹੀ ਸਨ, ਜਿਹੜੀ ਦੇਸੀ ਬੋਲੀ, ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਮਾਦਰੀ ਜ਼ਬਾਨ ਹੁੰਦੀ ਸੀ। ਜੋ ਕਿ ਸਹੀ ਗੱਲ ਸੀ।

ਇਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਕਿਹਾ ਜਾਂਦਾ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਨੇ ਤਖ਼ਤ ਹਜ਼ਾਰਾ ਦੇ ਚੌਧਰੀ ਮੰਗਲਸੇਨ ਨੂੰ ਮੁਸਲਮਾਨ ਕੀਤਾ, ਤਦ ਉਸਨੂੰ 'ਮੰਘੂ' ਨਾਮ ਦਿੱਤਾ, ਜਿਹੜਾ ਨਾਮ ਕਿ ਮੰਗਲਸੇਨ ਦੀ ਥਾਂ ਰਖਿਆ ਹੀ ਜਾਪਦਾ ਸੀ। ਮੰਢਣਾ ਦੇ ਚੌਧਰੀ ਨੂੰ ਗੋਤ ਸਮੇਤ ਮੁਸਲਮਾਨ ਕਰਕੇ ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਨਾਮ 'ਵਜੀਰ' ਦਿੱਤਾ। ਇਕ ਹੋਰ ਆਦਮੀ ਨੂੰ ਪਿਆਰ ਨਾਲ 'ਭਈਆ ਜੀਵ' ਕਹਿਕੇ ਬੁਲਾਇਆ ਕਰਦੇ ਸਨ। ਇਹ ਕਹਿਨ ਦੀ ਲੋੜ ਨਹੀਂ ਕਿ 'ਮੰਘੂ', 'ਵਜੀਰ' 'ਭਈਆ' ਇਹ ਲਫ਼ਜ਼ ਨਾ ਅਰਬੀ ਦੇ ਹਨ ਨਾ ਫ਼ਾਰਸੀ ਦੇ।

ਸਾਨੂੰ ਇਹਨਾਂ ਕਹਾਣੀਆਂ ਦੇ ਸਚ ਝੂਠ ਦੇਖਣ ਦੀ ਲੋੜ ਨਹੀਂ। ਬਸ ਏਤਨਾ ਜਾਨਣ ਦੀ ਲੋੜ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇਸੀ ਜਾਂ ਪੰਜਾਬੀ ਬੋਲੀ ਬੋਲਦੇ, ਇਸ ਗਲ ਵਿਚ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਜੀਵਨ ਪਰ ਕਿਤਾਬਾਂ ਲਿਖਨ ਵਾਲਿਆਂ ਨੂੰ ਕੁਝ ਭੀ ਅਨੋਖਾ ਨਜ਼ਰ ਨਹੀਂ ਆਇਆ। ਉਹ ਇਸ ਕਰਕੇ ਬਗੈਰ ਕਿਸੇ ਤਰ੍ਹਾਂ ਹਿਚਕਚਾਣ ਦੇ ਖੁੱਲਮ ਖੁੱਲਾ ਮੰਨਦੇ ਹਨ ਕਿ ਸ਼ਲੋਕ ਅਤੇ ਹੋਰ 'ਸਬਦ' ਜੋ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਨਾਮ ਪਰ ਦਿੱਤੇ ਹਨ, ਉਹ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਦੇ ਹੀ ਹਨ। ਸਗੋਂ ਉਹ ਹੋਰ ਭੀ ਕਈ ਦੋਹਿਰੇ ਤੇ ਸ਼ਲੋਕ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਬਣਾਏ ਦਸਦੇ ਹਨ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਕੋਈ ਪਤਾ ਨਹੀਂ। ਇਕ ਦੋਹਿਰਾ ਇਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਪਰ ਹੈ:—

ਫ਼ਰੀਦਾ! ਏਹ ਦਮ ਗਏ ਨੇ ਬਹੁੜੇ ਜਾਗਨ ਕੀ ਕਰ ਚੌਂਪ।
ਇਹ ਦਮ ਹੀਰੇ ਲਾਲ ਹੈ ਗਿਨ ਗਿਨ ਸਾਹ ਨੂੰ ਸੌਂਪ॥

ਕੁਝ ਹੋਰ ਸ਼ਲੋਕ ਇਹ ਹਨ:—

ਕੂਕ ਫ਼ਰੀਦਾ! ਕੂਕ ਤੂੰ, ਜਿਉਂ ਰਾਖਾ ਜੁਆਰ।
ਜਬ ਲਗ ਟਾਂਡਾ ਨ ਗਿਰੇ, ਤਬ ਲਗ ਕੂਕ ਪੁਕਾਰ॥੪੨॥
ਫ਼ਰੀਦਾ 'ਮੈਂ' ਨੂੰ ਮਾਰਕੇ ਮੁੰਜ ਕਰ, ਨਿੱਕੀ ਕਰਕੇ ਕੁੱਟ।
ਭਰੇ ਖ਼ਜ਼ਾਨੇ ਰਬ ਦੇ, ਜੋ ਭਾਵੇ ਸੋ ਲੁਟ॥੪੪॥
ਕਾਗਾ! ਨੈਣ ਨਿਕਾਸ ਦੂੰ, ਅਰ ਪੀ ਕੇ ਦੇਖ ਲੈ ਜਾਇ।
ਪਹਿਲੇ ਦਰਸ ਦਿਖਾਇਕੇ, ਤੌਂ ਪਾਛੇ ਲੀਜੇ ਖਾਇ॥੧੦੫॥
ਫ਼ਰੀਦਾ ਗਰਬ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਵਡਿਆਈਆਂ ਧਨ ਜੋਬਨ ਆਗਾਹ।
ਖਾਲੀ ਚਲੇ ਧਣੀ ਸਿਉਂ, ਟਿੱਬੇ ਜਿਉਂ ਮੀਂਹਾਹ॥੧੨੪॥*

ਹੋਰ ਦਿੱਤੇ ਸ਼ਲੋਕ ਭੀ ਬਹੁਤ ਨੇੜੇ ਦੇ ਹਨ, ਕੁਝ ਲਫ਼ਜ਼ਾਂ ਤਾਣੇ ਇਹੋ ਜਿਹੇ ਸ਼ਲੋਕ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਭੀ ਹਨ:—

---

* ਇਹ ਨੰਬਰ 'ਅਸਰਾਰੇ ਫ਼ਰੀਦੀ' ਦੇ ਹਨ। ਇਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਦਾ ਸ਼ਲੋਕ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਨੰਬਰ 123 ਵਿਚ ਮੌਜੂਦ ਹੈ।

Original with: Anup Singh Choudry
Digitized by: Panjab Digital Library

ਆਪ ਸਵਾਰੇਂ ਮੈਂ ਮਿਲਾਂ, ਮੈਂ ਮਿਲਿਆ ਸੁਖ ਹੋਇ।
ਫ਼ਰੀਦਾ! ਜੇ ਤੂੰ ਮੇਰਾ ਹੋ ਰਹੇਂ, ਸਭ ਜਗ ਤੇਰਾ ਹੋਇ॥੧੦੮॥
ਫ਼ਰੀਦਾ! ਮੌਤੇ ਦਾ ਬੰਨਾ ਏਵੇਂ ਦਿਸੇ, ਜਿਉ ਦਰਿਆ ਦੀ ਢਾਹ।
ਅਗੇ ਦੋਜ਼ਕ ਤਪਿਆ ਸੁਣੀਏ, ਹੌਲ ਪਵੇ ਕਹਾਹ॥੧੧੨॥
ਇਕਨਾਂ ਨੂੰ ਸਭ ਸੋਝੀ ਆਈ, ਇਕ ਫਿਰਦੇ ਵੇਪਰਵਾਹ।
ਅਮਲ ਜੋ ਕੀਤੇ ਦੁਨੀ ਵਿਚ ਸੋ ਦਰਗਾਹ ਓਗਾਹ॥੧੧੩॥

ਇਸ ਵਿਚ ਸ਼ੱਕ ਹੋਣ ਵਾਲੀ ਕੋਈ ਗਲ ਨਹੀਂ। ਚਿਸ਼ਤੀ ਫ਼ਕੀਰਾਂ ਦਾ ਇਹ ਸਿਲਸਿਲਾ, ਖ਼ਾਜਾ ਮੁਈਨੁੱਦੀਨ ਅਜਮੇਰੀ ਤੋਂ ਤੁਰਕੇ, ਹਿੰਦੁਸਤਾਨ ਵਿਚ ਇਸਲਾਮ ਦੀ ਤਬਲੀਗ਼ ਖ਼ਾਤਰ ਹੀ ਆਏ ਹੋਏ ਸਨ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਤੀਸਰੀ ਪੀੜ੍ਹੀ ਵਿਚ ਏਸ ਸਿਲਸਿਲੇ ਦੇ ਵਡੇ ਸੀ। ਅਤੇ ਓਹ ਆਪਣੇ ਮਕਸਦ ਵਿਚ ਪੂਰੇ ਕਾਮਯਾਬ ਵੀ ਹੋਏ। ਹਿੰਦੂ ਕਿਸਾਨਾਂ, ਜੱਟਾਂ ਅਤੇ ਪਿੰਡਾਂ ਵਾਲੇ ਲੋਕ, ਜੋ ਨਾਂ ਦੀਆਂ ਜਾਤਾਂ, ਵਰਨਾਂ ਦੀ ਗਿਣਤੀ ਵਿਚ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਕਰੋੜਾਂ ਮੁਸਲਮਾਨ ਹੋਈਆਂ। ਫ਼ਾਰਸੀ ਮਜ਼ਾਹਿਬ ਵਿਚ ਓਹ ਪੈਦਾ ਹੋਏ ਅਤੇ ਪਲਾਨੇ ਹੋਣ ਦੀ ਵਡੀ ਉਮਰ ਮੁਲਤਾਨ ਵੱਲ ਦੇ ਪਾਸੇ ਦੇ ਪੇਂਡੂ ਲੋਕਾਂ ਵਿਚ ਹੀ ਕੱਟੀ, ਇਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਇਸਲਾਮ ਦੀ ਸਿਖਿਆ ਦੇਂਦਿਆਂ। ਕੀ ਹੋ ਸਕਦਾ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਪੰਜਾਬੀ ਨਹੀਂ ਸਨ ਜਾਣਦੇ, ਜਾਂ ਜੋ ਕਦੂ ਉਹਨਾਂ ਕੀਤਾ, ਓ ਮਜਬੂਰ ਤੋਂ ਫ਼ਾਰਸੀ ਵਿਚ ਦਾਖਲ ਕਰਕੇ ਹੋ ਗਿਆ ਸੀ। ਕਵਾਲ ਲੋਕ ਜੋ ਦਰਗਾਹ ਹੋਇ ਸਲਾਮ ਕਰ ਸਨ, ਬਹੁਤਾ ਕਰਕੇ ਦੇਸੀ ਬੋਲੀ ਵਿਚ ਨਾਅਤਾਂ ਫ਼ਕੀਰ ਗਾਉਂਦੇ ਸਨ, ਅਤੇ ਇਨ੍ਹਾਂ ਦੇ ਗੀਤ ਸੁਣਕੇ ਹੀ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਉਤੇ ਕਈ ਵਾਰੀ 'ਹਾਲ' ਹੋ ਜਾਂਦਾ ਸੀ।

ਜ਼ਾਹਿਰ ਕਿਹਾ ਜਾਏ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਬੜੇ ਉਚੇ ਖ਼ਾਨਦਾਨ ਵਿਚੋਂ ਸਨ ਜੋ ਬਖ਼ਾਰਾ ਵਲੋਂ ਏਥੇ ਆਕੇ ਵੱਸੇ ਸਨ, ਅਤੇ ਅਜੀ ਵੇਖਦੇ ਹਾਂ ਕਿ ਅਫ਼ਗਾਨ ਸਰਦਾਰ ਜੋ ਪੰਜਾਬ ਵਿਚ ਨਜ਼ਰਬੰਦ ਹੋਕੇ ਰਹਿੰਦੇ ਹਨ, ਸਾਰੀ ਉਮਰ ਵਿਚ ਬਹੁਤ ਥੋੜ੍ਹੀ ਪੰਜਾਬੀ ਸਿਖਦੇ ਹਨ। ਜਵਾਬ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਖ਼ਾਨਦਾਨਿਆਂ ਨੂੰ ਪੰਜਾਬ ਵਿਚ ਰਹਿੰਦੇ ਦੋ ਪੀੜ੍ਹੀਆਂ ਲੰਘ ਚੁਕੀਆਂ ਸਨ। ਇਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਦਾਦਾ ਅਫ਼ਗਾਨ ਸਰਦਾਰ ਸ਼ਹੀਦ ~~[illegible]~~ ਚੰਗੇਜ਼ਖਾਂ ਦੇ ਹਮਲਿਆਂ ਦੇ ਵੇਲੇ ਆਪਣਾ ਦੇਸ ਛਡਕੇ ਹਿੰਦੁਸਤਾਨ ਵਿਚ ਭੱਜ ਆਏ ਸਨ, ਅਤੇ ਏਥੇ ਆਕੇ ਕਸਬਾ ਕੋਠੀਵਾਲ (ਜਿਸਨੂੰ ਹੁਣ ਫ਼ਾਰਸੀ ਮਜ਼ਾਹਿਬ ਆਖਦੇ ਹਨ) ਵਿਚ ਵੱਸ ਗਏ ਸਨ ਅਤੇ ਏਸੇ ਦੇਸ ਨੂੰ ਹੁਣ ਆਪਣਾ ਪੱਕਾ ਵਤਨ ਬਣਾ ਲਿਆ ਸੀ, ਅਤੇ ਪਿਛਾ ਭੁਲ ਗਏ ਸਨ। ਅਜੇ ਦਿਹਾਤੀਆਂ ਦੀ ਏਥੇ ਦੇ ਰਹਿਣ ਵਾਲੇ ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਨਾਲ ਹੋਈਆਂ। ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਦੀਆਂ ਜ਼ਨਾਨੀਆਂ; ਬਚਿਆਂ, ਰਾਜਪੂਤਾਂ ਅਤੇ ਜੱਟਾਂ ਦੀ ਕੁੜੀਆਂ ਏਹਨਾਂ ਦੇ ਘਰਾਂ ਵਿਚ ਵਿਆਹੀਆਂ ਗਈਆਂ, ਭਾਵੇਂ ਇਹ ਜਿਤੇ ਬਹੁਤਾ ਕਰਕੇ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਉਸਾਰ ਵਿਚ ਹੋਏ। ਆਪ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਨੇ ਵੱਡੇ ਹੋਣੇ ਦੀ ਸਾਰੀ ਉਮਰ ਪਾਈ। ਜੋ ਬੋਲੀ ਦੇ ਵਰਤਣ ਲਈ ਕਾਫ਼ੀ ਮੌਕਿਆ ਅਤੇ ਸਮਾ ਮਿਲਣਿਆ ਸੀ। ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਮਾਂ ਦੇ ਲੋਕ ਦੀ ਪੀੜ੍ਹੀਆਂ ਤੋਂ ਹਿੰਦੁਸਤਾਨ ਵਿਚ ਆਏ ਹੋਏ ਸਨ, ਅਤੇ ਕਈ ਵਿਚ

ਕਹਾਣੀਆਂ ਮਿਲਦੀਆਂ ਹਨ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਤੋਂ ਪਤਾ ਲਗਦਾ ਹੈ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਮਾਤਾ ਬੱਚਿਆਂ ਨਾਲ ਗੱਲਾਂ ਬਾਤਾਂ ਕਰਦੀ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਬੋਲੀ ਹੀ ਵਰਤਦੀ ਸੀ। ਫੇਰ ਬਾਬਾ ਜੀ ਨਜ਼ਰਬੰਦ ਅਹਿਲਕਾਰਾਂ ਦੀ ਸਿਆਸਤ ਝਗੜਿਆਂ ਦੇ ਨੇੜੇ ਪਰ ਨਹੀਂ ਮਾਰਦੀ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਆਪਣੇ ਜੀਵਨ ਦੇ ਹਰ ਦਿਨ ਵਿਚ ਪਿੰਡਾਂ ਦੀ ਲੋਕਾਂ ਨਾਲ ਕੰਮ ਪੈਂਦਾ ਰਹਿੰਦਾ ਅਤੇ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਮਤਲਬ ਹੀ ਏਹਨਾਂ ਲੋਕਾਂ ਨੂੰ ਆਪਣੇ ਬਣਾਕੇ, ਉਹਨਾਂ ਨਾਲ ਰਲ ਮਿਲਕੇ, ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਮੁਸਲਮਾਨ ਬਣਾਨ ਦਾ ਰਹਿੰਦਾ। ਫ਼ਰੀਦ ਦਾ ਹਾਲ ਆਪਣੇ ਉਦੋਂ ਦੀ ਸਿਖਾਂ ਦਾ ਕਿ ਹੋਰ ਪੀਰਾਂ ਫਕੀਰਾਂ ਦਾ, ਜੋ ਸਭ ਦੇਸੀ ਬੋਲੀਆਂ ਜਾਣਦੇ ਅਤੇ ਆਪਣੇ ਦਿਲ ਦੇ ਵਿਚਾਰ ਵਿਚ ਉਹੋ ਵਰਤਦੇ ਸਨ; ਫਾਰਸੀ ਉਹਨਾਂ ਲਈ ਕੁਝ ਇਕ ਹੋਰ ਦੇਸਦੀ ਬੋਲੀ ਸੀ ਜੋ ਪੜ੍ਹਕੇ ਸਿਖਣੀ ਪੈਂਦੀ ਸੀ ਅਤੇ ਸਿਖਣ ਪੜ੍ਹਨ ਦੇ ਕੰਮ ਆਉਂਦੀ ਸੀ, ਬੋਲਚਾਲ ਸਭ ਪੰਜਾਬੀ ਵਿਚ ਸੀ॥

ਜੋ ਕੁਝ ਅਸਾਂ ਉਪਰ ਲਿਖਿਆ ਹੈ, ਜੇ ਗਵਾਹੀ ਦੀ ਦਿਲ ਦੀ ਤਸੱਲੀ ਕਿਸੇ ਦੀ ਨਾ ਹੋਵੇ, ਤਦ ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ, ਤੂਤੀਏ ਹਿੰਦ, ਨਾਲ ਮੁਕਾਬਲਾ ਕਰੋ। ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਦਾ ਬਾਪ ਹਿੰਦੁਸਤਾਨ ਵਿਚ ਆਇਆ ਸੀ ਅਤੇ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦਾ ਦਾਦਾ ਪੰਜਾਬ ਵਿਚ ਹੋਰ ਭੀ ਪਹਿਲਾਂ। ਖੁਸਰੋ ਦੀ ਸਾਰੀ ਜ਼ਿੰਦਗੀ ਸ਼ਾਹੀ ਦਰਬਾਰ ਅਤੇ ਆਲਿਮਾਂ ਫ਼ਾਜ਼ਿਲਾਂ ਦੀ ਸੰਗਤ ਵਿਚ, ਅਤੇ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਤੇ ਬਾਪਆਂ ਦੀ ਅਤੇ ਆਪਣੀ ਜ਼ਿੰਦਗੀ ਪੰਜਾਬ ਦੇ ਸਿੱਧੇ ਅਨਪੜ੍ਹ ਜੱਟਾਂ ਤੇ ਪਿੰਡੂ ਲੋਕਾਂ ਵਿਚ। ਦੋਵੇਂ ਵਿਚੋਂ ਸਮ ਹੋਏ ਹਨ। ਕੁਝ ਖੁਸਰੋ ਦੀ ਹਿੰਦੀ ਰਚਨਾ ਬੜੀ ਥੋੜੀ ਹੈ, ਅਤੇ ਸਿਰਫ ਪਹੇਲੀਆਂ ਅਤੇ ਕਹਮੁਕਰਨੀਆਂ ਤਕ ਹੀ ਬਸ ਨਹੀਂ ਕਰਦਾਂਦੀ, ਗਜ਼ਲਾਂ ਅਤੇ ਹੋਰ ਧਾਰਮਿਕ ਰਚਨਾ ਦੀ ਬਹੁਤੇਰੀ ਹੈ, ਅਤੇ ਅਜਿਹੀ ਸਰਲ ਹਿੰਦੀ ਵਿਚ ਕਿ ਕੋਈ ਜਾਣੇ ਕਿਸੇ ਅਜਕਲ ਦੇ ਹਿੰਦੀ ਕਵੀ ਨੇ ਕਿਸੇ ਬੱਚਿਆਂ ਦੇ ਮੈਗਜ਼ੀਨ ਵਾਸਤੇ ਲਿਖੀ ਹੈ। ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨੇ ਘਟ ਤੋਂ ਘਟ ਇਕ ਕਿਤਾਬ 'ਬਜ਼ਬਾਨੇ ਜਾਂਗੀ ਨਵਿਸ਼ਤਮ', ਅਫ਼ਸੋਸ ਹੈ ਕਿ ਕੋਈ ਪਤਾ ਨਹੀਂ ਲਗਦਾ ਤਰਜਮਾ ਭੀ ਏਸ ਕਿਤਾਬ ਦਾ ਹੁਣ ਤਕ ਮਿਲਦਾ ਕਿ ਨਹੀਂ, ਪਰ ਇਹ 'ਜਾਂਗੀ ਜ਼ਬਾਨ' ਕੀ ਹੋਸਕਦੀ ਹੈ, ਉਸਦੇ ਜ਼ਮਾਨੇ ਵਿਚ ਪ੍ਰਚਲਿਤ ਜ਼ਬਾਨ। ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਇਕ ਵਾਰੀ ਬਾਦਸ਼ਾਹ ਵਕਤ ਦੇ ਹੁਕਮ ਤਹਿਤ ਸ਼ਾਹ ਸਰਫ਼ ਦੇ ਪੇਸ਼ ਕਰਨ ਲਈ ਪਾਣੀਪਤ ਭੇਜੇ ਗਏ। ਸ਼ਾਹ ਸਰਫ਼ ਇਕ ਕਲੰਦਰ ਫ਼ਕੀਰ ਕਿਸੇ ਦੀ ਪਰਵਾਹ ਨਹੀਂ ਸਨ ਕਰਦੇ, ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨੂੰ ਇਕ ਆਲਿਮ ਫ਼ਾਜ਼ਿਲ ਸੂਫ਼ੀ ਫ਼ਕੀਰ ਜਾਣਕੇ ਅੰਦਰ ਆਉਣ ਦੀ ਇਜਾਜ਼ਤ ਦਿਤੀ। ਪਰ, ਅੰਦਰ ਪਹੁੰਚਿਆਂ ਹੀ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਆਮ ਕਲਾਮ ਇਹਨਾਂ ~~ਹਿੰਦੀ~~ ਪੰਜਾਬੀ ਲਫ਼ਜ਼ਾਂ ਵਿਚ ਕੀਤੀ, 'ਆਏ ਕਥਾਂਓਤ'। ~~ਫੇਰ~~ ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨੂੰ ਆਪਣੀ ਰਚਨਾ ਦੇ ਸ਼ਿਅਰ ਸੁਣਾਨ ਵਾਸਤੇ ਕਿਹਾ; ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨੇ ਗਾਕੇ ਸੁਣਾਏ। ਅਤੇ ਪੁੱਛਿਆ ਕਹੁ ਸਮਝੇ। ਸ਼ਿਅਰ ਦੇ ਮਜ਼ਮੂਨ ਫੇਰ ਸ਼ਾਹ ਸਰਫ਼ ਨੇ ਇਕ ਆਪਣਾ ਰਚਿਆ ਸ਼ਿਅਰ ਪੜ੍ਹਿਆ, ~~ਜਿਸ ਨਾਲ~~ ਪ੍ਰਭਾਵਤ ਹੋਕੇ ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਦੀਆਂ ਅੱਖਾਂ ਵਿਚ ਜਲ ਭਰ ਆਇਆ। ਜਦ ਸ਼ਾਹ ਸਰਫ਼ ਨੇ ਦੇਖਿਆ ਤਦ ਪੰਜਾਬੀ ਵਿਚ ਬੋਲੇ :- "ਐਂ ਰੋਂਦਾ ਏਂ? ਤੂੰ ਕੂੜਾ ਏਂ" ਪਰਤਖ ਹੈ ਕਿ ਜੋ ਪੰਜਾਬੀ ਵਾਕ ਸ਼ਾਹ ਸਰਫ਼ ਨੇ ਕਿਹਾ, ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਉਸਨੂੰ ਸਮਝ ਸਕਦਾ ਸੀ। ਅਤੇ ਸ਼ਾਹ ਸਰਫ਼ ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨਾਲੋਂ ਵਡੇਰੀ ਉਮਰ ਦੇ ਬਾਬੇ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਗਾਹੀ

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਸਨ। ਬਾਬਾ ਫਰੀਦ ਦੀ ਪੰਜਾਬੀ, ਜਿਸਤਕ ਕਿ ਉਸ ਰਚਨਾ ਤੇ ਵਿਸਾਹ ਕੀਤਾ ਜੋ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਹੈ, ਮੁਲਤਾਨ ਦੇ ਲਾਗੇ ਦੀ ਲਹਿੰਦੀ ਜਾਂ ਜਟਕੀ ਸੀ। ਅਤੇ ਉਸ ਵਿਚ ਲਫ਼ਜ਼ਾਂ ਦੀਆਂ ਬਣਤਰੀਆਂ ਅਜਿਹੀਆਂ ਸ਼ਕਲਾਂ ਵਰਤੀਆਂ* ਹਨ, ਜੋ ਵਿਆਕਰਨ ਮੁਤਾਬਕ ਹੁਣ ਵਾਲੀ ਪੰਜਾਬੀ ਅਤੇ ਉਸ ਤੋਂ ਪਹਿਲੀ ਅਪਭ੍ਰੰਸ਼ ਦੇ ਵਿਚਾਲੇ ਦੀਆਂ ਹਨ, ਕਿ ਜਿਸ ਵਿਚੋਂ ਪੰਜਾਬੀ ਬਣੀ ਹੈ ਅਤੇ ਹੁਣ ਵਾਲੀ ਸ਼ਕਲ ਵਿਚ ਆਈ ਹੈ, ਠੀਕ ਜਿਵੇਂ ਕਿ ਉਹਨੀ ਦਿਨ ਦੀਆਂ ਹੋਰ ਦੇਸੀ ਬੋਲੀਆਂ, ਏਹੀ ਗਿਆਰਵੀਂ ਸਦੀ ਦੇ ਲਾਗੇ। ਏਸੇ ਸਮੇਂ ਦੇ ਕਰੀਬ ਦੀ 'ਨਾਥ ਜੋਗੀਆਂ' ਦੀ ਰਚਨਾ ਵਿਚ ਭੀ ਸਾਨੂੰ ਪੰਜਾਬੀ ਦਾਣੇ ਮਿਲਦੇ ਹਨ।

ਸੋ ਫਿਰ ਇਸ ਵਿਚ ਕੁਝ ਅਨੋਖੀ ਗਲ ਨਹੀਂ ਕਿ ਬਾਬਾ ਫਰੀਦ ਅਜਿਹੀ ਵੰਨੀ ਪੰਜਾਬੀ ਬੋਲੀ ਵਿਚ ਰਚਨਾ ਕਰਦੇ, ਜਿਹੀ ਵੰਨੀ ਜਿਹੀ ਵਿਚ ਅਮੀਰ ਖੁਸਰੋ ਨੇ ਹਿੰਦੀ ਰਚਨਾ ਕੀਤੀ॥

ਹੋਰ ਅਸੀਂ ਦਾਅਵੇ ਨਾਲ ਇਹ ਭੀ ਨਹੀਂ ਕਹਿ ਸਕਦੇ, ਕਿ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਰਚਨਾ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਆਪਣੇ ਲਫ਼ਜ਼ਾਂ ਵਿਚ ਹੀ ਜਿਉਂ ਦੀ ਤਿਉਂ ਬਿਨਾ ਕਿਸੇ ਭੀ ਅਦਲ ਬਦਲ ਦੇ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨਦੇਵ ਤਕ ਪੁੱਜ ਗਈ ਸੀ। ਜਿਥੇ ਜਾਣ ਤੋਂ ਪਹਿਲੇ ਜਦ ਤਕ ਉਹ ਜ਼ਬਾਨੀ ਜ਼ਬਾਨੀ ਹੀ ਚਲੀ ਆਉਂਦੀ ਸੀ, ਇਹ ਜ਼ਰੂਰ ਹੈ ਕਿ ਉਸ ਵਿਚ ਕੁਝ ਲਫ਼ਜ਼ ਸਮਾਂ ਪਾ ਕੇ ਬਦਲ ਗਏ ਹੋਣ, ਅਤੇ ਪੁਰਾਣੇ ਨਿਕਲਕੇ ਉਹਨਾਂ ਦੀ ਥਾਂ ਨਵੇਂ ਲਫ਼ਜ਼, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਦਾ ਰਿਵਾਜ ਵਧੀਕ ਹੋ ਚੁਕਾ ਸੀ, ਆ ਗਏ ਹੋਣ। ਇਹੋ ਜਿਹੀਆਂ ਮਾਮੂਲੀ ਗਲਾਂ ਹਨ ਅਤੇ ਅਵੱਸ਼ ਹੋ ਜਾਂਦੀਆਂ ਹਨ। ਪਰ ਬਾਵਜੂਦ ਇਹਨਾਂ ਤਬਦੀਲੀਆਂ ਦੇ ਬਾਣੀ ਬਾਬੇ ਫਰੀਦ ਦੀ ਹੀ ਰਹੇਗੀ, ਅਤੇ ਉਸਦੇ ਮਤਲਬ ਅਤੇ ਮਜ਼ਮੂਨ ਵਿਚ ਕੋਈ ਫ਼ਰਕ ਨਹੀਂ ਆਉਂਦਾ।

ਮੁਸਲਮਾਨਾਂ ਨੇ ਹਿੰਦੂਆਂ ਦੀ ਬੋਲੀ ਸਿਖਣੀ, ਆਉਣ ਤੋਂ ਝਟ ਪਿਛੋਂ ਸ਼ੁਰੂ ਕਰ ਦਿਤੀ ਸੀ, ਤੇ ਸਿਖਣੀ ਜ਼ਰੂਰੀ ਭੀ ਸੀ, ਨਹੀਂ ਤਾਂ ਕੰਮ ਕਿਸ ਤਰ੍ਹਾਂ ਟੁਰਦਾ। ਹਿੰਦੂਆਂ ਨੇ ਭੀ ਕੁਝ ਲਫ਼ਜ਼ ਫ਼ਾਰਸੀ ਅਰਬੀ ਦੇ ਵਿਗਾੜੂ ਤਿਗਾੜੂ ਕੇ ਬੋਲਣੇ ਸਿਖ ਲਏ ਹੋਣਗੇ। ਪੁਰਾਣਾ ਹਿੰਦੀ ਕਵੀ ਚੰਦ ਬਰਦਾਈ ਆਪਣੀ ਕਿਤਾਬ 'ਪ੍ਰਿਥੀਰਾਜ ਰਾਸੋ' ਵਿਚ ਕਈ ਅਰਬੀ ਫ਼ਾਰਸੀ ਦੇ ਲਫ਼ਜ਼ ਵਰਤਦਾ ਹੈ, ਤੇ ਕਈ ਥੋੜੇ ਜਿਹੇ ਹੀ। ਭਾਵੇਂ ਕਿਸੀ ਮਗਰਿ ਦਾ ਸੀ ਪਰ ਲਾਹੌਰ ਦਾ ਜੰਮ ਸੀ, ਉਸਦੀ ਕਿਤਾਬ ਵਿਚ ਕੋਈ ਅਠ ਦਸ ਜਾਂ ਲਫ਼ਜ਼ ਅਜਿਹੇ ਮਿਲੇ ਹਨ, ਜੋ ਖ਼ਾਲਸ ਪੰਜਾਬੀ ਹਨ। ਮੁਸਲਮਾਨ ਕਈ ਕਈ ਸਦੀਆਂ ਤੋਂ ਸਿਰੀ ~~ਕੌਮ~~ ਪੰਜਾਬੀ ਦਸੌਰਾ ਵਿਚ ਰਚਨਾ ਕਰਦੇ ਰਹੇ ਆਏ ਹਨ, ਭਾਵੇਂ ਇਹ ਬਾਬਾ ਫਰੀਦ ਅਤੇ ਖੁਸਰੋ ਨਾਲੋਂ ਪਿਛੋਂ ਦੇ ਹਨ।

(2)

ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਵਿਚ ਜੋ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦੀ ਜੋ ਗੋਸ਼ਟ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਨਾਲ ਹੋਈ

---

* ਅਪ੍ਰੈਲ ਸਨ ੧੯੨੦ ਦੇ ਖਾਲਸਾ ਐਡਵੋਕੇਟ ਅਖਬਾਰ ਵਿਚ ਮੈਂ ਏਸਦੀ ਪੂਰੀ ਬਹਿਸ ਕੀਤੀ ਸੀ।

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

ਹੋਈ ਹੋਈ ਹੈ, ਉਸ ਵਿਚ ਕਈ ਸਲੋਕ ਸੋਲਾਂ ਆਨੇ ਓਹੋ ਹਨ, ਜੋ 'ਸਲੋਕ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ' ਦੇ ਨਾਮ ਨਾਲ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਦਿੱਤੇ ਗਏ ਹਨ। ਸਾਰੇ ੧੩੦ ਵਿਚੋਂ ਇਹ ਸਲੋਕ ਪੰਜ ਹਨ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਵਿਚੋਂ ਤਿੰਨ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਨੇ ਬੋਲੇ ਕਹੇ ਹਨ, ਅਤੇ ਇਕ ਜਵਾਬ ਵਜੋਂ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਦਿਤਾ ਲਿਖਿਆ ਹੈ। ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਅਠਾਰਵੀਂ ਉਨੀਵੀਂ ਸਦੀ ਈਸਵੀ ਵਿਚ ਬਣੀਆਂ ਸਨ ਕੋਈ ਤਿਨ ਸੌ ਵਰ੍ਹਾ ਅਸਲ ਵਾਕਿਆ ਨਾਲੋਂ ਪਿਛੋਂ। ਭਲਾ ਜੇ ਮਨ ਲਈਏ ਕਿ ਇਹਨਾਂ ਜਨਮ ਸਾਖੀਆਂ ਨੇ ਇਹ ਸਾਖੀ ਕਿਸੇ ਪੁਰਾਣੀ ਲਿਖੀ ਰਿਪੋਰਟ ਤੋਂ ਨਕਲ ਕੀਤੀ, ਤਦ ਇਹ ਪੁਰਾਣੀ ਰਿਪੋਰਟ ਭੀ ਅਕਬਰ ਦੇ ਸਮੇਂ ਦੇ ਦਰਮਿਆਨ ਤਕ ਹੀ ਪਿਛੇ ਪਹੁੰਚ ਸਕਦੀ ਹੈ, ਵਾਕਿਆ ਨਾਲੋਂ ਕੋਈ ਸਠ ਵਰ੍ਹੇ ਪਿਛੋਂ। ਉਸ ਵਿਚ ਗੁਰੂ ਅਮਰਦਾਸ ਦੇ ਇਕ ਸਲੋਕ ਦੀ ਮੌਜੂਦਗੀ, ਜੋ ਕਿ ਸ਼ਾਹ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਸਲੋਕ ਨੂੰ ਸਾਮ੍ਹਣੇ ਰਖਕੇ ਰਚਿਆ ਗਿਆ ਹੈ, ਇਹ ਦਸਦੀ ਹੈ ਕਿ ਪੁਰਾਣੀ ਰਿਪੋਰਟ ਭੀ ਅਸਲ ਵਾਕਫ਼ਾਤ ਦਾ ਸਹੀ ਬਿਆਨ ਨਹੀਂ; ਉਸਦੇ ਅੰਦਰ ਜੋ ਵੇਰਵਾ ਦਿੱਤਾ ਹੈ, ਓਹ ਸਾਰਾ ਲੇਖਕ ਦੀ ਕਪੋਲ ਕਲਪਨਾ ਹੈ।

ਜੇ ਇਹ ਮੰਨ ਭੀ ਲਈਏ ਕਿ ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਨੇ ਸਚੀ ਮੁਚੀ ਓਹ ਤਿਨ ਸਲੋਕ ਕਹੇ ਜੋ ਉਸਦੇ ਮੂੰਹ ਵਿਚ ਰਖੇ ਗਏ ਹਨ, ਅਤੇ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਉਸੇ ਵੇਲੇ ਓਹ ਸਲੋਕ ਰਚਕੇ ਬੋਲਿਆ, ਜੋ ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਬੋਲਦੇ ਦਸਿਆ ਗਿਆ ਹੈ, ਤਦ ਭੀ ਕੀ ਹੋਇਆ। ਸ਼ੇਖ ਇਬਰਾਹੀਮ ਜੇ ਆਪਣੀ ਗੱਦੀ ਦੀ ਪੀੜ੍ਹੀ ਆਪਣੇ ਨਾਮੀ ਤੇ ਚਿਰੀ ਬਜ਼ੁਰਗ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਜਾਂ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਕਈ ਸਲੋਕ ਆਪਣੀ ਮਜਲਿਸ ਵਿਚ ਸੁਣਾਏ ਹੋਣ, ਤਦ ਕੋਈ ਅਜੂਬੀ ਗਲ ਇਸ ਵਿਚ ਕੀ ਹੋਈ। ਨਾ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਇਕ ਸਲੋਕ ਇਹ ਸਾਬਿਤ ਕਰਦਾ ਹੈ ਕਿ ਇਹ ਸਲੋਕ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਨੇ ਓਸ ਮੌਕਿਆ ਤੇ ਹੀ ਜਵਾਬ ਵਜੋਂ ਰਚਿਆ ਤੇ ਬੋਲਿਆ ਸੀ, ਕਿਉਂਕਿ ਇਕ ਦਰਜਨ ਦੇ ਕਰੀਬ ਸਲੋਕ ਗੁਰੂ ਅੰਗਦ ਅਤੇ ਗੁਰੂ ਅਮਰਦਾਸ ਦੇ ਭੀ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਸਲੋਕਾਂ ਨੂੰ ਮੁਖ ਰਖਕੇ ਰਚੇ ਹੋਏ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਮੌਜੂਦ ਹਨ। ਨਮੂਨੇ ਲਈ ਦੇਖੋ ਸਲੋਕ ਨੰਬਰ ੧੩, ੫੨, ੯੬, ੧੦੪, ੧੦੫, ੧੨੦, ੧੨੧, ੧੨੪ ਵਗੈਰਾ 'ਸਲੋਕ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ' ਦੇ ਸਿਰਨਾਵੇਂ ਹੇਠਾਂ।

ਜੋ ਕਈ ਦੀ ਤਰ੍ਹਾਂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਦੀ ਸੰਗ੍ਰਹਿ ਕਰਤਾ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਦੇਵ ਨੇ, ਅਤੇ ਉਸ ਵਿਚ ਜੋ ਸਿਰਨਾਵੇਂ ਦਿੱਤੇ ਹਨ, ਓਹ ਭੀ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਹੀ ਦਿੱਤੇ ਹੋਏ ਹਨ। ਓਹ ਸਲੋਕਾਂ ਤੌਰ ਬਾਣੀ ਨੂੰ 'ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ' ਦੀ ਆਖਦੇ ਹਨ, ਨਾ ਕਿ 'ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ' ਦੀ। 'ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ' ਦਾ ਨਾਮ ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਜ਼ਰੂਰੀ ਤਕਾਂ ਮਾਲੂਮ ਹੋਣਾ ਚਾਹੀਦਾ ਸੀ, ਸਾਖੀ ਜਾਂ ਰਿਪੋਰਟ ਤੋਂ ਲੇਕਰ ਓਹ ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਵੇਲੇ ਚਲ ਰਹੀ ਸੀ*; ਜਾਂ ਹੋਰ ਤਰ੍ਹਾਂ ਪਰ। ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ਨੇ ਏਸ ਸਾਖੀ ਦਾ ਕੋਈ ਜ਼ਿਕਰ ਨਹੀਂ ਕੀਤਾ। 'ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ' ਨਾਮ ਖਾਲੀ ਸ਼ੇਖ ਫ਼ਰੀਦ ਗੰਜ-ਸ਼ਕਰ ਵਾਸਤੇ ਹੀ ਵਰਤਿਆ ਜਾਂਦਾ ਹੈ। ਦੂਸਰਾ ਸ਼ੇਖ ਜਿਸਨੂੰ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਮਿਲੇ ਕਹੇ ਹਨ, ਉਸਦਾ ਨਾਮ 'ਸ਼ੇਖ ਬ੍ਰਹਮ' ਹੀ ਲਿਖਾਂ ਜੋ ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਨੂੰ ਮਾਲੂਮ ਸੀ; ਇਹੋ

---

* ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ਏਸ ਭੇਟ ਤੇ ਰਿਪੋਰਟ ਦਾ ਕੋਈ ਜ਼ਿਕਰ ਨਹੀਂ ਕਰਦੇ ਆਪਣੀ ਵਾਰਾਂ ਵਿਚ

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

1604
1532
68
1943
1604
339

ਨਾਮ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਵਿਚ ਉਸਨੂੰ ਦਿਤਾ ਗਿਆ ਹੈ। ਜੇਕਰ ਉਸਦਾ ਸਬੰਧ (ਨਾਮ ਨਹੀਂ) ਸਗੋਂ ਸੂਫ਼ੀ ਫ਼ਕੀਰ ਸ਼ਾਹੀ, ਮਤਲਬ ਦੂਜਾ ਫ਼ਕੀਰ ਸੀ, ਤਦ ਇਹ ਕੇਵਲ ਮੁਸਲਮਾਨ ਦਿਰਵੇਸ਼ਾਂ ਨੂੰ ਹੀ ਮਾਲੂਮ ਹੋ ਸਕਦਾ ਸੀ, ਨਾ ਕਿ ਆਮ ਖ਼ਾਸ ਨੂੰ। ਅਸਲ ਵਿਚ 'ਫ਼ਕੀਰ-ਸ਼ਾਹੀ' ਜਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਅਲਾਉ-ਉਦ-ਦੀਨ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਪੋਤੇ ਅਤੇ ਦੂਜੇ ਦਰਜੇ ਪੀਰ ਦਾ ਖ਼ਿਤਾਬ ਸੀ, ਜੇ ਕੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦਾ ਲਕਬ ਲਾਜ਼ਮ ਹੁੰਦਾ ਸੀ ਤਾਂ ਉਹ 'ਫ਼ਕੀਰ ਸਾਹਿਬ' ਜਾਂ ਦੂਜਾ ਫ਼ਕੀਰ ਹੋ ਸਕਦਾ ਸੀ। ਪਰ ਠੀਕ ਗੱਲ ਤਾਂ ਇਹ ਹੈ 'ਫ਼ਕੀਰ ਸ਼ਾਹੀ' ਜਾਂ 'ਫ਼ਕੀਰ ਸਾਹਿਬ' ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦਾ ਕੋਈ ਲਕਬ ਨਹੀਂ ਸੀ, ਉਹ ਕੋਈ ਦੇਉਂ ਪੀਰਾਂ ਵਿਚੋਂ ਅਤੇ ਸਪੁੱਤ੍ਰ ਗੱਦੀਆਂ ਵਿਚੋਂ ਨਹੀਂ ਸਨ, ਅਤੇ ਸਭੇ ਸਤ ਆਠ ਤੱਕ ਉਹ ਗੱਦੀ ਪਰ ਰਹੇ ਸਨ। ਉਹਨਾਂ ਨਾਲੋਂ ਵਿਰੋਧੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਅਲਾਉਦੀਨ, ਉਹਨਾਂ ਦਾ ਆਪਣਾ ਪਿਤਾ ਸ਼ੇਖ਼ ਮਸੂਦ, ਅਤੇ ਪਿੱਛੋਂ ਸਾਬਤਿਨਦਾਨੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਤਾਜੁਦੀਨ ਅਤੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ~~[illegible]~~ ਅਪਣੇ (ਜਹਾਂਗੀਰ ਦੇ ਵੇਲੇ) ਹੋਏ ਹਨ। ਇਹਨਾਂ ਲਕਬਾਂ ਵਿਚ 'ਸ਼ਾਹੀ' ਅਤੇ 'ਸਾਹਿਬ' ਦੇ ਜਗ੍ਹਾ 'ਫ਼ਕੀਰ' ਨਾਲ ਸਤ ਨਹੀਂ ਕੀਤੇ ਜਾ ਸਕਦੇ ਅਤੇ ਨਾ ~~[illegible]~~ 'ਫ਼ਕੀਰ ਸ਼ਾਹੀ' ਅਤੇ ~~[illegible]~~ 'ਫ਼ਕੀਰ ਸਾਹਿਬ' ਦੀ ਥਾਂ ਖ਼ਾਲੀ 'ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਕੀਰ' ਲਿਖਿਆ ਜਾ ਸਕਦਾ। ਇਹ ਬਨਾਵਟ ਸਿਖਾਂ ਦੀ ਹੈ, ਜੋ ਮੌਕਾ ਮਿਲ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਬੇਮੌਕੇ ਦੁਹਰਾ ਦਿਤੀ ਹੈ। ਸ਼ੇਖ਼ ਇਬਰਾਹੀਮ ਦਾ ਲਕਬ 'ਫ਼ਕੀਰ ਸ਼ਾਹੀ' ਨਹੀਂ ਸੀ।

ਜੇਕਰ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਦੇਵ ਨੂੰ ਇਹ ਮਾਲੂਮ ਹੁੰਦਾ ਕਿ ਸ਼ਲੋਕ ਫ਼ਰੀਦ ਜੋ ਉਹ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਦਰਜ ਕਰਦੇ ਹਨ, ਅਸਲ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ ਦੇ ਹਨ, ਉਹ 'ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ ਦੇ ਸ਼ਲੋਕ' ਵਿਚ ਨਾ ਲਿਖਦੇ। ਉਹਨਾਂ ਨੇ ਇਹ ਦੇਖਣਾ ਬੜੀ ਹੁਸ਼ਿਆਰੀ ਨਾਲ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਕੀਤਾ ਹੈ, ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਜਾਂ ਆਪਣੀ ਰਚੀ ਰਚਨਾ ਦੇ ਦਿਖਾਲੇ ਜੋ ਇਕ ਆਪ ਸ਼ਲੋਕ ਦੀ ਦੂਜੀ, ਤੀਜੀ ਜਾਂ ਚੌਥੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ਦਾ ਦਿੱਤਾ ਹੈ, ਤਦ ਮਹਲੇ ਦਾ ਅੰਕ ਨਾਲ ਦਿੱਤਾ ਹੈ ਪਹਿਚਾਨਣ ਵਾਸਤੇ, ਭਾਵੇਂ ਸਭ ਨੇ ਰਚਨਾ 'ਨਾਨਕ' ਦੇ ਤਖ਼ੱਲਸ ਤੇ ਕੀਤੀ ਹੈ। ਭਗਤ ਬਾਣੀ ਵਿਚ ਵੀ ਇਹ ਵੇਖਣਾ ਰਖਿਆ ਹੈ, ਪਰ 'ਸ਼ਲੋਕ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ' ਵਾਲਾ ਲਿਖਿਆ ਹੀ ਜੈ ਜੈ। ਅਤੇ ਜੇ ਉਹਨਾਂ ਨੂੰ ਮਾਲੂਮ ਸੀ, ਕਿ ਬਾਣੀ ਗਦੀ ਹੋਈ ਤਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ ਦੀ ਹੈ 'ਫ਼ਰੀਦ' ਦੇ ਨਾਮ ਤੇ, ਅਤੇ ਉਹਨਾਂ ਨੇ ਸ਼ੇਖ਼ ~~[illegible]~~ ਫ਼ਰੀਦ' ਦੇ ਨਾਮ ਪਰ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਦਿੱਤੀ ਹੈ, ਤਦ ਇਕ ਕੰਮ ਉਹਨਾਂ ਕਿਸ ਕਾਰਨ ਨਾਲ ਕੀਤਾ? ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਲਿਖਣ ਵਾਲੇ ਤਾਂ ਜਿਥੇ ਕਿਤੇ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਮੇਲ ਕਿਸੇ ਮਾਮੂਲੀ ਫ਼ਕੀਰ, ਜੋਗੀ, ਜਾਂ ਸਾਧੂ ਨਾਲ ਹੋਇਆ ਹੈ, ~~ਉਹਨਾਂ ਨੇ~~ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਨੂੰ ਦਰਿਆਫ਼ਤ ਖ਼ਾਤਰ, ਕਿਸੇ ਦੇਉਂ ਪੀਰ, ਮਸ਼ਹੂਰ ਨਾਥ ਜਾਂ ਉਸੇ ਸਾਧੂ ਦੇ ਨਾਮ ਘਸੀਟ ਲਿਆਂਦੇ ਹਨ। ਠੀਕ ਇਸੀ ਗੁਰੂ ਅਰਜਨ ਦੇਵ ਨੂੰ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਲਿਖਣ ਵਾਲਿਆਂ ਵਾਂਗ ਧੋਖਾ ਕਰਨ ਦਾ ~~[illegible]~~ ਦੋਸ਼ ਦੇਈਏ॥

ਜੋ ਇਹ ਸਾਫ਼ ਹੈ ਕਿ ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ ਤੋਂ ੬੫ ਕੁ ਵਰ੍ਹੇ ਪਿੱਛੋਂ ਅਤੇ ਸਾਥੋਂ ਤਰਾਂ ਵਰ੍ਹੇ ਪਹਿਲੋਂ ਸ਼ਲੋਕਾਂ ਦੇ ਸਬਦਾਂ ਨੂੰ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਦੀ ਹੀ ਬਾਣੀ ਜਾਣਦੇ ਸਨ, ਅਤੇ ਉਹਨਾਂ ਦਾ ਫ਼ੈਸਲਾ ਸਾਡੇ ਲਈ ਜ਼ਿੰਮੇਵਾਰ ਹੈ। ਸਾਡੇ ਲਿਖੂ

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

36 pages

ਮੁਸਲਮਾਨ ਪੀਰ ਤਕ ਇਹੋ ਜਿਹੇ ਆਏ ਹਨ ਅਤੇ ਉਹਨਾਂ ਦੀਆਂ ਅਤੇ ਸਿੱਖਾਂ ਦੀਆਂ ਆਪਣੀਆਂ ਟੀਕਾ ਟਿਪਣੀਆਂ ਦੋਸ਼ ਜਿਸਦੇ ਉਤੇ ਨਿਰਭਰ ਹਨ। ਖਾਲੀ ਰਹਿ ਨਵੀਨ ਸਿਖਾਂ ਨੂੰ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਦੇ ਲਿਖਾਰੀਆਂ ਨੂੰ ਠੀਕ ਸਿੱਧ ਕਰਨ ਖਾਤਰ ਦੋਸ਼ ਨਹੀਂ ਸਮਝਣ ਵਰਤਨ ਦੀ ਲੋੜ ਪਈ ਹੈ।

(੩)

ਹੁਣ ਅਸੀਂ ਇਕ ਹੋਰ ਮਜ਼ਬੂਤ ਦਲੀਲ ਤੇ ਆਉਂਦੇ, ਜੋ ਜਿਸਦਾ ਮਿਸਟਰ ਮੈਕਾਲਿਫ ਦੇ ਪੱਖ ਦਾ ਖੰਡਨ ਹੁੰਦਾ ਹੈ। ਸਲੋਕਾਂ ਸ਼ਬਦਾਂ ਵਿਚ ਜਿੰਨੇ ਦੀ ਜ਼ਾਤੀ ਵਾਕਿਆਤ ਦਾ ਇਸ਼ਾਰਾ ਹੈ, ਉਹ ਸਭ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਜੀਵਨ ਦੀਆਂ ਸੁਖ ਤੇ ਆਮ ਪ੍ਰਸਿੱਧ ਘਟਨਾ ਹਨ, ਅਤੇ ਉਹਨਾਂ ਦਾ ਕਥਨ ਉੱਤਮ ਪੁਰਖ ਵਿਚ ਮੈਂ ਜੋਗੀ ਮੈਨੂੰ ਕਰਕੇ ਕੀਤਾ ਜੀ ਫ਼ਰੀਦ ਦੀ ਵੱਡੀ ਲੱਮੀ ਉਮਰ, ਉਹਨਾਂ ਦੇ ਪਾਕਪਟਨ ਜਾਕੇ ਰੇਗਸਤਾਨ, ਕਾਠ ਦੀ ਰੋਟੀ, ਖੂਹ ਵਿਚ ਪੁੱਠਾ ਲਟਕੇ ਇਬਾਦਤ ਕਰਨਾ, ਕਾਵਾਂ ਦਾ ਪੈਰਾਂ ਦੀਆਂ ਤਲੀਆਂ ਠੂੰਗਣਾ ਅਤੇ ਪੰਛੀਆਂ ਦੇ ਸਿਰ ਦੇ ਵਾਲਾਂ ਵਿਚ ਆਲ੍ਹਣਾ ਬਣਾਉਣਾ, ਆਪਣੇ ਉਪਰ ਕਿਸੇ ਜ਼ੁਲਮ ਕਰਨੇ ਵਾਲੇ ਨੂੰ ਬਦ ਦੁਆ ਦੇਣੀ ਅਤੇ ਉਸ ਜ਼ਾਲਿਮ ਦਾ ਸ਼ਿਕਾਰ ਗਏ ਘੋੜੇ ਤੋਂ ਡਿਗਕੇ ਮਰਜਾਣਾ, ਤਖਤ ਹਜ਼ਾਰੇ ਦੇ ਕੋਲੋਂ ਦਰਜਾ ਦੇ ਹਲ ਨੂੰ ਦੁਆ ਕਰਕੇ ਦਰ ਮੈਂ ਜਾਣਾ ਆਦਿ ਇਹ ਸਭ ਬਾਬਾ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਜੀਵਨ ਦੀਆਂ ਘਟਨਾਂ ਪ੍ਰਸਿੱਧ ਹਨ (ਸਤੀਆਂ ਝੂਠੀਆਂ ਜੋ ਕੁਝ ਵੀ ਹੋਣ)। ਇਹਨਾਂ ਸਭ ਦਾ ਇਸ਼ਾਰੇ ਕੀਤੇ ਹਨ, ਦੇਖੋ ਸਲੋਕ ਨੰਬਰ ੪੧, ੫੫, ੬, ੭੦, ੨੮, ੨੬, ੬੦, ੬੧, ੬੨, ੧੧੬, ੬੫, ੬੬, ੯੪ ਅਤੇ ੪੨, ੪੩, ੯੧, ੪੭, ੫੦, ੬੭, ੭੦, ੯੦ ਵਗੈਰਾ।

ਇਹਨਾਂ ਸਲੋਕਾਂ ਸ਼ਬਦਾਂ ਵਿਚ ਹੋਰ ਕਿਸੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਜਾਂ ਗੱਦੀਦਾਰ ਦੇ ਜੀਵਨ ~~ਦਸ਼ਾ~~ ਵੱਲ ਕੋਈ ਇਸ਼ਾਰਾ ਨਹੀਂ।

ਸਿੱਟਾ।

ਸਾਰੀ ਬਹਿਸ ਦਾ ਸਿੱਟਾ ਇਹ ਹੈ ਕਿ ਜਿਥੋਂ ਤਕ ਗਵਾਹੀ ਮਿਲਦੀ ਹੈ, ਉਹ ਸਭ ਪ੍ਰਚਲਿਤ ਨਿਸ਼ਚੇ ਦੇ ਹੱਕ ਵਿਚ ਹੈ, ਅਤੇ ਉਹ ਮੈਕਾਲਿਫ ਸਾਹਿਬ ਦੇ ਦਾਅਵੇ ਦਾ ਖੰਡਨ ਕਰਦੀ ਹੈ॥

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਆਸਾ ਦੇਸ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਨਾਲ ਗੋਸ਼ਟ।

ਉਪਰ ਅਸੀਂ ਦਸ ਆਏ ਹਾਂ ਕਿ ਗੁਰੂ ਬਾਬਾ ਨੂੰ ਫੇਰ ਸੇਖ ਫਰੀਦ ਨਾਲ ਮਿਲਣੇ ਦੀ ਇਹਨਾਂ ਜਨਮਸਾਖੀਆਂ ਵਿਚ ਦਿਖਾਇਆ ਹੈ। ਅਸੀਂ ਏਥੇ ਪੁਰਾਣੀ ਬਾਲੇ ਵਾਲੀ ਜਨਮਸਾਖੀ* ਵਿਚੋਂ ਸੰਖੇਪ ਦੇਂਦੇ ਹਾਂ, ਜਿਸ ਤੋਂ ਸਾਫ ਨਜ਼ਰ ਆ ਜਾਏਗਾ ਕਿ ਸਿਖਾਂ ਨੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਤੋਂ ਮੁਰਾਦ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਜਾਂ ਬਾਬਾ ਫਰੀਦ ਤੋਂ ਹੀ ਲਿਆ ਹੈ, ਉਹਨਾਂ ਨੇ ਏਸ ਨੂੰ 'ਸ਼ੇਖ਼ ਬ੍ਰਹਮ' ਨਾਲ ਨਹੀਂ ਮਿਲਾਇਆ, ਜਾਣੂ ਅਣਜਾਣੂ ਰਖਿਆ ਹੈ। ਇਸ ਗੋਸ਼ਟ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਦੇ ਬਹੁਤ ਸਾਰੇ ~~ਸਲੋਕ~~ ਆਸਾ ਸ਼ਬਦ ਵਰਤੇ ਹਨ, ਜੋ ਸਲੋਕਾਂ ਤੋਂ ਪਹਿਲੇ ਗਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਆਏ ਹੋਏ ਦਿਤੇ ਹਨ। ਸਾਡਾ ਇਹ ਮਤਲਬ ਨਹੀਂ ਜੋ ਇਹ ਸਾਖੀ ਸਚਾਈ ਹੈ, ਇਹ ਸਿਰਫ਼ ਫਰੀਦ ਦੇ ਸ਼ਬਦਾਂ ਨੂੰ ਲੈਕੇ ਉਹਨਾਂ ਵਿਚੋਂ ਘੜੀ ਗਈ ਹੈ ਜਿਵੇਂ ਹੋਰ ਬਹੁਤ ਸਾਰੀਆਂ ਸਾਖੀਆਂ ਘੜੀਆਂ ਗਈਆਂ ਹਨ। ਪਰੰਤੂ ਸਭ ਤੋਂ ਵਡੀ ਦਲੀਲ ਹੈ, ਇਹ ਦਸਦੀ ਹੈ ਕਿ ਜਿਤਨੀ ਬਾਣੀ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਦੇ ਨਾਮ ਤੇ ਦਿਤੀ ਹੈ ਕੀ ਸਲੋਕ ਤੇ ਕੀ ਸ਼ਬਦ ਉਹ ਸਭ ਬਾਬਾ ਫਰੀਦ ਜਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਸ਼ਕਰਗੰਜ ਦੀ ਹੀ ਜਾਣਕੇ ਦਿੱਤੀ ਗਈ ਹੈ, ਅਤੇ ਇਹੋ ਨਿਸਚਾ ਗੁਰੂ ਸਾਹਿਬਾਨ ਅਤੇ ਹੁਣ ਤਕ ਸਾਰੇ ਸਿਖਾਂ ਦਾ ਰਿਹਾ ਹੈ॥

ਸਾਖੀ ਆਸਾ ਦੇਸ ਕੀ ਚਲੀ।

ਤਾਂ ਫੇਰ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਜੀ ਆਸਾ ਦੇਸ ਮੈਂ ਜਾਇ ਵੜੇ। ਅਗੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਜੰਗਲ ਮੈਂ ਬੈਠਾ ਥਾ। ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਗੁਰੂ ਜੀ ਆਇਆ ਤਾਂ ਦਸਤਪੰਜਾ ਲੈਕਰ ਖੜਾ ਗਿਆ ਅਤੇ ਗੋਸ਼ਟ ਕੀਤੀ। ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਗੁਰੂ ਬਾਬੇ ਜੀ ਨੂੰ ਪੁਛਿਆ:—

ਆਪੇ ਤੈਂ ਲੋੜੂ ਮੁਕਰਮੀ, ਆਪੇ ਤਾਂ ਅਹਾਰ ਸੇਹੂ।
ਦਾ ਬੇੜੀ ਨ ਜੰਤ ਪਰ ਅੰਤ ਦੈਨੈ ਤਖਰ ਲੋਹੁ।

ਤਬ ਗੁਰੂ ਬਾਬੇ ਜੀ (ਜੋ ਉਦਾਸੀ ਦੇ ਭੇਖ ਵਿਚ ਸਨ) ਜਵਾਬ ਦਿਤਾ:—

ਸਲੋਕ। ਦੇਹੀ ਬੇੜੀ ਜਗਤ ਪਰ, ਦੇਹੀ ਤਖਰ ਸਾਹੂ।
ਕੋਈ ਬੇੜੀ ਡੁਬਸੀ ਕੋਈ ਲਗੇ ਪਾਰ॥੧॥
ਨਾ ਪਾਣੀ ਨਾ ਬੇੜੀਆਂ ਨਾ ਡੁਬੇ ਨਾ ਜਾਇ।
ਨਾਨਕ ਤਖਰ ਸਚ ਪਰ ਸਹਿਜੇ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ॥੨॥

ਤਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫਰੀਦ ਬੋਲਿਆ:—

ਸਲੋਕ ਫਰੀਦਾ! ਤਨ ਰਹਿਆ ਮਨ ਫਟਿਆ ਤਾਗਤ ਰਹੀ ਨ ਕਾਇ।
ਉਠੀ ਪ੍ਰੀਤ ਤਬੀਬ ਕੀ, ਉਹ ਕਾਰੀ ਦਾਰੂ ਲਾਇ॥੩॥

ਤਬ ਗੁਰੂ ਬਾਬੇ ਜੀ ਜਵਾਬ ਦਿਤਾ:—

---

* ਬਾਵੇ ਹਜ਼ੂਰੀ ਦੇ ਵਾਰਤਾ ਨੇ ਇਹ ਪੁਰਾਤਨ ਜਨਮ ਸਾਖੀ ਤੋਂ ਹੀ ਨਕਲ ਕੀਤੀ ਹੈ।

Original with: Anup Singh, Noida
Digitized by: Panjab Digital Library

ਸ਼ਲੋਕ। ਸਜਣ ਸਚ ਪਰਖ ਮੁਖ ਅਲਾਵਣ ਥੋਥਰਾ।
ਨਾਨਕ! ਮਨ ਮਝਾਹੂ ਲਖਿ ਤੁਧੋ ਦੂਰ ਨ ਸੁ ਪਿਰੀ।

ਤਦ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਸ਼ਬਦ ਰਾਗ ਸੂਹੀ ਵਿਚ ਬੋਲਿਆ:—

ਬੇੜਾ ਬੰਧ ਨ ਸਕਿਓ ਬੰਧਨ ਕੀ ਵੇਲਾ।
ਭਰ ਸਰਵਰ ਜਬ ਊਛਲੈ ਤਬ ਤਰਨ ਦੁਹੇਲਾ।
ਹਥ ਨ ਲਾਇ ਕਸੁੰਭੜੈ ਜਲ ਜਾਸੀ ਢੋਲਾ॥੧॥ ਰਹਾਉ॥
ਇਕ ਆਪੀਨੈ ਪਤਲੀ ਸਹੁ ਕੇਰੇ ਬੋਲਾ।
ਦੁਧਾ ਥਣੀ ਨ ਆਵਈ, ਫਿਰ ਹੋਇ ਨ ਮੇਲਾ।
ਕਹੈ ਫਰੀਦ ਸਹੇਲੀਓ ਸਹੁ ਅਲਾਏਸੀ।
ਹੰਸ ਚਲਸੀ ਡੁੰਮਣਾ ਅਹਿ ਤਨ ਢੇਰੀ ਥੀਸੀ॥੨॥

ਤਾਂ ਗੁਰੂ ਬਾਬੇ ਜੀ ਜਵਾਬ ਵਿਚ, ਸ਼ਬਦ ਕੀਤਾ ਰਾਗ ਸੂਹੀ:—

ਜਪ ਤਪ ਕਾ ਬੰਧ ਬੇੜੁਲਾ ਜਿਤ ਲੰਘੇ ਵਹੇਲਾ।
ਨਾ ਸਰਵਰ ਨਾ ਊਛਲੈ ਐਸਾ ਪੰਥ ਸੁਹੇਲਾ॥੧॥
ਤੇਰਾ ਏਕੋ ਨਾਮ ਮੰਜੀਠੜਾ, ਰਤਾ ਮੇਰਾ ਚੋਲਾ ਸਦ ਰੰਗ ਢੋਲਾ।੧ ਰਹਾਉ
ਸਾਜਨ ਚਲੇ ਪਿਆਰਿਆ ਕਿਉ ਮੇਲਾ ਹੋਈ।
ਆਵਾਗਉਣ ਨਿਵਾਰਸੀ ਸਚ ਹੋਵੈ ਸੋਈ।
ਹਉਮੈ ਮਾਰ ਨਿਵਾਰਸੀ, ਸੀਤਾ ਹੈ ਚੋਲਾ।
ਗੁਰ ਬਚਨੀ ਫਲ ਪਾਇਆ, ਸਹ ਕੇ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬੋਲਾ।੩॥
ਨਾਨਕ ਕਹੈ ਸਹੇਲੀਓ ਸਹੁ ਖਰਾ ਪਿਆਰਾ।
ਹਮ ਸਹ ਕੇਰੀਆ ਦਾਸੀਆ ਸਾਚਾ ਖਸਮ ਹਮਾਰਾ॥੪॥

(ਇਹ ਸਾਫ਼ ਦਿਸ ਰਿਹਾ ਹੈ ਕਿ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਸ਼ਬਦ, ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਸ਼ਬਦ ਨੂੰ ਸਾਹਮਣੇ ਰਖਕੇ ਕਹਿਆ ਗਿਆ ਹੈ। ਦੋਵੇਂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਵਿਚ ਰਾਗ ਸੂਹੀ ਵਿਚ ਦਿਤੇ ਹਨ।)

ਤਬ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਬੋਲਿਆ ਰਾਗ ਆਸਾ ਵਿਚ ਸ਼ਬਦ ਕੀਤਾ:—

ਦਿਲਹੁ ਮੁਹਬਤ ਜਿਨ, ਸੇਈ ਸਚਿਆ।
ਜਿਨ ਮਨ ਹੋਰ ਮੁਖ ਹੋਰ, ਸਿ ਕਾਂਢੇ ਕਚਿਆ।
ਰਤੇ ਇਸ਼ਕ ਖ਼ੁਦਾਇ, ਰੰਗ ਦੀਦਾਰ ਕੇ।
ਵਿਸਰਿਆ ਜਿਨ ਨਾਉ, ਤੇ ਭੁਇ ਭਾਰ ਥੀਏ॥੧॥ ਰਹਾਉ॥
ਆਪ ਲੀਏ ਲੜ ਲਾਇ, ਦਰ ਦਰਵੇਸ਼ ਸੇ।
ਤਿਨ ਧੰਨ ਜਣੇਦੀ ਮਾਉ, ਆਏ ਸਫਲ ਸੇ॥੨॥
ਪਰਵਦਗਾਰ ਅਪਾਰ, ਅਗੰਮ ਬੇਅੰਤ ਤੂੰ।
ਜਿਨਾ ਪਛਾਤਾ ਸਚ, ਚੁੰਮਾ ਪੈਰ ਮੂੰ॥੩॥
ਤੇਰੀ ਪਨਹ ਖ਼ੁਦਾਇ, ਤੂੰ ਬਖ਼ਸ਼ੰਦਗੀ।
ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦੈ ਖੈਰ ਦੀਜੈ ਬੰਦਗੀ॥੪॥

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਤਾਂ ਬਾਬੇ ਸ਼ਬਦ ਬੋਲਿਆ ਰਾਗੁ ਸੂਹੀ ਮਹਲਾ ੧ ਸੁਚਜੀ:—

ਜਾ ਤੂੰ ਤਾਂ ਮੈਂ ਸਭੁ ਕੋ ਤੂੰ ਸਾਹਿਬ ਮੇਰੀ ਰਾਸ ਜੀਉ।
ਤੁਧ ਅੰਦਰ ਹਉ ਸੁਖ ਵਸਾਂ, ਤੂੰ ਅੰਦਰਿ ਸਾਬਾਸ ਜੀਉ।
~~ਭਾਣੈ~~ ਭਾਣੈ ਤਖਤ ਵਡਿਆਈਆਂ, ਭਾਣੈ ਭੀਖ ਉਦਾਸ ਜੀਉ।
ਭਾਣੈ ਥਲ ਸਿਰ ਸਰੁ ਵਹੈ ਕਮਲ ਫੁਲੈ ਆਕਾਸ ਜੀਉ।
ਭਾਣੈ ਭਉਜਲ ਲੰਘੀਐ, ਭਾਣੈ ~~ਮੰਝ~~ ਮੰਝ ਭਰੀਆਸ ਜੀਉ।
ਭਾਣੈ ਸੁ ਸਹੁ ਰੰਗਲਾ ਸਿਫਤ ਰਤਾ ਗੁਣਤਾਸ ਜੀਉ।
ਭਾਣੈ ਸਹੁ ਭੀਹਾਵਲਾ ਹਉ ਆਵਣ ਜਾਣ ~~ਮੁਈ~~ ਮੁਈਆਸ ਜੀਉ।
ਤੂੰ ਸਹੁ ਅਗਮੁ ਅਤੋਲਵਾਂ ਹਉ ਕਹਿ ਕਹਿ ਢਹਿ ਪਈ ਆਸ ਜੀਉ।
ਕਿਆ ਮਾਂਗਉ ਕਿਆ ਕਹਿ ਸੁਣੀ ਮੈਂ ਦਰਸਨ ਭੁਖ ਪਿਆਸ ਜੀਉ।
ਗੁਰ ਸ਼ਬਦੀ ਸਹੁ ਪਾਇਆ ਸਚ, ਨਾਨਕ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਜੀਉ।੧।

(ਦੋਵੇਂ ਸ਼ਬਦ ਉਪਰ ਦਿਤੇ ਗਏ ਹਨ ਅਤੇ ਇਕ ਦੂਜੇ ਨਾਲ ਢੁਕਦੇ ਹਨ। ਪਰ ਇਹ ਜ਼ਰੂਰੀ ਨਹੀਂ ਜੋ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਦਾ ਸ਼ਬਦ, ਬਾਬੇ ਫ਼ਰੀਦ ਦੇ ਸ਼ਬਦ ਨੂੰ ਸੁਣ ਕਰਕੇ ਕਿਹਾ ਗਿਆ ਹੈ। ਪਰ ਦੋਵੇਂ ਗੰਭੀਰ ਸਾਹਿਤ ਹਨ।)

ਨਾਨਕ ਜੀ ਤੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਜੀ ਸਾਰੀ ਰਾਤ ਬਾਹਰ ਹੀ ਇਕੱਠੇ ਜੰਗਲ ਵਿਚ ਰਹੇ। ਤਾਂ ਇਕ ਮੁਰੀਦ ਦਾ ਭੇਜਿਆ ਤਬਰਕਾਤ ਦੁਧ ਦਾ ਕਟੋਰਾ ਲੈ ਆਇਆ ਅਤੇ ਵਿਚ ਚਾਰ ਮੁਹਰਾਂ ਪਾਈਓਸੁ, ਪਿਛਲੀ ਰਾਤ॥ ਤਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਦੋਹਾਂ ਆਪਣਾ ਹਿੱਸਾ ਪਾ ਲਿਆ ਤੇ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਜੀ ਦਾ ਹਿੱਸਾ ਤਬਾਕ ਵਿਚ ਹੀ ਰਖ ਛਡਿਓਸੁ। (ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਜਦ ਉਠੇ ਤਾਂ ਓਹ ਦੁਧ ਪੀਤਾ ਅਤੇ ਦੇਖਾਂ ਚਾਰ ਮੁਹਰਾਂ ਪਈਆਂ ਸਨ, ਇਤਨੇ ਵਿਚ) ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਬੋਲਿਆ:—

ਪਹਿਲਾ ਪਹਿਰੇ ਫੁਲੜਾ ਫਲ ਭੀ ਪਛਾ ਰਾਤਿ।
ਜੋ ਜਾਗੰਨਿ ਸੋ ਲਹਿਨਗੇ ਸਾਈ ਕੰਨੋ ਦਾਤਿ।*

ਤਬ ਸ੍ਰੀ ਬਾਬੇ ਜੀ ਜਵਾਬ ਦਿਤਾ:—

ਨਾਨਕ! ਦਾਤੀ ਸਾਹਿਬ ਸੰਦੀਆ ਕਿਆ ਚਲੈ ਤਿਸ ਨਾਲਿ।
ਇਕਿ ਜਾਗੰਦੇ ਨਾ ਲਹਨਿ ਇਕਨਾ ਸੁਤਿਆ ਦੇਇ ਉਠਾਲਿ।*

ਤਾਂ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਜੀ ਆਖਿਆ, ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ! ਤੂੰ ਇਸ ਦੁਧ ਵਿਚ ਹੱਥ ਪਾ ਕੇ ਦੇਖ ਜੋ ਇਸ ਬਰਤਨ ਵਿਚ ਕਿਆ ਹੈ। ਤਾਂ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਨੇ ਬਰਤਨ ਵੇਖਿਆ ਤਾਂ ਉਸ ਵਿਚ ਚਾਰ ਮੁਹਰਾਂ ਹੈਨ। ਤਾਂ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਜੀ ਇਕ ਸ਼ਬਦ ਰਾਗ ਤੁਖਾਰੀ ਵਿਚ ਸੁਣਾਇਆ। ਪਹਿਲੇ ਪਹਿਰੇ ਨੈਣ ਸਲੋਨੜੀਏ ਰੈਣ ਅੰਧਿਆਰੀ ਰਾਮ।......

([illegible] ਨਾਨਕ ਸੁਣਿ ਸ਼ਬਦ ਸਿਆਣੇ ਤਿਤੁ ਪ੍ਰਭ ਕਾਰਣ ਦੀਆ ॥੧॥ ੨॥

(ਜ਼ਰੂਰ ਪਹਿਲੇ ਦੀ ਸਾਂਝ ਉਪਜਣੇ ਸਲੋਕਾਂ ਨਾਲ ਹੈ, ਇਸ ਸ਼ਬਦ ਨੂੰ ਮਜ਼ਮੂਨ ਦਾਸ ਤੌਰ ਕੋਈ ਸੰਬੰਧ ਨਹੀਂ। ਸਲੋਕਾਂ ਨੂੰ ਉਸ ਸਿਲਸਿਲੇ ਵਿਚ ਰਖਦਿਆਂ, ਇਕਦਮ ਵਾਹੀ ਨਾਲ ਮੇਲ ਕੀਤਾ ਹੈ।)

ਤਾਂ ਬਾਬਾ ਜੀ ਤੇ ਸ਼ੇਖ਼ ਫ਼ਰੀਦ ਉਥੋਂ ਤੁਰਦੇ ਹੋਏ। ਸ਼ਹਰ ਆਸਾ ਦੇਸ ਕੇ ਗਏ।

Original with:
Anup Singh, Noida
Digitized by:
Panjab Digital Library

ਆਸਾ ਦੇਸ ਦਾ ਰਾਜਾ ਸਾਸਸੁੰਦਰ ਸੀ, ਤਬ ਉਸਦਾ ਕਾਲ ਨ੍ਰਾਇਆ ਸੀ ਤੇ
ਉਸਦੀ ਖੋਪਰੀ ਜਾਂਦੀ ਨਹੀਂ, ਅਨੇਕ ਜਤਨ ਕਰ ਰਹੇ। ਆਸਾ ਦੇਸ ਦੇ ਲੋਕ
ਪਤਵਾਰੀ ਸੇ, ਰਾਜਾ ਨੇ ਇਕ ਵਾਰ ਸਿਖਿਆ ਬੋਲਿਆ ਸੀ। ਜੀ ਕਾਲੇ ਜੀ
ਪੈਰ ਅਗੈ ਧਰਿਆ, ਪੈਰ ਧਰਦੇ ਹੀ ਸੇ ਤਾਂ ਰਾਜਾ ਦੀ ਖੋਪਰੀ ਫੁਟ ਗਈ।
ਇਹ ਦੇਖਕਰ ਆਸਾ ਦੇਸ ਦੇ ਲੋਗ ਸਭ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਸਰਣੀ ਆਇ ਗਏ।
ਤਬ ਗੁਰੂ ਜੀ ਸਬਦ ਉਚਾਰਨ ਕੀਤਾ ਰਾਗ ਆਸਾ ਵਿਚ:-

ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਮਿਲਿ ਪਿੰਡ ਕਮਾਇਆ। (ਪੂਰਾ)

ਤਾਂ ਲੋਕ ਅਰਜ਼ ਕੀਤੀ ਇਕ ਜੋ ਪਰਸਾਦਿ ਦੇਵੀਆਂ ਜਾਣੀ ਆਵਦੇ, ਜੋ ਸੇਖ ਫਰੀਦ
ਨੂੰ ਦੇਖਨਾ। ਜੋ ਜੀ ਆਏ, ਤਿਸ ਕਉ (ਫਰੀਦ) ਆਖੈ, ਜੋ ਮੈਂ ਖਾਂਦੀ ਹੈ ਸਾਡੇ
ਧਨੇ ਦੀ ਬਖੀ ਹੈ, ਤਬ ਆਸਾ ਦੇਸ ਦੇ ਲੋਕਾਂ ਆਖਿਆ, ਤੇ ਤੀਰੇ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਦੇ
ਤੂੰ ਤਾਂ ਕਿਸੇ ਕੋਠਿਆਰ ਪੁਰਖ ਦੇ ਰਹਿਣਦਾ ਹੈਂ, ਤੇ ਫਕੀਰ ਸੀ ਬੋਲਦਾ ਹੈਂ;
ਅਸਿ ਦੇਸ ਦਾ ਹੈਂ ਜਿਥੇ ਸੇਖ ਫਰੀਦ ਰਹਿੰਦਾ ਹੈ, ਤੇ ਰੋਟੀ ਕਾਠ ਦੀ ਰਖੀ ਸੁ
ਤੇ ਜੇ ਕੋਈ ਰੋਟੀ ਦੇਂਦਾ ਹੈ ਤਾਂ ਕਹਿੰਦਾ ਹੈ ਭਾਈ ਮੈਂ ਖਾਦੀ ਹੈ, ਤੇ ਰੋਟੇ ਪਾਸ
ਹੀ ਪਈ ਹੈ। ਜਾਂ ਇਹ ਬਾਤ ਸੇਖ ਫਰੀਦ ਨੇ ਸੁਣੀ ਤਾਂ ਉਸ ਕਾਠ ਦੀ ਰੋਟੀ
ਪਰਿਓ ਖੋਲਕੇ ਸੁਟ ਦਿੱਤੀ ਤੇ ਆਖਿਆ ਕਿ ਇਕ ਵਾਰ ਰਾਜੇ ਕੂੜ ਬੋਲਿਆ
ਅਤੇ ਦੇਸ ਗਰਕ ਨੂੰ ਪਹੁੰਚਿਆ ਹੈ, ਤੇ ਮੈਂ ਤਾਂ ਕਈ ਵਾਰੀ ਕੂੜ ਬੋਲਿਆ
ਹਾਂ ਤੇ ਮੇਰਾ ਕੀ ਹਾਲ ਹੋਵੇਗਾ।

ਸੇਖ ਫਰੀਦ, ਬਾਬੇ ਦੀ ਗਲ ਸੁਣਕਰ ਉਥੋਂ ਚਲੇ ਗਏ, ਅਤੇ ਗੁਰੂ ਜੀ ਉਸ ਦੇਸ
ਵਿਚ ਆਪਣੀ ਸਿਖੀ ਪਰਚਾਈ॥ ਬੋਲੋ ਭਾਈ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ॥ ੬੫॥

Original with;
Anup Singh, Noida
Digitized by;
Panjab Digital Library

M-5738